بیاناتِ عطّاریہ

جلد 7

صفحات: 363

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات
بیاناتِ عطاریہ
(جلد 7)
مؤلف:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیاناتِ عطاریہ (جلد 7)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نظر میں (جلد 1 تا 8)

جلد 1 (1)غفلت (2)پُراَسرار خزانہ (3)خزانے کی اَنبار (4)بادشاہوں کے ہڈّیاں (5)کفن چوروں کے انکشافات (6)بُری موت کے اسباب (7)مُردے کی بے بسی (8)مُردے کے صدمے (9)قبر کی پہلی رات (10)قبر کا اِمتحان (11)قِیامت کا اِمتحان (12)پُل صراط کی دہشت

جلد 2 (13)سَمُندری گُنبد (14)احتِرامِ مسلم (15)زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16)شیطان کے بعض ہتھیار (17)ظُلم کا انجام (18)عَفو و درگُزر کی فضیلت (19)ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی (20)بسنت میلا (21)باحَیا نوجوان (22)مدینے کی مچھلی (23)زخمی سانپ (24)اسلامی پردہ

جلد 3 (25)انمول ہیرے (26)ویران محل (27)نَہَر کی صدائیں (28)جنّتی محل کا سودا (29)میں سُدھرنا چاہتا ہوں (30)پُراَسرار بھکاری (31)کالے بچھو (32)ٹی وی کی تباہ کاریاں (33)گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34)سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (35)وُضو اور سائنس (36)قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد 4 (37)تِلاوت کی فضیلت (38)ثواب بڑھانے کے نسخے (39)نیک بننے کا نسخہ (40)گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41)مسجِدیں خوشبو دار رکھئے (42)مِسواک شریف کی فضائل (43)کفن کی واپسی (44)آقا کا مہینا (45)ابلق گھوڑے سوار (46)میٹھے بول (47)خاموش شہزادہ (48)فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ

جلد 5 (49)خودکشی کا عِلاج (50)ناراضیوں کا عِلاج (51)غصّے کا عِلاج (52)وسوسے اور ان کا عِلاج (53)چڑیا اور اندھا سانپ (54)بیمار عابد (55)مینڈک سوار بچھو (56)مدنی وصیّت نامہ (57)قبر والوں کی 25 حِکایات (58)ذِکر والی نعت خوانی (59)نعت خواں اور نذرانہ (60)بجلی استِعمال کرنے کے مدنی پھول

جلد6 [61]ضِیائے دُرُود و سلام [62]25 حِکایات دُرُود و سلام [63]صُبحِ بہاراں [64]سب سے آخِری نبی [65]ہر صَحابیِ نبی جنّتی جنّتی [66]عاشِقِ اکبر [67]کراماتِ فاروقِ اعظم [68]کراماتِ عثمانِ غنی [69]کراماتِ شیرِ خُدا [70]امام حَسَن کی 30 حِکایات [71]امام حُسین کی کرامات [72]کربلا کا خونیں منظر

جلد 7 [73]فیضانِ اہلِ بیت [74]حسینی دولہا [75]اشکوں کی برسات [76]منّے کی لاش [77]سانپ نُما جنّ [78]جنّات کا بادشاہ [79]خوف ناک جادوگر [80]تذکرۂ مجدِّد اَلف ثانی [81]تذکرۂ امام احمد رضا [82]تذکرۂ صدرُ الشّریعہ [83]سیّدی قُطبِ مدینہ [84]بریلی سے مدینہ

جلد8 [85]بھیانک اُونٹ [86]جوشِ ایمانی [87]ابوجہل کی موت [88]سگِ مدینہ کہنا کیسا؟ [89]حلال کمانے کے 50 مدنی پھول [90]کھانے کا اسلامی طریقہ [91]دعوتوں کے بارے میں سوال جواب [92]کباب سموسے [93]وزن کم کرنے کا طریقہ [94]میتھی کے 50 مدنی پھول [95]مچھلی کے عجائبات [96]پان گٹکا۔

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”پیارے اَحمد رضا“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ اَعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے۔
﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”**اللہ** پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کِرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکِرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

Go To Index

بیان: 1

فیضانِ اہلِ بیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ اہلِ بیت

دُعائے عطّار

یااللہ پاک! جو کوئی 35 صَفْحات کا رسالہ ”فیضانِ اہلِ بیت“ پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو اہلِ بیتِ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی غلامی نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر۔
اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ: ”ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ (حضرتِ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آلِ محمد پر دُرُودِ پاک پڑھے۔“ (مُعْجَم اَوسط ج ۱ ص ۲۱۱ حدیث ۷۲۱)

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروروں دُرود
اُن کے اَصحاب و عِترت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص ۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ساداتِ کرام سے حُسنِ سُلوک کرنے کا عظیمُ الشّان انعام (حکایت)

کُوفے میں ایک نیک شخص کے پڑوس میں ابُو الْحَسَن علی بن ابراہیم رَحْمۃُ اللہِ علیہ نامی آٹے کے مالدار تاجِر رہتے تھے۔ ایک دِن اُن سے ایک سیِّد صاحِب نے کچھ آٹا مانگا، انہوں نے آٹے

کی رَقَم مانگی، تو سیِّد زادے نے فرمایا: ''میرے پاس مال نہیں ہے، البتّہ آپ میرا یہ قَرْض میرے نانا جان محمدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِمّے لکھ لو۔'' ابُوالْحَسن علی بن ابراہیم رَحْمۃُ اللہِ علیہ نے اُن کو آٹا دے دیا اور یہ قرض اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِمّے لکھ لیا۔ (اِس مُعامَلے کا عَلَوی، حَسَنی و حُسینی حضرات کو پتا چلا تو اُنہوں نے بھی اُن سے آٹے کا سوال کیا تو انہوں نے اِن سب کو بھی آٹا پیش کر دیا اور یہ سارا قرض رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام سے لکھتے رہے) یہ سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ اُن کا مال خَتْم ہو گیا اور وہ غریب ہو گئے۔ ایک دِن انہوں نے حضرت شیخ عُمَر بن یحییٰ عَلَوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر سارا واقِعہ سنایا اور وہ تحریر بھی دِکھائی جس میں انہوں نے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام سارا قَرْض لکھا ہوا تھا۔ رات جب ابُوالْحَسَن علی بن ابراہیم رَحْمۃُ اللہِ علیہ سوئے تو خواب میں رَحْمتِ کونَین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے ابُوالْحَسن! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ ابُوالْحَسن علی بن ابراہیم نے عرض کی: جی ہاں! آپ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم نے میری شِکایت کیوں کی؟ حالانکہ تم نے میرے ساتھ مُعامَلہ کِیا ہے۔'' عرض کیا: ''آقا! میں مُحتاج و تنگدست ہو گیا تھا۔'' اللہ پاک کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر تم نے میرے ساتھ مُعامَلہ دُنیا کے

لئے کیا ہے تو میں تمہیں اِس کا پورا پورا بدلہ اَبھی دے دیتا ہوں اور اگر تم نے میرے ساتھ مُعامَلہ آخرت کے لئے کیا ہے تو صَبْر کرو، بے شک میرے پاس بَہُت اچّھا بدلہ ہے۔'' ابُوالْحسن علی بِن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پر رِقّت طاری ہوگئی اور روتے روتے نیند سے بیدار ہوئے اور جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف نکل گئے۔ کچھ دِنوں کے بعد وہ ایک پہاڑ کے غار میں فوت شُدہ حالت میں پائے گئے۔ لوگوں نے اُن کو اُٹھایا اور نَمازِ جنازہ وغیرہ کے بعد دَفْن کر دیا۔ اُس رات کُوفے کے سات نیک لوگوں نے خواب میں حضرتِ ابُوالْحسن علی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو سبز ریشم کا حُلّہ (یعنی قیمتی سبز لباس) پہنے ہوئے دیکھا کہ وہ جنّت کے باغوں میں چل رہے ہیں، اُنہوں نے پوچھا: اے ابُوالْحسن! آپ کو یہ اِنعام کیسے حاصِل ہوا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مُعامَلہ کیا اُس نے وہ پالیا جو میں نے پایا، جان لو! بے شک میں نے اپنے صَبْر کے سبب اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس پالیا۔'' (شرف المصطفٰی ج ۳ ص ۲۱۶) اللہُ ربُّ العِزّت

کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

آل سے اَصحاب سے قائم رہے
تا اَبد نسبت اے نانائے حسین (وسائلِ بخشش ص ۲۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

سچّا عاشقِ رسول کون؟

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! یہ حقیقت ہے کہ جب ''کسی'' سے مَحَبَّت ہو جائے تو ''اُس'' سے نسبت رکھنے والی ہر شے سے پیار ہو جاتا ہے، مَحبوب کی اَولاد ہو یا اُس کے ساتھی سب پیارے لگتے ہیں، ایسے ہی جس کو اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُن کی آلِ پاک سے بھی مَحَبَّت رکھتا ہے اور اُن کے صَحابہ سے بھی پیار کرتا ہے، اگر کسی کے اندر عِشقِ رسول دیکھنا ہو تو یہ دیکھئے کہ وہ صَحابہ و اہلِ بیت سے کس قدر مَحَبَّت رکھتا ہے۔ یقیناً جو کوئی اہلِ بیتِ اَطْہار کا سچّا مُحِبّ و مُعْتَقِد (یعنی محبّت وعقیدت رکھنے والا) ہے اور ساتھ میں تمام صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی دِل و جان سے اَدب واِحترام کرتا اور صَحابہ کو جنّتی مانتا ہے تو ایسا خوش نصیب شَخْص ہی حقیقت میں سچّا پکّا عاشِقِ رسول اور عاشِقِ صَحابہ و اہلِ بیت ہے۔ اللہ پاک ایسوں کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قلب میں عشقِ آل رکھا ہے خوب اِس کو سنبھال رکھا ہے
کیوں جہنّم میں جاؤں سینے میں عشقِ اَصحاب و آل رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص۴۴۳۔۴۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قراٰنِ کریم سے فضائلِ اہلِ بیت کا ثُبُوت

اللہ پاک پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۚ﴿۳۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب سُتھرا کردے۔

اہلِ بیت سے مُراد کون؟

''خَزائنُ العِرفان'' میں اِس مُبارَک آیت کی تفسیر میں ہے: اہلِ بیت میں نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَزْواجِ مُطَہَّرات (یعنی پاک بیویاں) اور حضرتِ خاتونِ جنّت فاطِمہ زہرا اور علی مرتضٰی اور حَسنینِ کریمین (یعنی امام حَسَن و امام حُسین) رضی اللہ عنھم سب داخِل ہیں۔ آیات و اَحادیث کو جَمْع کرنے سے یِہی نتیجہ نکلتا ہے۔ (خزائنُ العرفان ص ۷۸۰)

امام طَبَری رَحْمۃُ اللہِ علیہ بیان کردہ آیتِ مُقَدَّسہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد! **اللہ** پاک چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحْش (یعنی گندی) چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک و صاف کردے۔ (تفسیر طبری ج ۱۰ ص ۲۹۶)

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت (ذوقِ نعت ص ۱۰۰)

شانِ اہلِ بیت

حضرتِ علّامہ سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہلِ بیتِ کِرام کے فَضائل کا مَنْبَع (یعنی سَرچشمہ) ہے، اِس سے اِن کے اِعْزازِ مَآثِر (یعنی بُلند

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

مقام) اور عُلُوِّ شان (یعنی اُونچی شان) کا اِظْہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخْلاقِ دَنِیَّہ (یعنی گھٹیا اَخْلاق) و اَحْوالِ مَذْمُومہ (یعنی ناپسندیدہ حالتوں) سے اُن کی تَطْہِیر (یعنی پاکی) فرمائی گئی۔ بعض اَحادیث میں مَرْوِی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار (یعنی جہنّم) پر حَرام ہیں اور یہی اِس تَطْہِیر کا فائدہ اور ثمرہ ہے، اور جو چیز اُن کے اَحوالِ شَرِیفہ (یعنی شرافت والی حالتوں) کے لائق نہ ہو اِس سے ان کا پَرْوَرْدَگار انہیں مَحفُوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا ص۸۲)

عظیم عاشقِ صَحابہ واہلِ بیت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ "حدائقِ بخشش" میں اہلِ بیت کی شان میں فرماتے ہیں:

پارہائے صُحُف غُنچہائے قُدُس اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تَطْہِیر سے جس میں پودے جمے اُس ریاضِ نَجابَت پہ لاکھوں سلام

خونِ خَیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خَمِیر

اُن کی بے لَوث طِینَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص۳۰۹)

الفاظ و معانی: پارہ: ٹکڑا۔ **صُحُف**: صَحِیفے کی جَمْع، مُقدّس کتابوں۔ **غُنچہ**: کلی۔ **قُدُس**: پاک۔ **آبِ تَطْہِیر**: مُبارَک پانی۔ **رِیاض**: باغ۔ **نَجابَت**: اعلیٰ خاندان یا نسل کا ہونا۔ **خَمِیر**: اصل / فِطرت۔ **بے لَوث**: خالِص۔ **طِینَت**: طبیعت۔

شرحِ کلامِ رضا: **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا پاکیزہ گھرانا یعنی خاندان مُقدّس کتابوں کے جُدا جُدا مختلف حصّے اور مُبارک پھول ہیں،

جن کو پاکیزہ و بابَرَکت پانی سے سینچا گیا ہے، گویا یہ سارے کا سارا حَسین و دِلکش باغ ہے، اِس شرافت والے بہترین خاندان پر لاکھوں سَلام ہوں کہ اِس خاندانِ عالی شان میں خونِ رسولِ مُعَظَّم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شامل ہے اِن مُخْلصین و نیک ہستیوں کی طبیعتوں پر لاکھوں سلام۔

پاک بیویاں اہلِ بیت میں داخل ہیں

اے عاشِقانِ صَحابہ واہلِ بیت! اہلِ بیت میں نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اَولاد اور اَزْواجِ مُطَهَّرات (یعنی پاک بیویاں) بھی شامل ہیں۔ حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (پاک) بیویوں کا اہلِ بیت ہونا قرآنی آیات سے ثابِت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۴۵۰)

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق بانُوانِ طَہارت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص۳۱۰)

الفاظ و معانی: اہلِ اسلام: مسلمان۔ **مادَران:** مادَر کی جَمْع یعنی مائیں۔ **شفیق:** مہربان۔ **بانو:** عزّت دار خاتون۔ **طہارت:** پاکیزگی۔

شرحِ کلامِ رضا: **اللہ** پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عزّت والی، پاک بیویاں سارے مسلمانوں کی مہربان مائیں ہیں، اِن پر لاکھوں سلام ہوں۔

ہر زوجۂ نبی! جنّتی جنّتی سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

بی بی عائشہ کی ایمان اَفروز حکایت

تمام مسلمانوں کی امّی جان، صَحابیہ بنتِ صَحابی، طَیِّبہ، طاہِرہ، عابِدہ (یعنی عِبادت گُزار)،

زاہِدہ (یعنی دُنیا سے بے رغبت)، مُجتَہِدہ (یعنی بہت بڑی عالمہ) حضرتِ بی بی عائِشہ صدِّیقہ رضی اللہ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غَلَبہ تھا، رو رہی تھیں کہ صَحابی ابنِ صَحابی، حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما نے آکر عرض کی: آپ کو مُبارک ہو! خوش ہو جایئے! خدا کی قسم! میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "عائِشہ" جنّتی ہے۔ یہ سُن کر امّی جان حضرتِ عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے اِرشاد فرمایا: فَرَّجْتَ عَنِّيْ فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْكَ یعنی تم نے میرا غَم دور کیا اللہ پاک تمہارا غَم دُور کرے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ص ۲۸۳بتغیر) (مسندِ ابی حنیفہ ص ۴۱۷ ملخّصاً)

حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے "عائِشہ جنّتی ہیں" کے تَحْت فرماتے ہیں: اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرتِ عائِشہ رضی اللہ عنہا جنّت میں حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بُلند درجات میں ہوں گی۔ (شرح مسندِ ابی حنیفہ ص ۴۱۷)

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی　　اُس حریمِ براءَت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ　　ان کی پُر نُور صورت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش ص ۳۱۱)

الفاظ ومعانی: بنتِ صدّیق: حضرتِ عائِشہ رضی اللہ عنہا۔ حَریم: بیوی۔ بَراءَت: تُہمت سے پاکی۔

شرحِ کلامِ رضا: صَحابی ابنِ صَحابی، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی پیاری شہزادی اور تمام مسلمانوں کی امّی جان حضرتِ بی بی عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک دِل کا سُکون وقرار ہیں، اُس باپردہ وباحَیا

پاک بیوی پر لاکھوں سَلام، آپ ایسی باحَیا و پاکیزہ خاتون ہیں کہ آپ کی عَظَمت کی پاکیزگی قرآنِ کریم کی سورۂ نُور میں بیان کی گئی ہے، آپ کے نُورانی چہرے پر لاکھوں سَلام ہوں۔

عاشقِ اکبر کی اہلِ بیتِ اَطْہار سے مَحَبَّت

صَحابی ابنِ صَحابی، حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک موقع پر اہلِ بیتِ اَطْہار کا ذِکْر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قَسَم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! رسولِ پاک صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قَرابَت داروں (یعنی رِشتے داروں) کے ساتھ حُسْنِ سُلُوک کرنا مجھے اپنے قَرابَت داروں سے صِلَۂ رِحمی کرنے سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۳۸ حدیث ۳۷۱۲)

ایک بار حضرتِ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ان کے اہلِ بیت کے بارے میں لحاظ رکھو۔'' (بخاری ج ۲ ص ۵۳۸ حدیث ۳۷۱۳) مراد یہ ہے کہ ان کے حُقُوق اور مَراتب کا لحاظ کرو۔ (نزھۃ القاری ج ٤ ص ٦٠٥)

صدّیقِ اکبر تعظیماً کھڑے ہوجاتے

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے چچا جان حضرتِ عبّاس رضی اللہ عنہ (چونکہ اہلِ بیت سے تھے اس لئے وہ) بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوتے تو حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ بطورِ اِحترام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ (معجم کبیر ج ۱۰ ص ۲۸۵ حدیث ۱۰۶۷۵) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن کی خُوشی میں فاروقِ اعظم کی خُوشی! (حکایت)

خاندانِ اہلِ بیت کے چمکتے دَمکتے سِتارے، حضرتِ امام جَعْفَر صادِق رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ اپنے والدِ محترم، تابعی بُزُرگ حضرتِ امام محمد باقِر رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ سے رِوایت کرتے ہیں کہ اَمیرُالْمُؤمنین حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ کے پاس یَمَن سے کچھ بہترین کپڑے آئے تو آپ نے وہ کپڑے مُہاجرین واَنصار (صَحابۂ کرام) میں تقسیم فرما دیئے۔ لوگ اُن کپڑوں کو پہن کر بَہُت خوشی محسوس کر رہے تھے، آپ (یعنی حضرتِ عُمَر فاروق) مِنْبَرِ رَسُول وقَبْرِ اَنور کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، لوگ آپ کی خدمت میں حاضِر ہو کر سَلام عرض کرتے اور دُعائیں دیتے۔ اَچانک آپ کے سامنے جنّتی نوجوانوں کے سَردار، حَسَنَینِ کریمین یعنی حضرتِ اِمامِ حَسَن و حضرتِ اِمامِ حُسین رضی اللّٰہ عنہما باہر تشریف لائے، دونوں شہزادوں کے مبارک بَدَن پر اُن عُمدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ تھا۔ جیسے ہی آپ نے شہزادوں کو دیکھا تو آپ نے جَلال میں آکر (عُمدہ کپڑے پہن کر خوش ہونے والوں سے) اِرشاد فرمایا: **اللّٰہ** پاک کی قسم! میں نے تم لوگوں کو جو قیمتی کپڑے پہنائے ہیں اُنہیں دیکھ کر مجھے ذَرّہ برابر بھی خوشی نہیں ہوئی۔ سب لوگ یہ سُن کر پریشان ہو کر عرض کرنے لگے کہ حُضُور! ایسی کیا بات ہوگئی جو آپ یہ اِرشاد فرما رہے ہیں؟ حالانکہ یہ تمام کپڑے آپ نے خود ہی عطا فرمائے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: یہ بات میں اِن دونوں شہزادوں کی وجہ سے کہہ رہا ہوں، جو لوگوں کے درمیان اِس حالت میں چل رہے ہیں کہ اِن

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

دونوں نے اُن قیمتی کپڑوں میں سے کوئی بھی کپڑا نہیں پہنا۔ پھر حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فوراً حاکمِ یَمَن کو خَط (Letter) لکھا کہ جَلد اَز جَلد اِمامِ حَسَن و اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہما کے لیے 2 بہترین اور قیمتی لِباس تیّار کروا کر بھیجو۔ حاکمِ یَمَن نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور 2 لِباس تیّار کروا کے بھیج دیئے۔ آپ نے حَسَنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کو وہ لباس پہنائے اور خوش ہو کر اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جب تک اِن دونوں شہزادوں رضی اللہ عنہما نے نئے کپڑے نہیں پہنے تھے، مجھے دُوسروں کے پہننے کی کوئی خوشی نہ تھی۔ ایک رِوایَت میں یوں ہے کہ حَسَنینِ کریمین رضی اللہ عنہما کو کپڑے پہنا کر آپ نے اِرشاد فرمایا: اب میں خوش ہو گیا ہوں۔ (ابن عساکر ج ١٤ ص ١٧٧، رياض النضرة ج ١ ص ٣٤١) (فیضانِ فاروقِ اعظم ج ١ ص ٣٨٩)

صَحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں محبّت ہے
بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا (وسائلِ بخشش ص ٥٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سُواری سے نیچے تشریف لے آتے

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے چچا جان حضرتِ عبّاس رضی اللہ عنہ کہیں پیدل جا رہے ہوتے اور حضرت عُمر فاروقِ اعظم و حضرت عُثمانِ غنی ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہما سواری پر حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے تو بطورِ تعظیم سواری سے نیچے تشریف لے آتے یہاں تک کہ حضرتِ عبّاس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزر جاتے۔ (الاستيعاب ج ٢ ص ٣٦٠)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کندھوں پر اُٹھالیں (حکایت)

ابُو الْمُهَزِّم کا بیان ہے: ایک مرتبہ ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے، عظیم صحابیِ رسول حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، واپسی پر نواسۂ رسول حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی تو آرام فرمانے کے لئے ایک جگہ کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ اپنی چادر شریف سے حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ کے مُبارک پاؤں سے گرد و غُبار (یعنی مٹّی شریف) دُور کرنے لگے تو حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ نے اُنہیں مَنْع فرمایا۔ اِس پر حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: **اللہ** پاک کی قسم! آپ جناب کی جو عَظَمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتا چل جائے تو وہ آپ کو (زمین پر چلنے ہی نہ دیں بلکہ) اپنے کندھوں پر اُٹھالیں۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج۶ ص۴۰۸)

چل گئی بادِ مخالف اَلْغِیاث — اے حُسینِ باوفا فریاد ہے

حال ہے بے حال شاہِ کربلا

آپ کے عطّار کا فریاد ہے (وسائلِ بخشش ص۵۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سُسرالی رشتے داروں کی شان

حضرتِ ہِنْد بن ابی ہالَہ رضی اللہ عنہ جو کہ شہزادیِ کونین حضرتِ بی بی فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ عنہا کے اَخْیافی بھائی ہیں (اخیافی یعنی وہ بھائی بہن جن کے باپ الگ الگ اور ماں ایک ہو) رِوایَت فرماتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: بے شک

اللہ پاک نے میرے لئے نہ چاہا کہ میں نِکاح کروں کسی ایسی عورت سے یا اپنے خاندان میں سے کسی عورت کا نِکاح کروں کسی ایسے مرد سے مگر یہ کہ وہ **جنّتی** ہو۔ (ابن عساکر ج٦٩ص١٤٩)

حضرتِ علّامہ عبدُالرّءوف مُناوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ مجھے ایسے سُسرالی رِشتے سے روک دیا گیا کہ جن کا خاتمہ جہنّم میں جانے والے اعمال پر ہونا ہو، مزید فرماتے ہیں: یہ (حدیثِ پاک) آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سُسرالی رِشتے داروں کے لئے بہُت بڑی خوش خبری ہے۔ (فیض القدیر ج٢ ص٢٠١)

اے عاشِقانِ صَحابہ و اہلِ بیت! اِس رِوایَت سے جہاں حضرتِ ابوبکر صدِّیق، حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم، حضرت عُثمانِ غنی ابنِ عَفّان اور مولیٰ علی رضی اللہ عنھم کی شان ظاہر ہوتی ہے وہیں حضرتِ اَبُوسُفْیان رضی اللہ عنہ کے لئے بھی نویدِ جنّت (یعنی جنّت کی خوش خبری) لئے ہوئے ہے، کیونکہ یہ سب صاحِبان صَحابی ہونے کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سُسرالی رِشتے داروں میں سے بھی ہیں۔

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی! جنّتی جنّتی
حضرتِ صدّیق بھی! جنّتی جنّتی
اور عُمر فاروق بھی! جنّتی جنّتی
عُثمانِ غنی! جنّتی جنّتی
فاطِمہ اور علی! جنّتی جنّتی
ہیں حَسن حُسین بھی! جنّتی جنّتی
والِدَین نبی! جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی! جنّتی جنّتی
اور ابوسُفیان بھی! جنّتی جنّتی
ہیں مُعاویہ بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صحابہ واہلِ بیت سے محبَّت کا بدلہ (حکایت)

حضرتِ بِشْرِ حافی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار خواب میں تشریف لاکر مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بِشْر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں اپنے زمانے کے اولیا سے بُلند مرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں نہیں جانتا۔ تو آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میری سُنَّت پر عمل کرتے ہو اور نیک لوگوں کی خدمت کرتے ہو، اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو اور میرے صحابہ واہلِ بیت (رضی اللہ عنہم) سے مَحَبَّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی منزِل تک پہنچا دیا ہے۔'' (رسالۂ قشیریہ ص ۳۱) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اِن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

شکریہ تم نے آل کا صدقہ

میری جھولی میں ڈال رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ٤٤٤)

اعلیٰ حضرت سیِّدوں کو ڈبل دیتے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت، امام احمد رضا خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ ساداتِ کرام کا بہُت

خیال فرماتے، یہاں تک کہ جب کوئی چیز تقسیم فرماتے تو سب کو ایک ایک عطا فرماتے اور سیِّد صاحِبان کو دو دو دیتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۸۲ ملخصاً)

حُبِّ سادات اے خدا دے، واسِطہ
اہلِ بیتِ پاک کا فریاد ہے (وسائلِ بخشش ص ۵۸۸)

ساداتِ کرام کو خُصُوصاً قُربانی کا گوشت دینا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: فقیر کا معمول ہے کہ قُربانی ہر سال اپنے حضرت والِدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی طرف سے کرتا ہے اور اِس کا گوشْت پوست سب تَصَدُّق (یعنی خیرات) کر دیتا ہے اور ایک قُربانی حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے کرتا ہے اور اِس کا گوشت پوست سب نَذْرِ حضراتِ ساداتِ کرام کرتا ہے۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنِّیْ وَمِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، (یعنی **اللہ** پاک میری اور سب مسلمانوں کی طرف سے قبول فرمائے، اٰمین۔) (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۴۵۶)

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ **اللہ** کر
حضرتِ آلِ رسولِ مُقْتَدا کے واسِطے (حدائقِ بخشش ص ۱۵۱)

اِلتجائے عطّار

اے مالدارو! دُکانداروں! ڈاکٹرو! اپنی اپنی طاقت کے مُطابِق آلِ رسول یعنی ساداتِ کرام کی خدمت کر کے اِن کے نانا جان رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

مُبارَک قَلْب (یعنی دل) کو راحَت پہنچایئے اور باغِ جنَّت میں گھر پانے کے اَسباب کیجئے، زہے نصیب! ہر دُکاندار یہ ذِہْن بنالے کہ میں ساداتِ کرام کو سودا مُفْت (Free) یا کم از کم No profit no loss یعنی قیمتِ خرید (یعنی پر چیز ریٹ) پر دوں گا۔ یقیناً اِس طرح بھی اُن کی بڑی ہمدردی و خیرخواہی ہوگی، کاش! ہر ڈاکٹر یہ ذِہْن بنالے کہ میں سیِّدوں کا ''چیک اَپ'' فری کروں گا بلکہ ہوسکا تو میڈیسن بھی فری پیش کر کے آلِ رسول کا دِل خوش کروں گا۔ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بابَرَکت مہینے میں پڑوس میں رہنے والے ساداتِ کرام کے یہاں سَحَری واِفْطاری، قُربانی کے دِنوں میں گھر میں بننے والی لذیذ ڈِشوں میں سے کچھ نہ کچھ اُن کے گھر جا کر اَدب واِحترام سے اُن کی نَذْر کیجئے، کیسی نادانی ہے کہ جن کے نانا جان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا ہم صدقہ کھارہے ہیں اُنہی کے نواسے ہماری آسائشوں بھری زندگی سے کچھ بھی فائِدہ نہ اُٹھا سکیں۔ آج اپنا مال، اپنی دولت، اپنی پسندیدہ چیزیں ساداتِ کرام کے قدموں پر نِثار کریں، پھر دیکھیں اُن کے نانا جان رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کل قِیامت کے دِن کیسا مالا مال فرماتے ہیں، خُدا کی قسم! وہ وَقْت جب نہ مال کام آئے گا اور نہ عُہْدہ و مَنْصب عذابوں سے بچا پائے گا، اُس وَقْت بے چین دِلوں کے چین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی شَفاعت کام آئے گی۔ اگر دُنیا میں ان کی آل کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا ہوگا، کسی بیمار سیِّد زادے کا مُفْت عِلاج کیا ہوگا تو کیا عجب یہی شہزادہ اپنے نانا جان صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کر کے ہمارے لئے شفاعت کا ذَرِیْعہ بن جائے۔ اور ہاں! صِرْف رِضائے الٰہی

کی نیّت سے خدمت کیجئے، باقی اُن کا کرم بے حد و بے انتہا ہے۔ نیز ہرگز ہرگز اپنے دِل میں یہ وَسْوَسَہ نہ آنے دیجئے کہ پتا نہیں یہ سیِّد ہے بھی یا نہیں؟ ہمیں اِس بات کی بِالکل اِجازت نہیں کہ ہم نَسَب کی ٹوہ میں پڑیں، بس ہمارے لئے اُن کا بطورِ سیّد مشہور ہونا ہی کافی ہے۔

سیِّد ہونے کا ثُبُوت مانگنا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: فقیر بارہا فتویٰ دے چُکا ہے کہ کسی کو **سیِّد** سمجھنے اور اُس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی عِلْم (یعنی تحقیق) سے اُسے **سیِّد** جاننا ضَروری نہیں، جو لوگ **سیِّد** کہلائے جاتے ہیں ہم اُن کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات کی حاجَت نہیں، نہ سِیادت (یعنی سیِّد ہونے) کی سند مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور خواہی نخواہی (یعنی زبردستی) سَنَد دِکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو بُرا کہنا، مَطْعُون کرنا (یعنی طَعْنہ دینا) ہرگز جائز نہیں۔ اَلنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰی اَنْسَابِهِم (یعنی لوگ اپنے نَسَب پر امین ہیں)۔ ہاں جس کی نسبت ہمیں خوب تحقیق معلوم ہو کہ یہ سیِّد نہیں اور وہ "سیِّد بنے" اُس کی ہم تعظیم نہ کریں گے، نہ اُسے سیِّد کہیں گے اور مُناسب ہوگا کہ ناواقفوں کو اُس کے فریب (یعنی دھوکے) سے مُطَّلع کر دیا جائے۔ (اعلیٰ حضرت مزید فرماتے ہیں:) میرے خیال (یعنی میری یادداشت) میں ایک **حِکایت** ہے جس پر میرا عمل ہے کہ ایک شخص کسی **سیِّد** سے اُلجھا، انہوں نے فرمایا: میں **سیِّد** ہوں، کہا: کیا سَنَد ہے تمہارے سیِّد ہونے کی؟ رات کو (سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) زیارتِ اَقْدَس سے مُشَرَّف ہوا کہ معرکۂ حَشْر (یعنی قِیامت قائم) ہے، یہ شَفاعت خواہ (یعنی شَفاعت کا

طَلَب گار) ہوا، اِعْراض فرمایا (یعنی مُنہ پھیرلیا) ۔اس نے عرض کی: میں بھی حُضُور کا اُمَّتی ہوں۔ فرمایا: کیا سَنَد ہے تیرے اُمَّتی ہونے کی؟ (فتاوٰی رضویۃ ج ۲۹ ص ۵۸۷)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کی دینی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے پیارے پیارے ماحول میں صَحابۂ کِرام واہلِ بیتِ اَطہار کی مَحبَّت گھول گھول کر پِلائی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مُختلف اِجتِماعات میں جہاں فضائلِ صَحابۂ کرام بیان کئے جاتے ہیں، وہیں اہلِ بیتِ اَطہار کی مُبارَک سیرت بیان کرکے اُن سے بھی روشنی لی جاتی ہے، ''شَجَرۂ قادِرِیہ رضوِیہ'' میں موجود اہلِ بیتِ اَطْہار کی مَحبَّت کی خیرات مانگنے پر مشتمل ایک شِعْر سُنئے اور اگر اب تک نہیں ہوئے تو غُلامانِ صَحابہ واہلِ بیت کی دینی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے پیارے پیارے دینی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے!

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ **اللہ** کر
حضرتِ آلِ رسولِ مُقْتَدَا کے واسِطے (حدائقِ بخشش ص ۱۵۱)

اِس شِعْر میں سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ کے 37 ویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سَیِّد آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے اہلِ بیت کا خادم بننے کی سَعادت ملنے کی دُعا مانگی گئی ہے۔ (شرح شجرہ شریف ص ۱۱۶) **اللہُ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سیِّدوں کا اَدَب کریں

حضرتِ علی خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہلِ عِلْم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ساداتِ کِرام اگرچہ نَسَب (یعنی نَسْل) میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کتنے ہی دُور ہوں، اُن کا ہم پر حَق ہے کہ اپنی خواہشوں پر اُن کی رِضا کو مُقدَّم کریں (یعنی ان کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دیں) اور اُن کی بھرپور تعظیم کریں اور جب یہ حضرات (یعنی سیِّد صاحبان) زمین پر تشریف فرما ہوں تو اُونچی نِشَست (یعنی کُرسی یا صوفے وغیرہ) پر نہ بیٹھیں۔ (نورالابصار ص ۱۲۹)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا (حدائقِ بخشش ص ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

40 حدیثیں پہنچانے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کیلئے دین کے مُتعلِّق ''40 حدیثیں'' یاد کرلے گا تو اُسے اللہ پاک قِیامت کے دن عالِمِ دین کی حیثیّت سے اُٹھائے گا اور بروزِ قِیامت میں اُس کا شَفیع (یعنی شَفاعت کرنے والا) و گواہ ہوں گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص ۲۷۰ حدیث ۱۷۲۶)

حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس سے مُراد چالیس احادیث کا لوگوں تک پہنچانا ہے اگرچہ وہ یاد نہ ہوں۔ (اشعۃُ اللّمعات ج۱ ص۱۸۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فضیلت اُس کو بھی حاصِل ہوگی جو چھاپ (یعنی پرنٹ کروا) کر یا دیکھ کر بیان کرکے یا کسی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

بھی ذَرِیْعے سے لوگوں تک 40 حدیثیں پہنچائے لہٰذا یہ فضیلت پانے کی نیّت سے **فضائلِ اہلِ بیت** کے مُتعلِّق ''40 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' تحریراً پیش کئے جاتے ہیں:

فضائلِ اہلِ بیت کے بارے میں 40 حدیثیں

﴿1﴾ اپنی اَولاد کو تین باتیں سکھاؤ: اپنے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت، اہلِ بیت کی مَحبّت اور تِلاوتِ قراٰن۔ (الجامع الصغير ص٢٥ حديث ٣١١)

اہلِ بیت کشتیِ نوح کی طرح

﴿2﴾ مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ رَّكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ۔ یعنی: میرے اہلِ بیت کی مِثال کشتیِ نوح کی طرح ہے، جو اِس میں سُوار ہوا نَجات پا گیا اور جو اِس سے پیچھے رہا ہلاک (یعنی برباد) ہوگیا۔ (المستدرك ج٣ ص٨١ حديث ٣٣٦٥)

اہلِ بیت کشتی اور صحابہ ستارے

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سَمُندر کا مُسافر کشتی کا بھی حاجَت (یعنی ضَرورت) مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی، کہ جہاز ستاروں کی رہنمائی پر ہی سَمُندر میں چلتے ہیں، اسی طرح اُمّتِ مُسْلِمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہلِ بیتِ اَطْہار (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے بھی مُحتاج (یعنی ضَرورت مند) ہیں اور صَحابۂ کِبار (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے بھی حاجَت مند۔ اُمّت کے لئے صَحابہ کی اِقْتِدا (یعنی پیروی) میں ہی اِہْتِدا یعنی ہدایت ہے۔ (مراۃ المناجیح ج٨ ص٣٤٥) مفتی صاحِب ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: دُنیا سَمُندر ہے اس میں سَفَر کے لئے جہاز کی

Go To Index

سواری اور تاروں کی رہبری دونوں کی ضَرورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اہلِ سُنَّت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت اور صَحابہ دونوں کے قدم سے وابَستہ ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۸ ص۴۹۴)

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش ص۱۵۳)

الفاظ و معانی: **بیڑا:** بَحری جہاز، کَشتی۔ **نَجم:** سِتارے۔ **ناؤ:** کَشتی۔ **عِترت:** اہلِ بیتِ اَطْہار۔

شرحِ کلامِ رضا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اہلِ سُنّت کا دُنیا و آخرت میں بیڑا پار ہوگا کیونکہ یہ صَحابہ و اہلِ بیت دونوں ہی سے مَحَبَّت کرنے اور ان کے ماننے والے ہیں۔ سُنّی اہلِ بیتِ اَطْہار کی کَشتی میں سوار ہیں اور سنّیوں کے رہنُما صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان "سِتارے" ہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم سنّیوں کا بیڑا پار ہوگا اور یہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پیچھے جنَّتُ الْفِردَوس میں جائیں گے۔

باغِ جنّت میں محمد (صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

آلِ فاطِمہ دوزخ سے محفوظ

﴿3﴾ اے فاطِمہ! بے شک اللہ پاک تمہیں اور تمہاری اَولاد کو عذاب نہیں دے گا۔

(معجم کبیر ج ۱۱ ص ۲۱۰ حدیث ۱۱۶۸۵)

﴿4﴾ جو شخص وَسیلہ حاصِل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خِدمت

ہو، جس کے سبب میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں، اُسے چاہیے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خوش کرے۔ (الشرف المؤبد للنبهانی ص ٥٤)

﴿5﴾ بےشک میرے لیے اور میرے اہلِ بیت کے لیے صدقے کا مال حَلال نہیں ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج٦ ص٢٠٦ حدیث ١٧٦٧٩)

﴿6﴾ میں نے اپنے رب سے مانگا کہ میرے اہلِ بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے۔ اُس نے میری یہ مُراد عطا فرمائی۔ (کنز العمال ج١٢ ص٤٤ حدیث ٣٤١٤٤)

﴿7﴾ میری شَفاعت میری اُمّت کے اُس شخص کیلئے ہے جو میرے گھرانے (یعنی اہلِ بیت) سے مَحَبَّت رکھنے والا ہو۔ (تاریخِ بغداد ج٢ ص١٤٤)

قراٰنِ کریم و اہلِ بیت

﴿8﴾ میں تم میں دو عظیم (یعنی بڑی) چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اُن میں سے **پہلی** تو **اللہ** پاک کی کتاب (یعنی قراٰنِ کریم) ہے جس میں ہدایت اور نُور ہے، تم **اللہ** پاک کی کتاب (یعنی قراٰنِ کریم) پر عمل کرو اور اِسے مضبوطی سے تھام لو۔ **دوسرے** میرے اہلِ بیت ہیں، اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے مُتعلِّق **اللہ** پاک کی یاد دلاتا ہوں۔ (مسلم ص١٠٠٨ حدیث ٦٢٢٥)

اِمام شَرَفُ الدّین حُسین بِن محمد طِیْبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: معنٰی یہ ہے کہ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کی شان کے حوالے سے **اللہ** پاک سے ڈراتا ہوں اور تم سے کہتا ہوں کہ تم **اللہ** پاک سے ڈرو، اِنہیں تکلیف نہ دو بلکہ اِن کی حِفاظَت کرو۔ (شرح الطیبی ج١١ ص٢٩٦ تحت الحدیث ٦١٤٠)

شَجَرۂ قادِریہ رضویہ میں **اللہ** پاک کے مقبول بندوں یعنی سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ کے 34ویں اور 35ویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ شاہ ابُوالْبَرَکات آلِ محمد رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اور حضرتِ شاہ حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے کتنے پیارے اَنداز سے بارگاہِ اِلٰہی میں **اہلِ بیتِ کرام** کی مَحبّت کا سوال کیا گیا ہے۔ ؎

حبِّ اہلِ بیت دے، آلِ محمد کے لئے
کر شہیدِ عشق، حمزہ پیشوا کے واسطے (حدائقِ بخشش ص۱۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اہلِ بیت سے مَحبّت کرو

﴿9﴾ **اللہ** پاک سے مَحبّت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمت سے روزی دیتا ہے، اور **اللہ** پاک کی مَحبّت (حاصِل کرنے) کے لیے مجھ سے مَحبّت کرو، اور میری مَحبّت (پانے) کے لیے میرے **اہلِ بیت** سے مَحبّت کرو۔ (ترمذی ج٥ ص٤٣٤ حدیث٣٨١٤)

مومنِ کامل کون؟

﴿10﴾ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ، وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ۔ یعنی اس وَقْت تک کوئی (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کو اُس کی جان سے زِیادہ پیارا نہ ہو جاؤں اور میری اَولاد اُس کو اپنی اَولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو جائے۔ (شعب الایمان ج٢ ص١٨٩ حدیث١٥٠٥) ؎

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عِنایت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص٣٣٠)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

مُحِبِّ اہلِ بیت شَفاعت پائے گا

﴿11﴾ ہمارے **اہلِ بیت** کی مَحَبَّت کو لازِم پکڑ لو کیونکہ جو **اللہ** پاک سے اِس حال میں ملا کہ وہ ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے تو **اللہ** پاک اُسے میری شَفاعت کے سبب جنَّت میں داخل فرمائے گا اور اُس کی قَسَم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی بندے کو اُس کا عمل اُسی صورت میں فائِدہ دے گا جب کہ وہ ہمارا (یعنی میرا اور میرے اہلِ بیت کا) حق پہچانے۔ (معجم اوسط ج ۱ ص ۶۰۶ حدیث ۲۲۳۰)

﴿12﴾ تم میں بہتر آدَمی وہ ہے جو میرے بعد میرے اہلِ بیت کے لیے بہتر ہوگا۔

(المستدرك ج ٤ ص ٣٦٩ حديث ٥٤١٠)

﴿13﴾ اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گُمان کرتے ہیں کہ میری قرابت (یعنی رشتے داری) فائدہ نہ دے گی۔ ہر تعلُّق ورِشْتہ قِیامت میں مُنْقَطَع (یعنی ختم) ہوجائے گا مگر میرا رِشْتہ وتعلُّق (ختم نہ ہوگا) کیونکہ (یہ) دُنیا و آخرت میں جُڑا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد ج۸ ص۳۹۸ حدیث۱۳۸۲۷)

آخری حج میں فرمایا

﴿14﴾ (آخری) حج میں عَرَفے کے دِن اپنی (مُبارک) اُونٹنی قَصْوا پر خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم اِن کو تھامے رہو گے گُمراہ نہ ہوگے، **اللہ** پاک کی کتاب (یعنی قراٰنِ کریم) اور میری عِترت یعنی اہلِ بیت۔“ (ترمذی ج ٥ ص ٤٣٣ حدیث ٣٨١١)

مددگار آقا

﴿15﴾ جو میرے **اہلِ بیت** میں سے کسی کے ساتھ اچھا سُلوک کرے گا میں قِیامت کے دن

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شبِ جمعہ اورروزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

اس کا بدلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (تاريخ ابنِ عساكر ج ٤٥ ص ٣٠٣) حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُاللہِ علیہ (وفات: 1031ھ/1622ء) اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: یہ حدیثِ پاک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (**اللہ** پاک کی عطا سے) عِنایت فرمانے (یعنی دینے) والے ہیں اور یہ بات کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں، لہٰذا اُس شخص کو مُبارک ہو جس کی پریشانی وہ دُور فرمادیں یا اُس کی پُکار پر تشریف لے آئیں اور اُس کی حاجَت وضَرورت پوری فرمادیں۔ (فيض القدير ج ٦ ص ٢٢٣)

وَاللہ وہ سُن لیں گے، فریاد کو پہنچیں گے
اِتنا بھی تو ہو کوئی، جو آہ! کرے دِل سے (حدائقِ بخشش ص ١٤٣)

آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بدلہ دیں گے

﴿16﴾ جو شخص اولادِ عبدُ الْمُطَّلِب میں کسی کے ساتھ دُنیا میں بَھلائی کرے، اُس کا بدلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے ملے گا۔ (تاريخ بغداد ج ١٠ ص ١٠٢)

سیِّدوں کی خِدمت کی تَرغیب

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں یہ حدیثِ پاک لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَر! اَللّٰہُ اَکْبَر! قِیامت کا دِن، وہ قِیامت کا دِن، وہ سَخْت ضَرورت، سَخْت حاجَت کا دن، اور ہم جیسے مُحتاج، اور صِلَہ (یعنی بدلہ) عطا فرمانے کو محمد صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سا صاحِبُ التّاج، خُدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نِہال

(یعنی مالا مال) فرمادیں، ایک نِگاہِ لُطف اُن کی جُملہ مُہمّاتِ دو جہاں کو (یعنی دونوں جہاں کی تمام مُشکِلات کے حل کیلئے) بس ہے، بلکہ خود یہی صِلَہ (یعنی بدلہ) کروڑوں صِلے (یعنی بدلوں) سے اعلیٰ وانْفَس (یعنی نفیس ترین وبہترین) ہے، جس کی طرف کلمۂ کریمہ (یعنی یہ مُبارک الفاظ) ''اِذَا لَقِیْتُمُوْنِیْ'' (یعنی جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے ملے گا) اِشارہ فرماتا ہے، بَلفظِ ''اِذَا'' تعبیر فرمانا (یعنی ''جب'' کا لفظ کہنا) بِحَمْدِاللہ روزِ قِیامت وعدۂ وِصال ودیدارِ محبوبِ ذِی الْجَلال صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُژدہ سُناتا ہے (یعنی سیِّدوں کے ساتھ بھلائی کرنے والوں کو قِیامت کے روز تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ومُلاقات کی خوشخبری ہے) مسلمانو! اور کیا درکار ہے؟ دوڑو اور اِس دولت و سعادت کو لو۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق (یعنی یہ اللہ پاک ہی کی توفیق سے ہے)۔

مزید ایک موقع پر فرماتے ہیں، اَقُوْل (یعنی میں کہتا ہوں): بڑے مال والے اگر اپنے خالِص مالوں سے بطورِ ہَدِیّہ (ہَ۔دِی۔یہ یعنی GIFT) ان حضراتِ عُلیا (یعنی بُلند مرتبہ صاحبان) کی خدمت نہ کریں تو ان (مالداروں) کی (اپنی) بے سَعادَتی (ومحرومی) ہے، وہ وَقْت یاد کریں جب ان حضرات (ساداتِ کِرام) کے جَدِّ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی مَلْجا ومَاوا (یعنی پناہ کا ٹھکانا) نہ ملے گا، کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو اُنھیں کے صدقے میں، اُنھیں کی سرکار سے عطا ہوا، جسے عنقریب چھوڑ کر پھر ویسے ہی خالی ہاتھ زیرِ زمین (یعنی قَبْر میں) جانے والے ہیں، اُن (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خوشنودی کے لیے اُن کے پاک مُبارَک بیٹوں (یعنی سیِّدوں) پر اُس کا ایک حصّہ صَرْف کیا کریں کہ اُس سَخْت حاجَت کے دن

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

(یعنی بروزِ قِیامت) اُس جَوّاد کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بھاری اِنْعاموں، عظیم اِکْراموں سے مُشرَّف ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۰ص۱۰۵)

اہلِ بیت پر ظُلم کرنے والوں پر جنّت حرام

﴿17﴾ جس شخص نے میرے اہلِ بیت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترت (یعنی اولاد) کے بارے میں تکلیف دی، اُس پر جنّت حَرام کردی گئی۔ (الشرف المؤبد ص۹۹)

دِل میں ایمان داخِل نہ ہوگا

﴿18﴾ اُس ذات کی قَسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! کسی کے دِل میں ایمان داخِل نہ ہوگا (یعنی کمالِ ایمان نصیب نہ ہوگا) حتّٰی کہ **اللہ** ورسول کے لیے، ”تم لوگوں سے مَحَبَّت کرے۔“

(ترمذی ج۵ ص۴۲۲ حدیث۳۷۸۳)

حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **”تم لوگوں سے مَحَبَّت کرے“** کی شَرح میں فرماتے ہیں: اِس سے مُراد حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے سارے **اہلِ بیت**، اولاد، اَزْواج (یعنی پاک بیویاں) اور حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے سارے قَرابَت دار (یعنی رشتے دار) ہیں، جن میں حضرتِ عبّاس (رضی اللہ عنہ) (بھی) داخِل ہیں۔ اِن سب سے مَحَبَّت اِس لیے کرے کہ اِن میں **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے یہ حضرات حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا کُنْبہ (یعنی خاندان) ہیں جب حُضُور پیارے تو حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا سارا کُنْبہ (یعنی خاندان) بھی پیارا۔ (مراٰۃ ج۸ ص۴۷۰)

کس زباں سے ہو بیانِ عِزّ و شانِ اہلِ بیت
مَدح گوئے مصطَفٰے ہے مَدح خوانِ اہلِ بیت
(ذوقِ نعت ص۱۰۰)

الفاظ و مَعانی: عِزّ: عظمت، **مدح گو، مدح خوان:** تعریف کرنے والا۔

شرحِ کلامِ حسؔن: اہلِ بیت یعنی گُلشنِ مصطَفٰے کے مہکتے پھولوں کی عَظَمت وشان کون بیان کر سکتا ہے! حق یہ ہے کہ اہلِ بیتِ کِرام کی تعریف کرنے والا درحقیقت **اللہ** پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف کررہا ہوتا ہے۔

”پنج تَن پاک“ سے مُراد کون؟

﴿19﴾ تمام مسلمانوں کی امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک صُبْح کو باہر تشریف لے گئے آپ پر کالی اُون کی مَخْلوط (یعنی مُنَقّش) چادر تھی، حَسَن ابنِ علی آئے، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اِنہیں (چادر میں) داخِل کرلیا پھر حُسین ابنِ علی آئے وہ بھی اِن کے ساتھ داخِل ہوگئے پھر (حضرتِ) فاطِمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں اِنہیں بھی (چادر میں) داخِل کرلیا گیا پھر جنابِ علی (رضی اللہ عنہ) آئے اِنہیں بھی داخِل کرلیا پھر یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب سُتھرا کردے۔

(مسلم ص۱۰۱۳ حدیث ۶۲۶۱)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

”مِرآت“ جلد 8 صَفْحَہ 452 پر ہے: بعض رِوایات میں ہے کہ (اُمُّ الْمؤمنین) حضرتِ اُمِّ سَلَمہ (رضی اللہ عنہا) نے حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے اِس موقع پر عرض کیا: حُضُور! میں بھی آپ کی **اہلِ بیت** ہوں؟ فرمایا: تم بھی اہلِ بیت ہو، بعض رِوایات میں ہے کہ حُضُورِ اَنور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے (حضرتِ) اُمِّ سَلَمہ (رضی اللہ عنہا) کو بھی کمبل میں لے لیا پھر یہ دُعا فرمائی۔ خیال رہے! کہ لَفْظ **پنجتن پاک** (یعنی پانچ پاک بدن) اس حدیث سے لیا گیا ہے اور یہ واقِعہ بہت بار ہوا کبھی اُمِّ سَلَمہ (رضی اللہ عنہا) کو کمبل شریف میں داخِل نہیں کیا اور کبھی داخِل فرمالیا ہے۔ (مراٰۃ ج۸ص۴۵۲)

فضل کر رحم کر تو عطا کر　　اور مُعاف اے خدا ہر خطا کر

واسِطہ پنجتن پاک کا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے　　(وسائلِ بخشش ص۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿20﴾ جو شخص اہلِ بیت سے دُشمنی رکھتے ہوئے مَرا، وہ قِیامت کے دِن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ”یہ آج **اللہ** پاک کی رَحْمت سے مایوس ہے۔“ (تفسیر قرطبی ج۱٦ ص۱۷)

قراٰنِ کریم و اہلِ بیت

﴿21﴾ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اُنہیں تھامے رہو گے تو میرے بعد گُمراہ نہ ہوگے، اُن میں سے ایک (چیز) دوسری سے بڑی ہے، **اللہ** پاک کی کتاب (یعنی قراٰنِ کریم) جو آسمان سے زمین تک دراز (یعنی لمبی) رسی ہے اور میری **عِترت** یعنی میرے **اہلِ بیت**، یہ

دونوں (یعنی قرآنِ کریم و اہلِ بیت) جُدا نہ ہوں گے حتّٰی کہ میرے پاس حوض پر آجائیں۔ تو غور کرو! تم ان دونوں سے میرے بعد کیا معاملہ کرتے ہو۔ (ترمذی ج٥ ص٤٣٤ حدیث٣٨١٣)

شَرحِ حدیث: اِس (حدیثِ پاک) کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک (مطلب) یہ کہ **قرآن** اور **اہلِ بیت** آپس میں ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے، **اہلِ بیت** ہمیشہ قرآن و حدیث پر عامِل (یعنی عمل کرتے) رہیں گے، قرآن اُن کے دِل و دماغ اور عمل میں رہے گا۔ دوسرے (معنیٰ) یہ کہ **قرآن** اور **اہلِ بیت** کبھی مجھ سے جُدا نہ ہوں گے حتّٰی کہ یہ دونوں میرے پاس حوض پر پہنچ جاویں گے اور حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بارگاہِ عالی میں اُن کی سِفارِش کریں گے جنہوں نے اِن دونوں کا حق ادا کیا۔ (مراٰۃ ج٨ ص٤٦٨)

﴿22﴾ جو شخص ہم (یعنی مجھ سے اور اہلِ بیت) سے بُغض یا حَسَد کرے گا، اُسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابُکوں (یعنی ہنٹرز) سے دُور کیا جائے گا۔ (معجم اوسط ج٢ ص٣٣ حدیث٢٤٠٥)

﴿23﴾ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، ہمارے اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والے کو **اللہ** پاک جہنّم میں داخِل کرے گا۔ (المستدرك ج٤ ص١٣١ حدیث ٤٧٧١)

اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے ان سب اہلِ مَکانت پہ لاکھوں سلام

اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ دُرود ان کی والا سِیادَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش ص٣١٤)

الفاظ و معانی: **شہزادے:** پیارے بیٹے۔ **شاہ:** بادشاہ۔ **اہلِ مَکانت:** اُونچے مرتبے والے۔ **بالا:** اُونچی۔ **شَرافت:** عزّت وعَظَمت۔ **والا سِیادَت:** عظیم سرداری۔

شَرحِ کلامِ رضا: شَہَنْشاہِ عَرَب و عَجَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جتنے بھی پیارے پیارے بیٹے ہیں، اُن سب بڑے مرتبے والوں پر لاکھوں سلام۔ اُن کی عظیم شَرافت پر **اللہ** پاک کی رَحمتیں ہوں اور اُن کی بڑی سرداری پہ لاکھوں سلام۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

﴾24﴿ جس نے ہمارے **اہلِ بیت** سے بُغْض رکھا وہ مُنافِق ہے۔

(فضائل الصحابه لامام احمدبن حنبل ج ٢ ص ٦٦١ حديث ١١٢٦)

﴾25﴿ اے بنی ہاشِم! بے شک میں نے **اللہ** پاک سے تمہارے لئے سُوال کیا کہ وہ تمہیں بہادر، دلیر اور رَحْم دل بنائے اور میں نے سوال کیا کہ وہ تمہارے بھولے ہوؤں کو راہ دکھائے اور وہ تمہیں ڈرانے والوں سے اَمْن عطا فرمائے اور وہ تمہارے بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھلائے۔ اُس کی قَسَم جس کے قبضۂ قُدْرت میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی مومنِ (کامل) نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ تم سے میری مَحَبَّت کی وجہ سے مَحَبَّت کرے۔ (معجم اوسط ج٨ ص٣٧٣ حديث ٧٧٥٧)

﴾26﴿ میں تم سے دو چیزوں کا سُوال کرتا ہوں قرآنِ کریم اور میری آل (کی عزّت و حُرمت) کا۔

(حلية الاولياء ج٩ ص٧٣ حديث ١٣١٥٣)

﴾27﴿ سب سے پہلے میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر آنے والے میرے **اہلِ بیت** ہوں گے۔ (السنة لابن ابی عاصم ص١٧٣ حديث ٧٦٦)

﴾28﴿ تم میں سے پُلْ صِراط پر سب سے زیادہ ثابِت قدم وہ ہوگا جو میرے **صَحابہ و اہلِ بیت**

سے زیادہ مَحَبّت کرنے والا ہوگا۔ (جمع الجوامع ج ۱ ص۸۶ حدیث ٤٥٤)

حضرتِ علّامہ عبدُالرّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: (یہ فضیلت اُس کے لئے ہے) جس مسلمان کے دِل میں **صَحابہ واہلِ بیت** دونوں کی مَحَبَّت جَمْع ہوگئی اور وہ اِسی حالت میں فوت ہوگیا۔مزید فرماتے ہیں: یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ پُل صِراط سے مُراد دینِ اسلام ہو یعنی تم میں سب سے زیادہ دین پر ثابِت قدم، کامِلُ الایمان (یعنی مکمل ایمان والا) وہ ہوگا جو **صَحابہ واہلِ بیت** سے سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہوگا۔ لِہٰذا اِس حدیثِ پاک سے یہ نتیجہ نکلا کہ **صَحابہ واہلِ بیت** کی مَحَبَّت ایمان کے کامِل (یعنی پورا) ہونے کی دلیل ہے اور اِس مَحَبَّت سے مُراد ایسی مَحَبَّت ہے جو کسی شَرعی مُمانعت کی طرف لے کر نہ جاتی ہو۔ (مثلاً: صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت میں **مَعَاذَاللہ** اہلِ بیتِ کرام کے بارے میں بدگُمانی یا اہلِ بیتِ پاک کی مَحَبَّت میں **مَعَاذَاللہ** صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں بدگُمانی کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں) (فیض القدیر ج ۱ ص ۱۹۲ حدیث۱۵۹)

آل و اَصحاب سے مَحبَّت ہے اور سب اولیا سے اُلفت ہے
یہ سب **اللہ** کی عِنایت ہے مل گئی مصطفٰے کی اُمّت ہے (وسائلِ بخشش ص ٦٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(29) میں قِیامت کے دِن چار (طرح کے) بندوں کی شَفاعت فرماؤں گا: (1) میری آل کی عزّت و تعظیم کرنے والا (2) میری آل کی ضَروریات پورا کرنے والا (3) میری آل

کی پریشانی میں اُن کے مسائل حَل کرنے کی کوشش کرنے والا (4) اپنے دل و زبان سے میری آل سے مَحبَّت کرنے والا۔ (جمع الجوامع ج١ ص٣٨٠ حديث ٢٨٠٩)

﴿30﴾ اللہ پاک اُس بندے پر سخت غَضَب فرمائے گا جس نے میری آل کو تکلیف پہنچائی۔

(جمع الجوامع ج١ ص٤١٠ حديث ٣٠٥٩)

﴿31﴾ پیٹ بھر کر کھانے والے، اپنے رب کی فرمانبرداری سے غافِل رہنے والے، اپنے نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سُنّت کو چھوڑنے والے، عَہْد توڑنے والے، اپنے نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی آل کو مَبْغوض (یعنی ناپسند) رکھنے والے اور اپنے ہمسائے کو تکلیف دینے والے کو اللہ پاک ناپسند فرماتا ہے۔ (جمع الجوامع ج٢ ص٤٣٢ حديث ٦٨٩٨)

﴿32﴾ میرے اہلِ بیت واَنصار (یعنی انصاری صَحابہ) میری خاص جَماعت اور میرے ہم راز ہیں۔ (الفردوس ج١ ص٤٠٧ حديث١٦٤٥)

﴿33﴾ اللہ پاک اور میں نے اِن چھ افراد پر لعنت فرمائی ہے: (1) اللہ پاک کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (2) تَقدیر کو جُھٹلانے والا (3) زور، زبردستی سے حاکم بننے والا (4) اُس شے کو عزّت دینے والا جسے اللہ پاک نے ذلیل کیا ہو اور اُس کو ذلیل کرنے والا جس کو اللہ پاک نے عزّت عطا فرمائی ہو (5) اللہ پاک کی حرام کی ہوئی شے کو حَلال کرنے والا (6) میری آل کے مُعاملے میں اُس شے کو حلال سمجھنے والا جس کو اللہ پاک نے حرام کیا ہو اور میری سُنّت کو چھوڑنے والا۔ (ترمذی ج٤ ص٦١ حديث ٢١٦١)

﴿34﴾ تین چیزیں ایسی ہیں جس نے اِن کی حفاظَت کی، **اللہ** پاک اُس کی اُس کے دین و دنیا کے مُعاملے میں حفاظَت فرمائے گا اور جس نے اِن کو ضائع کیا **اللہ** پاک اُس کی کسی بھی مُعاملے میں حفاظَت نہیں فرمائے گا: (1) اسلام کی عزّت واِحترام (2) میری عزّت واِحترام (3) میرے رشتے وقَرابت داروں کی عزّت واِحترام۔

(معجم کبیر ج۳ ص۱۲۶ حدیث ۲۸۸۱)

﴿35﴾ لوگوں میں سب سے بہتر اہلِ عَرَب ہیں اور عَرَب میں بہتر قُریش والے اور قُریش میں بہتر بنو ہاشِم ہیں۔ (الفردوس ج۲ ص۱۷۸ حدیث ۲۸۹۲)

اہلِ بیت کو تکلیف دینے والے کی عُمر میں بَرَکت نہیں ہوتی

﴿36﴾ جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں بَرَکت ہو اور **اللہ** پاک اسے اپنی دی ہوئی نِعمت سے فائِدہ دے تو اسے لازِم ہے کہ میرے بعد میرے اہلِ بیت سے اچّھا سُلوک کرے، جو ایسا نہ کرے اس کی عُمر کی بَرَکت اُڑ جائے اور قِیامت میں میرے سامنے کالا مُنہ لے کر آئے۔

(کنز العمال ج۱۲ ص۴۶ حدیث۳۴۱۶۶)

﴿37﴾ سِتارے آسمان والوں کے لئے اَمان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمّت کے لئے اَمان وسَلامتی ہیں۔ (نوادر الاصول ج۲ ص۸۴۰ حدیث ۱۱۳۳)

﴿38﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری ج۲ ص۵۴۷ حدیث۳۷۵۳)

﴿39﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ عنہما) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی ج۵ ص۴۲۶ حدیث۳۷۹۳)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

﴿40﴾ جس نے اِن دونوں (حَسَنَینِ کریمین رضی اللہ عنہما) اور اِن کے والدین سے مَحَبَّت کی، وہ قِیامت کے دِن میرے ساتھ میرے دَرَجے میں ہوگا۔ (معجم کبیر ج۳ ص۵۰ حدیث ۲۶۵۴)

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بیت! یاد رہے! **صالحین** (یعنی نیک لوگوں) کے ساتھ ہونے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ اس کا دَرَجہ اور جَزا ہر اعتِبار سے صالحین (یعنی اعلٰی درجے کے نیک لوگوں) کی مِثل ہوگی۔ (شرح مسلم للنووی ج۱۶ ص۱۸۶) بلکہ کسی دَرَجے میں کسی خاص اعتِبار سے شرکت ہوگی اگرچِہ مقام وعزّت ومِعْیار کے اعتِبار سے لاکھوں دَرَجے فرق ہو، جیسے مَحَل میں بادشاہ و غُلام (یا کوٹھی میں سیٹھ اور ملازِم) دونوں ہوتے ہیں لیکن فَرْق واضِح ہے۔

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آلِ پاک اوران کے حُقُوق کی تاکید کے مُتعلِّق حدیثیں حدِّ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۴۳۳)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب
محمد الیاس عطار قادری رضوی
۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ
29-06-2021

بیان:2
حسینی دولہا

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے 16 صفحات کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

باکمال مَدَنی مُنّی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد بن سُلَیْمان جَزُوْلی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں سفر پر تھا، ایک مقام پر نَماز کا وقت ہوگیا، وہاں کُنواں تو تھا مگر ڈول اور رسّی نَدارد (یعنی غائب) میں اِسی فکر میں تھا کہ ایک مکان کے اوپر سے ایک مَدَنی مُنّی نے جھانکا اور پوچھا: آپ کیا تلاش کررہے ہیں؟ میں نے کہا: بیٹی! رسّی اور ڈول۔ اُس نے پوچھا: آپ کا نام؟ فرمایا: **محمد بن سُلَیْمان جَزُوْلی**۔ مَدَنی مُنّی نے حیرت سے کہا: اچّھا آپ ہی ہیں جن کی شُہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ کُنویں سے پانی بھی نہیں نکال سکتے! یہ کہہ کر اُس نے کُنویں میں تُھوک دیا۔ کمال ہوگیا! آناً فاناً پانی اوپر آگیا اور کُنویں سے چَھلکنے لگا۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے وُضُو سے فراغت کے بعد اُس **باکمال مَدَنی مُنّی** سے فرمایا:

۱؎ یہ بیان امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے کراچی میں سندھ سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اِجتماع ۱۴۲۰ھ میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

بیٹی! سچ بتاؤ تم نے یہ کمال کس طرح حاصِل کیا؟ کہنے لگی: ''میں **دُرُودِ پاک** پڑھتی ہوں، اِسی کی بَرَکت سے یہ کرم ہوا ہے۔'' آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اُس **باکمال مَدَنی مُنّی** سے مُتأَثِّر ہو کر میں نے وَہیں عہد کیا کہ میں دُرُود شریف کے مُتعَلّق کِتاب لکھوں گا۔ (سعادۃُ الدّارین ص ۱۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت) چُنانچِہ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دُرُود شریف کے بارے میں کتاب لکھی جو بے حد مقبول ہوئی اور اُس کِتاب کا نام ہے: '' دَلائِلُ الْخَیْرات''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی پچھلے دنوں ہم نے کربلا کے عظیم شہیدوں عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی یاد منائی ہے۔ آیئے! میں آپ کو کربلا کے **حُسینی دُولھا** کی دردانگیز داستان سناؤں۔ چُنانچِہ صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادِی اپنی مشہور کتاب ''سوانِح کربلا'' میں نَقْل کرتے ہیں:

حُسینی دُولھا

حضرتِ سیِّدنا وَہْب ابنِ عبدُاللّٰہ کلبی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ قبیلہ بَنی کَلب کے نیک خُو اور خُوبرو جوان تھے، عُنفُوانِ شباب، اُمنگوں کا وَقْت اور بہاروں کے دن تھے۔ صِرف سترّہ (۱۷) روز شادی کو ہوئے تھے اور ابھی بِساطِ عِشرت و نَشاط گرم ہی تھی کہ **والِدۂ ماجِدہ** تشریف لائیں جو ایک بیوہ خاتون تھیں اور جن کی ساری کمائی اور گھر کا چَراغ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

یہی ایک نو جوان بیٹا تھا۔ مادرِ مُشْفِقَہ نے رونا شُروع کر دیا۔ بیٹا حیرت میں آ کر ماں سے پوچھتا ہے: **پیاری ماں!** رنج و ملال کا سبب کیا ہے؟ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اپنی عُمر میں کبھی آپ کی نافرمانی کی ہو، نہ آیِندہ ایسی جُرأت کرسکتا ہوں۔ آپ کی اطاعت وفرماں برداری مجھ پر فرض ہے اور میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ تا بہ زندگی مُطیع وفرماں بردار ہی رہوں گا۔ ماں! آپ کے دل کو کیا صَدْمہ پہنچا اور آپ کو کس غم نے رُلایا؟ میری پیاری ماں! میں آپ کے حکم پر جان بھی فِدا کرنے کو تیّار رہوں آپ غمگین نہ ہوں۔

سعادت مند اکلوتے بیٹے کی یہ سعادت مندانہ گفتگو سُن کر ماں اور بھی چیخ مار کر رونے لگی اور کہنے لگی: اے فرزندِ دِل بند! تُو میری آنکھ کا نور، میرے دل کا سُرور ہے اے میرے گھر کے روشن چَراغ اور میرے باغ کے مَہَکتے پھول! میں نے اپنی جان گُھلا گُھلا کر تیری جوانی کی بہار پائی ہے۔ تُو ہی میرے دل کا قرار اور میری جان کا چَین ہے۔ ایک پَل تیری جُدائی اور ایک لمحہ تیرا فِراق مجھ سے برداشْت نہیں ہوسکتا۔

چُو دَر خَواب باشَم تُوئی دَر خَیالَم
چُو بَیدار گَردَم تُوئی دَر ضَمِیرَم

(یعنی جب سوؤں تو میرے خوابوں اور خیالوں میں بھی تُو اور جب جاگوں تو میرے دل کی یادوں میں بھی تُو) اے جانِ مادر! میں نے تجھے اپنا خونِ جگر پلایا ہے۔ آج اِس وَقْت دشتِ کربلا میں نواسۂ محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال، مولیٰ مُشکِل کُشا کا لال، خاتونِ جنّت کا نونہال، شہزادۂ خوش خِصال ظُلْم وستَم سے

Go To Index

نِڈھال ہے۔ میرے لال ! کیا تجھ سے ہوسکتا ہے کہ تُو اپنی جان اس کے قدموں پر قربان کر ڈالے!اِس بے غیرت زِندگی پر ہزار تُف ہے کہ ہم زِندہ رہیں اور سلطانِ **مدینۂ منوّرہ** ، شَہَنْشاہِ **مکّۂ مکرّمہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا لاڈلا شہزادہ ظُلم وجَفا کے ساتھ شہید کر دیا جائے۔ اگر تجھے میری مَحَبَّتیں کچھ یاد ہوں اور تیری پرورِش میں جو **مشَقَّتیں** میں نے اُٹھائی ہیں ان کو تُو بھولا نہ ہو تو اے میرے چمن کے مَہَکتے پھول ! تُو پیارے حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سر پر صَدقے ہو جا۔ **حُسینی دُولھا** سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے عَرض کی: اے مادَرِ مہربان ، خوبیٔ نصیب ، یہ جان شہزادۂ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ پر قربان ہو میں دل و جان سے آمادہ ہوں ، ایک لمحہ کی اجازت چاہتا ہوں تا کہ اُس بی بی سے دو باتیں کر لوں جس نے اپنی زندگی کے عیش و راحت کا سہرا میرے سر پر باندھا ہے اور جس کے ارمان میرے سوا کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اُس کی حسرتوں کے تڑپنے کا خیال ہے، اگر وہ چاہے تو میں اس کو اجازت دے دوں کہ وہ اپنی زِندگی کو جس طرح چاہے گزارے۔ ماں نے کہا: بیٹا ! عورتیں **ناقِصُ الْعَقْل** ہوتی ہیں ، مَبادا تُو اُس کی باتوں میں آجائے اور یہ سعادتِ سَرمَدی تیرے ہاتھوں سے جاتی رہے۔

حُسینی دُولھا سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے عَرض کی: پیاری ماں **! امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مَحَبَّت کی گرہ دل میں ایسی مضبوط لگی ہے کہ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو کوئی کھول نہیں سکتا اور ان کی جاں نثاری کا نَقش دل پر اِس طرح کَنْدہ ہے جو دنیا کے کسی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

بھی پانی سے نہیں دھویا جاسکتا۔ یہ کہہ کر بی بی کی طرف آئے اور اسے خبر دی کہ فرزندِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ابنِ فاطِمہ بَتُول، گلشنِ مولیٰ علی کے مَہَکتے پھول میدانِ کربلا میں رَنجیدہ و مَلُول ہیں۔ غدّاروں نے ان پر نَرغہ کیا ہے۔ میری تمنّا ہے کہ ان پر جان قربان کروں۔ یہ سن کر نئی دُلہن نے ایک آہِ سَرْدِ دلِ پُر دَرْد سے کھینچی اور کہنے لگی: **اے میرے سر کے تاج!** افسوس کہ میں اِس جنگ میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ شریعتِ اِسلامیّہ نے عورَتوں کو لڑنے کے لئے میدان میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ افسوس! اِس سعادَت میں میرا حصّہ نہیں کہ تیرے ساتھ میں بھی دُشمنوں سے لڑ کر امامِ عالی مقام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ پر اپنی جان قربان کروں۔ سبحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے تو جنّتی چَمَنِستان کا ارادہ کرلیا وہاں حُوریں آپ کی خدمت کی آرزُومند ہوں گی۔ بس ایک کرم فرمادیں کہ جب سردارانِ اہلبیت عَلَیہِمُ الرِضوَان کے ساتھ جنّت میں آپ کیلئے نعمتیں حاضِر کی جائیں گی اور جنّتی حُوریں آپ کی خدمت کیلئے حاضِر ہوں گی، اُس وَقْت آپ مجھے بھی ہمراہ رکھیں۔

حُسینی دُولھا اپنی اُس نیک دُلہن اور برگُزِیدہ ماں کو لے کر فرزندِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ دُلہن نے عَرْض کی: اے اِبْنِ رسول! شُہَدا گھوڑے سے زمین پر گرتے ہی حُوروں کی گود میں پہنچتے ہیں اور غِلْمانِ جنّت کمالِ اطاعت شِعاری کے ساتھ ان کی خدمت کرتے ہیں۔ ''یہ'' حُضُور پر جاں نثاری کی تمنّا رکھتے ہیں۔ اور میں نہایت ہی بے کس ہوں، کوئی ایسے رِشتہ دار بھی نہیں جو میری خبر گیری کرسکیں۔ اِلتجا

یہ ہے کہ عرصہ گاہِ مَحْشَر میں میری ''اِن'' سے جُدائی نہ ہو، اور دنیا میں مجھ غریب کو آپ کے اہلبیت اپنی کنیزوں میں رکھیں ، اور میری تمام عُمر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پاک بیبیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُنَّ کی خدمت میں گزر جائے۔

حضرت امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے یہ تمام عہد و پیماں ہو گئے اور سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بھی عَرْض کر دی کہ یا امامِ عالی مقام! اگر حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت سے مجھے جنّت ملی تو میں عَرْض کروں گا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ بی بی میرے ساتھ رہے۔ **حُسینی دُولھا**

سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اجازت لے کر میدان میں چل دیئے۔ یہ دیکھ کر لشکرِ اَعْداء پر لرزہ طاری ہو گیا کہ گھوڑے پر ایک ماہ رُو شَہْسُوار اَجَلِ ناگَہانی کی طرح لشکر کی طرف بڑھا چلا آ رہا ہے ہاتھ میں نیزہ ہے دوش پر سِپَر ہے اور دل ہِلا دینے والی آواز کے ساتھ یہ رَجز پڑھتا آ رہا ہے: ؎

اَمِیْرٌ حُسَیْنٌ وَ نِعْمَ الْاَمِیْر
لَہٗ لَمْعَةٌ کَالسِّرَاجِ الْمُنِیْر

(یعنی حضرتِ حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ امیر ہیں اور بہُت ہی اچھے امیر۔ ان کی چمک دمک روشن چراغ کی طرح ہے)

برقِ خاطِف (یعنی اچک لینے والی بجلی) کی طرح میدان میں پہنچے، کوہ پیکر گھوڑے پر سِپہ گری کے فُنُون دکھائے، صفِ اَعْداء سے مُبارِز طلب فرمایا، جو سامنے آیا تلوار سے اُس

کا سراُڑایا۔ گر دو پیش خُود سروں (یعنی سرکشوں) کے سروں کا اَنْبار لگا دیا۔ ناکَسوں (یعنی نااَہلوں) کے تن خاک وخون میں تڑپتے نظر آنے لگے۔ یکبارگی گھوڑے کی باگ مَوڑ دی اور ماں کے پاس آکر عَرْض کی کہ **اے مادرِ مُشْفِقَہ!** تُو مجھ سے اب تو راضی ہوئی! اور دُلہن کے پاس پہنچے جو بے قرار رو رہی تھی اور اس کو صَبْر کی تلقین کی۔ اتنے میں اَعْداء (یعنی دشمنوں) کی طرف سے آواز آئی: ھَلْ مِنْ مُّبَارِز؟ یعنی کوئی ہے مقابلہ پر آنے والا؟ سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ گھوڑے پر سُوار ہو کر میدان کی طرف روانہ ہوئے۔ نئی دُلہن ٹکٹکی باندھے اُن کو جاتا دیکھ رہی ہے اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہا رہی ہے۔

حُسینی دُولھا شیرِ ژِیاں (یعنی غضبناک شیر) کی طرح تیغِ آبدار و نیزۂ جاں شِکار لے کر معرِکۂ کارزار میں صاعِقہ وار آ پہنچا۔ اُس وَقْت میدان میں اَعْداء کی طرف سے ایک مشہور بہادُر اور نامدار سُوار حَکَم بن طُفَیل جو غرورِ نَبَرْدْ آزمائی میں سَرشار تھا تکبُّر سے بَل کھاتا ہوا لپکا سیِّدُنا وَہْب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک ہی حملے میں اس کو نیزہ پر اٹھا کر اس طرح زمین پر دے مارا کہ ہڈّیاں چکنا چُور ہو گئیں اور دونوں لشکروں میں شور مچ گیا اور مُبارِزوں میں ہمّتِ مقابَلہ نہ رہی۔ **سیِّدُنا** وَہْب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے قلبِ دشمن پر پہنچے۔ جو مُبارِز سامنے آتا اس کو نیزہ کی نوک پر اُٹھا کر خاک پر پٹخ دیتے۔ یہاں تک کہ نیزہ پارہ پارہ ہو گیا۔ تلوار مِیان سے نکالی اور تیغ زَنوں کی گردنیں اُڑا کر خاک میں ملا دیں۔ جب اَعْداء اِس جنگ سے تنگ آ گئے تو عَمْرو بن سعد نے حکم دیا کہ سپاہی اِس نوجوان کے گرد ہُجوم

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

کر کے حَملہ کریں اور ہر طرف سے یکبارگی ٹوٹ پڑیں چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب **حُسینی دُولھا** زخموں سے چور ہو کر زمین پر تشریف لائے تو سیاہ دِلانِ بد باطِن نے ان کا سر کاٹ کر حُسینی لشکر کی طرف اُچھال دیا۔ **ماں** اپنے لختِ جگر کے سر کو اپنے منہ سے ملتی تھی اور کہتی تھی: **اے بیٹا**، میرے بہادُر بیٹا! اب تیری ماں تجھ سے راضی ہوئی۔ پھر وہ سر اسکی **دُلہن** کی گود میں لا کر رکھ دیا۔ **دُلہن** نے ایک جُھرجُھری لی اور اُسی وَقت پروانہ کی طرح اُس شمعِ جمال پر قربان ہوگئی اور اس کی رُوح **حُسینی دُولھا** سے ہم آغوش ہوگئی۔

سُرخُروئی اسے کہتے ہیں کہ راہِ حق میں
سر کے دینے میں ذرا تُو نے تأمُّل نہ کیا

اَسْکَنَکُمَا اللّٰہُ فَرَادِیْسَ الْجِنَانِ وَ اَغْرَقَکُمَا فِیْ بِحَارِ الرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو فردوس کے باغوں میں جگہ عنایت فرمائے اور رَحمت و رِضوان کے دریاؤں میں غَریق کرے)

(مُلَخَّص از سَوانحِ کربلا ص ۱۴۱ تا ۱۴۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اہلبیتِ اَطہار عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی مَحبَّت اور جذبۂ شہادت بھی کیسی عظیم نعمتیں ہیں صرف سترّہ[۱۷] دن کا دولہا میدانِ کارزار میں دشمنوں کے لشکرِ جرّار سے تنِ تنہا ٹکرا گیا اور جامِ شہادت نوش کر کے جنّت کا حق دار ہوگیا۔ حُسینی دُولہا کی والِدۂ

محترمہ اور نَو بیاہتا دُلہن پر بھی کروڑوں سلام! کس قدر بُلند حوصلے کے ساتھ ماں نے اپنے لال کو اور دُلہن نے اپنے سُہاگ کو امامِ عالی مقام، امامِ عَرش مقام، امامِ تِشنہ کام، امامِ ھُمام، سَیِّدُ الشُّہدا، راکِبِ دوشِ مصطَفٰے، بیکسِ کربلا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قدموں پر قربان ہوتے دیکھا اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ایسی بُلند رُتبہ خاتونانِ اسلام کے جذبۂ اسلامی کا کوئی ذرّہ ہماری ماؤں اور بہنوں کو بھی نصیب کرے کہ وہ بھی اپنی اَولاد کو دینِ اسلام کی خاطِر قربانیوں کیلئے پیش کریں، انہیں سنتوں کے سانچے میں ڈھالیں اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر پر آمادہ کریں۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مُشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین بہادُر بھائی

حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحمٰن بِن جَوزی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی **عُیُونُ الْحِکایات** میں نَقْل کرتے ہیں: تین[1] **شامی** گُھڑسُوار بہادُر نوجوان بھائی اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے لیکن وہ لشکر سے الگ ہو کر چلتے اور پڑاؤ ڈالتے تھے۔ اور جب تک کُفّار کا لشکر ان پر حَملہ میں پہل نہ کرتا وہ لڑائی میں حصّہ نہیں لیتے تھے۔ ایک مرتبہ رُومیوں کا ایک بڑا لشکر مسلمانوں پر حَملہ آور ہوا اور کئی مسلمانوں کو شہید اور مُتعدِّد کو قیدی بنا لیا۔ یہ

Go To Index

بھائی آپس میں کہنے لگے: مسلمانوں پر ایک بڑی مُصیبت نازِل ہوگئی ہے ہم پر لازِم ہے کہ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بِغیر جنگ میں کود پڑیں، یہ آگے بڑھے اور جو مسلمان باقی بچے تھے اُن سے کہنے لگے: تم ہمارے پیچھے ہوجاؤ اور ہمیں ان سے مقابلہ کرنے دو۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو ہم تمہارے لئے کافی ہوں گے۔ پھر یہ **رُومی لشکر** پر ٹوٹ پڑے اور رُومیوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔ رُومی بادشاہ (جوان تینوں کی بہادُری کا منظر دیکھ رہا تھا) اپنے ایک جَرنَیل سے کہنے لگا: "جو اِن میں سے کسی نوجوان کو گرِفتار کرکے لائے گا میں اسے اپنا مُقرَّب اور سِپہ سالار بنادوں گا۔" رُومی لشکر نے یہ اِعلان سن کر اپنی جانیں لڑادیں اور آخر کار ان **تینوں بھائیوں** کو بِغیر زخمی کئے گرِفتار کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ رُومی بادشاہ بولا: ان تینوں سے بڑھ کر کوئی فتح اور مالِ غنیمت نہیں، پھر اس نے اپنے لشکر کو روانگی کا حکم دے دیا اور ان تینوں بھائیوں کو اپنے ساتھ اپنے دارُالسَّلْطَنَت قُسْطُنْطُنِیہ لے آیا اور بولا: اگر تم اسلام ترک کردو تو میں اپنی بیٹیوں کی شادی تم سے کردوں گا اور آیندہ بادشاہت بھی تمہارے حوالے کر دوں گا۔ ان بھائیوں نے ایمان پر ثابِت قَدَمی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اس کی یہ پیشکش ٹُھکرادی اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پُکارا اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِستِغاثہ کیا (یعنی فریاد کی) بادشاہ نے اپنے درباریوں سے پوچھا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ درباریوں نے جواب دیا: "یہ اپنے نبی کو پُکار رہے ہیں"، بادشاہ نے ان بھائیوں سے کہا: اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تین دیگوں میں تیل خوب کڑکڑا کر تینوں کو ایک ایک

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

دیگ میں پھِنکوادوں گا۔ پھراُس نے تیل کی تین[۳] دیگیں رکھ کران کے نیچے تین[۳] دن تک آگ جلانے کا حکم دیا۔ ہر دن ان تین[۳] بھائیوں کو ان دیگوں کے پاس لایا جاتا اور بادشاہ اپنی پیشکش ان کے سامنے رکھتا کہ اسلام چھوڑ دو تو میں اپنی بیٹیوں کی شادی بھی تم سے کردوں گا اور آیِندہ بادشاہت بھی تمہارے حوالے کردوں گا۔ یہ تینوں[۳] بھائی ہر بار ایمان پر ثابِت قَدَم رہے اور بادشاہ کی اس پیشکش کو ٹُھکرا دیا۔ تین[۳] دن کے بعد بادشاہ نے بڑے بھائی کو پُکارا اور اپنا مُطالَبہ دُہرایا، اِس مردِ مُجاہِد نے انکار کیا۔ بادشاہ نے دھمکی دی میں تجھے اس دَیگ میں پِھنکوادوں گا۔لیکن اس نے پھر بھی انکار ہی کیا۔ آخِر بادشاہ نے طَیش میں آکر اسے دَیگ میں ڈالنے کا حکم دیا جیسے ہی اُس نوجوان کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا، آناً فاناً اُس کا سب گوشت پَوشت جل گیا اور اس کی ہڈّیاں اوپر ظاہِر ہوگئیں، بادشاہ نے دوسرے بھائی کے ساتھ بھی اِسی طرح کیا اور اُسے بھی کَھولتے تیل میں پِھنکوا دیا۔ جب بادشاہ نے اِس قَدَر کڑے وقت میں بھی اسلام پر انکی اِسْتِقامت اور ان ہوشرُبا مصائب پر صَبْر دیکھا تو نادِم ہو کر اپنے آپ سے کہنے لگا: میں نے ان (مسلمانوں) سے زِیادہ بہادُر کسی کو نہ دیکھا اور یہ میں نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ پھر اُس نے چھوٹے بھائی کو لانے کا حکم دیا اور اسے اپنے قریب کر کے مختلف حِیلے بہانوں سے وَرْغَلانے لگا لیکن وہ نوجوان اس کی چالبازی میں نہ آیا اور اس کے پائے ثَبات میں ذَرّہ برابر لغزش نہ آئی، اتنے میں اس کا ایک درباری بولا: اے بادشاہ اگر میں اسے پُھسلا دوں تو مجھے اِنْعام میں کیا ملے گا؟ بادشاہ نے جواب دیا: میں

تجھے اپنی فوج کا سِپہ سالار بنادوں گا۔ وہ درباری بولا: مجھے منظور ہے، بادشاہ نے دریافت کیا: تم اِسے کیسے پُھسلاؤ گے؟ درباری نے جواباً کہا: اے بادشاہ تم جانتے ہو کہ اَہلِ عَرَب عورتوں میں بَہُت دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ بات سارے رُومی جانتے ہیں کہ میری فُلانی بیٹی حُسن و جمال میں یکتا ہے اور پورے رُوم میں اُس جیسی حَسینہ کوئی اور نہیں۔ تم اِس نوجوان کو میرے حوالے کردو میں اِسے اور اپنی اُس بیٹی کو تنہائی میں یکجا کردوں گا اور وہ اسے پُھسلانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ بادشاہ نے اُس درباری کو **چالیس ۴۰ دن** کی مدّت دی اور اس نوجوان کو اس کے حوالے کر دیا، وہ درباری اسے لیکر اپنی بیٹی کے پاس آیا اور سارا ماجرا اسے کہہ سنایا۔ لڑکی نے باپ کی بات پر عمل پَیرا ہونے پر رِضا مندی کا اِظہار کیا، وہ نوجوان اُس لڑکی کے ساتھ اِس طرح رَہنے لگا کہ دن کو **روزہ** رکھتا رات بھر **نوافِل** میں مشغول رَہتا۔ یہاں تک کہ مُقَرَّرہ مدّت خَتْم ہونے لگی تو بادشاہ نے اُس لڑکی کے باپ سے نوجوان کا حال دریافت کیا۔ اُس نے آکر اپنی بیٹی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ میں اسے پُھسلانے میں ناکام رہی یہ میری طرف مائل نہیں ہو رہا شاید اِس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دونوں ۲ بھائی اِس شَہر میں مارے گئے اور ان کی یاد اسے ستاتی ہے لہٰذا بادشاہ سے مُہلَت میں اِضافہ کروالو اور ہم دونوں کو کسی اور شَہر میں پہنچا دو۔ درباری نے سارا ماجرا بادشاہ کو کہہ سنایا۔ بادشاہ نے مُہلَت میں اِضافہ کر دیا اور ان دونوں ۲ کو دوسرے شَہر پہنچانے کا حکم دے دیا۔ وہ نوجوان یہاں بھی اپنے معمول پر قائم رہا یعنی دن میں **روزہ** رکھتا اور رات بھر عبادت میں مصروف رَہتا، یہاں تک

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔ (کنزالعمال)

کہ جب مُہلَت خَتْم ہونے میں تین[۳] دن رَہ گئے تو وہ لڑکی بے تابانہ اُس نوجوان سے عَرْض گُزار ہوئی: میں تمہارے دین میں داخِل ہونا چاہتی ہوں اور یوں وہ مسلمان ہوگئی۔ پھر اُنہوں نے یہاں سے فِرار ہونے کی ترکیب بنائی وہ لڑکی اَصْطَبْل سے دو[۲] گھوڑے لائی اور اُس پر سُوار ہوکر یہ اسلامی سلطنت کی طرف روانہ ہوگئے۔ ایک رات اُنہوں نے اپنے پیچھے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سُنی ۔لڑکی سمجھی کہ رُومی سپاہی ان کا پیچھا کرتے ہوئے قریب آ پہنچے ہیں۔اس لڑکی نے نوجوان سے کہا: آپ اس ربّ عَزَّوَجَلَّ سے جس پر میں ایمان لا چکی ہوں دُعا کیجئے کہ وہ ہمیں ہمارے دُشمنوں سے نَجات عطا فرمائے،نوجوان نے پلٹ کر دیکھا تو حیران رہ گیا کہ اس کے وہ دونوں[۲] بھائی جو شہید ہوچکے تھے، فِرِشتوں کے ایک گِروہ کے ساتھ گھوڑوں پر سُوار ہیں ۔ اِس نے اُن کو سلام کیا پھر اُن سے اُن کے اَحوال دریافت کئے وہ دونوں[۲] کہنے لگے : ہم ایک ہی غَوطے میں جنَّتُ الْفِردَوس میں پَہُنچ گئے تھے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے۔اس کے بعد وہ لوٹ گئے اور وہ نوجوان اُس لڑکی کے ساتھ مُلکِ شام پہنچا اور اس کے ساتھ شادی کر کے وَہیں رَہنے لگا۔ ان تین[۳] بَہادُر شامی بھائیوں کا قصّہ مُلکِ شام میں بَہُت مشہور ہوا اور ان کی شان میں قَصیدے کہے گئے جن کا ایک شِعر یہ ہے:؎

سَيُعْطِي الصَّادِقِينَ بِفَضْلِ صِدْقٍ

نَـجَاةً فِي الْحَيَاةِ وَ فِي الْمَمَاتِ

ترجمہ: عنقریب اَللہ عَزَّوَجَلَّ سچّوں کو سچ کی بَرَکت سے زندَگی اورموت میں نَجات عطا فرمائے گا۔

(عُيُونُ الْحِكَايات ص ۱۹۷،۱۹۸ دارالكتب العلمية بيروت) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ان تینوں[3] شامی بھائیوں نے ایمان پر اِستِقامت کا کیسا زبردست مُظاہَرہ کیا، ان کے دلوں میں ایمان کس قَدَر راسِخ ہو چکا تھا، یہ عِشْق کے صِرْف بُلند بانگ دعوے کرنے والے نہیں حقیقی معنٰی میں مُخْلِص **عاشِقانِ رسول** تھے۔ دونوں[2] بھائی جامِ شہادت نوش کر کے جَنَّتُ الْفِردَوس کی سَرمَدی نِعمتوں کے حقدار بن گئے اور تیسرے نے رُوم کی حسینہ کی طرف دیکھا تک نہیں اوردن رات ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہا اور یوں جو بہ نیَّتِ شکار آئی تھی خود اَسیر بن کر رَہ گئی۔ **اس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُشکِلات میں سرکار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **سے مدد چاہنا اور یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **! پکارنا اَہْلِ حَقّ کا قدیم طریقہ رہا ہے۔**

یارسولَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راحتِ دنیا کے مُنہ پر ٹھوکر ماردی

اُس شامی نوجوان رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عَزْم واِستِقلال اوراس کی ایمان پر اِستِقامت مرحبا! ذرا غور تو فرمایئے! نگاہوں کے سامنے دو[۲] پیارے پیارے بھائی جامِ شہادت نوش کر گئے مگراس کے پائے ثَبات کو ذرا بھی لغزِش نہیں آئی، نہ دھمکیاں ڈرا سکیں نہ ہی قید و بند کی صُعُوبتیں اپنے عَزْم سے ہٹا سکیں۔ حق وصَداقت کا حامی مصیبتوں کی کالی کالی گھٹاؤں سے بِالکُل نہ گھبرایا، طوفانِ بلا کے سَیلاب سے اس کے پائے ثَبات میں جُنْبِش تک نہ ہوئی، خُدا و مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا شیدائی دُنیا کی آفتوں کو بِالکُل خاطِر میں نہ لایا۔ بلکہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پہنچنے والی ہر مُصیبت کا اس نے خوش دلی کے ساتھ خیر مَقْدم کیا، نیز دنیا کے مال اور حُسن و جمال کا لالچ بھی اس کے عَزائم سے اس کو نہ ہٹا سکا **اور اس مردِ غازی نے اسلام کی خاطِر ہر طرح کی راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی۔**

یہ غازی یہ تیرے پُر اَسرار بندے | جنہیں تُو نے بَخشا ہے ذَوقِ خُدائی
ہے ٹھوکر سے دو[۲] نِیم صحرا و دریا | سِمَٹ کر پہاڑ ان کی ہیبَت سے رائی
دو[۲] عالَم سے کرتی ہے بَیگانہ دل کو | عَجَب چیز ہے لَذَّتِ آشنائی

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کِشْوَر کُشائی

آخِر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رِہائی کے بھی خوب اَسباب فرمائے۔ وہ رُومی لڑکی مسلمان ہوگئی اور

دونوں[2] رِشتۂ اِزدِواج میں بھی مُنسلِک ہو گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی دونوں جہاں کی سُرخُروئی کے تمنّائی ہیں تو عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں کی تربیَت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مدنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاش میں گونگا ہوتا!

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود **زَبان** کی آفتوں سے بے حد خوف زدہ رہا کرتے تھے چُنانچِہ فرماتے ہیں: کاش میں **گونگا** ہوتا مگر ذِکرُ اللّٰہ کی حد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیّت) حاصل ہوتی۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص ۸۷ تحتَ الحدیث ۵۸۲۶)

بیان:3

اشکوں کی برسات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَشکوں کی برسات [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (36 صفحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب کسی مسجِد کے پاس سے گزرو تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو۔ (فَضلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیّ لِلقاضی الجَھْضَمِی ص ۷۰ رقم ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُر رونق بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دکان پر اُس دکان کا خادِم مشغولِ دعا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنّت کا سُوال کر رہا ہے۔ یہ سن کر مالِک دکان پر رِقّت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حتّٰی کہ کنپٹیاں اور کندھے کانپنے لگے۔ مالکِ دُکان نے فوراً دُکان بند کرنے کا حکم دیا، اپنے سر پر کپڑا الپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے: افسوس! ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کس قدر جَری (یعنی نِڈر) ہو گئے کہ ہم میں سے ایک شخص صِرف

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۳ شعبانُ المُعظم ۱۴۳۱ھ/ 10-7-15) میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

اپنے دل کی مرضی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے **جنّت** مانگتا ہے۔(یہ تو بَہُت ہمّت بھرا سُوال ہے) ہم جیسے (گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے (اپنے گناہوں کی) مُعافی مانگنی چاہئے۔ یہ مالکِ دکان بَہُت زیادہ **خوفِ خدا** عزوجل کے حامِل تھے، رات جب نَماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اِس قَدَر **اَشکوں کی برسات** ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سنائی دیتی۔ اور اِتنا روتے اِتنا روتے کہ پڑوسیوں کو رَحم آنے لگتا۔

(مُلَخَّص از اَلْخَیراتُ الْحِسان لِلْهَيْتَمِي ص ٥٠، ٥٤ دارالکتب العلمیة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ مالکِ دکان کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔

نہ کیوں کریں ناز اہلسنّت، کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت
سِراجِ اُمّت مِلا جو تم سا، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چاروں امام برحق ہیں

سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ کا نامِ نامی نُعمان، والِدِ گرامی کا نام ثابِت اور **کُنْیَت ابوحنیفہ** ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سن 70ھ میں عراق کے مشہور شہر ''کُوفے'' میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شَعبانُ الْمُعظَّم 150ھ میں وفات پائی۔ (نُزهَةُ الْقارِی ج ۱ ص ۱٦۹، ۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزارِ فائض الانوار مَرجَعِ خلائق ہے۔ اَئِمّۂ اربعہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

یعنی چاروں امام (امامِ ابوحنیفہ، امامِ شافِعی، امامِ مالک اورامامِ احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہم) بَرحق ہیں اوران چاروں کے خوش عقیدہ مُقلِّدِین آپَس میں بھائی بھائی ہیں، ان میں آپس میں تَعَصُّب (یعنی ہٹ دھرمی) کی کوئی وجہ نہیں۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صِرف آپ **تابِعی** ہیں۔ "**تابِعی**" اُس کو کہتے ہیں: "جس نے ایمان کی حالت میں کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کی ہواور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔" (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص ۳۳) سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے مختلف رِوایات کے تَحت چند صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابہ علیہم الرضوان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ارشادات بھی سنے ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا واثِلَہ بِن اَسْقَع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سُن کر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ رِوایت بیان فرمائی ہے کہ **اللّٰہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی **شُماتَت** نہ کر (یعنی اُس کی مصیبت پر اظہارِ مُسرَّت نہ کر) کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتَلا کر دے گا۔

(سُنَنِ ترمذی ج ٤ ص ٢٢٧ حدیث ٢٥١٤)

ہے نام نُعمان ابنِ ثابِت، ابوحنیفہ ہے ان کی کُنیَّت
پکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

حنفیوں کے لئے مغفِرت کی بِشارت

سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی زندگی میں پَچپن (55) **حج** کئے۔ جب آخِری بار حج کی سعادت حاصل کی تو خُدّامِ کعبۂ مُشَرَّفہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خواہِش پر بابُ الکعبہ کھول دیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَصَد عجز و نیاز اندر داخِل ہوئے اور بیتُ اللّٰہ کے دوسُتُونوں کے درمِیان کھڑے ہوکر دو رَکعت میں پورا قرآنِ پاک خَتم کیا، پھر دیر تک رو رو کر مُناجات کرتے رہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مشغول دعا تھے کہ بیتُ اللّٰہ کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے آواز آئی: "**تم نے اچّھی طرح ہماری مَعرِفت** (یعنی پہچان) **حاصِل کی اور خُلوص کے ساتھ خدمت کی، ہم نے تم کو بخشا اور قِیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہوگا** (یعنی تمہاری تقلید کرے گا) **اُس کو بھی بخش دیا۔**" (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۱۲٦-۱۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کس قَدَر خوش نصیب ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔

مَروں شہا! زیرِ سبز گنبد، ہو میرا مدفن بقیعِ غرقد
کرم ہو بَہرِ رسولِ اکرم ، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روضۂ شاہِ اَنام سے جوابِ سلام

ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم پر شَہَنشاہِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حد

لُطف وکرم تھا۔مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً میں جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ پُر انوار پر اسطرح سلام عرض کیا: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن تو روضۂ انور سے جواب کی آواز آئی: وَعَلَیْکَ السَّلامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن۔ (تذکرۃُ الاولیاء ص۱۸۶ انتشارات گنجینہ تہران)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطفٰے ہوں
کرو کرم بہرِ غوثِ اعظم ، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاجدارِ رسالت کی بِشارت

سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب تحصیلِ علم سے فراغت حاصل کرلی تو گوشہ نشینی کی نیّت فرمائی۔ایک رات جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت ہوئی۔میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوحنیفہ! اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کومیری سنّت زندہ کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے،آپ گوشہ نشینی کا ہرگز قصد(یعنی ارادہ)نہ کریں۔'' (تذکرۃُ الاولیاء ص۱۸۶)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا، دو الفتِ مصطفٰے خدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

دن رات کے معمولات

جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی حوصلہ افزائی فرمائی اور سُنَّتوں کی خدمت کا حکم دیا، جس کے نتیجے میں ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا سُنَّتوں کی خدمت کی مصروفیت اور ذوقِ عبادت مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ مِسْعَر بِن کِدام علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ السَّلام فرماتے ہیں: ''میں **امامِ اعظم ابوحنیفہ** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی مسجِد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ **فجر** ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو سارا دِن **علمِ دین** پڑھاتے رہتے، اِس دوران صِرف نَمازوں کے وَقفے ہوئے۔ بعد نَمازِ عشاء آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی دولت سَرا (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خوب عِطْر لگا کر فَضائیں مہکاتے، اپنا نورانی چِہرہ چمکاتے ہوئے پھر آ کر مسجِد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صُبحِ صادِق ہو گئی، اب درِ دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کر کے واپَس آئے اور نَمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ درس و تدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَہُت تھک گئے ہونگے، آج رات توضَر ور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گزرا۔ میں بے حد **مُتَأَثِّر** ہوا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چُنانچِہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں

مستقل قِیام اختیار کرلیا۔ **میں نے اپنی مدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم **کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت ونوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔** البتّہ ظہر سے قَبل آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی مُعاذ رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ کی رِوایت ہے، **مِسْعَر بن کِدام** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ السَّلام بے حد خوش نصیب تھے کہ ان کی وفات **امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی مسجِد میں سَجدے کی حالت میں ہوئی۔ (اَیضاً ص ۲۳۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیس سال مسلسل روزے

"اَلْخَیراتُ الْحِسان" میں ہے، آپ نے **مسلسل تیس سال روزے رکھے،** تیس سال تک ایک رَکعت میں قرآنِ پاک خَتم کرتے رہے، چالیس (بلکہ 45) سال تک عِشاء کے وُضو سے فجر کی نَماز ادا کی، **جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قرآنِ پاک خَتم کئے۔** حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سامنے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم پر کسی نے اعتِراض کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

نے فرمایا: ''کیا تم ایسے شخص پر اعتِراض کرتے ہو جس نے پینتالیس سال تک پانچوں نَمازیں ایک ہی وُضو سے ادا کیں اور وہ ایک رَکْعَت میں پورا قرآن کریم خَتم کر لیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ فِقْہ ہے وہ انہیں سے سیکھا ہے۔'' روایت میں ہے: شُروع میں آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ساری رات عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک بار کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ ''ابو حنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ساری رات سوتے نہیں ہیں۔'' چُنانچِہ اُس کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے تمام رات عبادت شُروع کردی۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۵۰)

تری سخاوت کی دھوم مچی ہے، مُرادمنہ مانگی مل رہی ہے
عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رمضان میں 62خَتمِ قراٰن

امام ابو یُوسُف رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکرم رَمَضانُ المبارَک میں مَع عیدُالفِطْر 62 قرآنِ پاک خَتْم کرتے، (دن کو ایک، رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک) اور مال میں سخاوت کرنے والے تھے، علم سکھانے میں صابِر (یعنی صبر کرنے والے) تھے، اپنے حق میں کئے جانے والے اعتِراضات کو سنتے تھے، غصّے سے کوسوں دور تھے۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۵۰)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفٰے خدا را

کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کبھی ننگے سر نہ دیکھا

''تذکِرۃُ الْاَولیاء ''میں ہے، سیِّدُنا داوٗد طائی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی خدمت میں بیس سال حاضر رہا۔ خَلوت ہو یا جَلوت (یعنی لوگوں کے درمیان ہوں یا اکیلے)، کبھی آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ننگے سر دیکھا، نہ کبھی پاؤں پھیلائے دیکھا۔ ایک بار عرض کی: حضور! تنہائی میں تو پاؤں پھیلا لیا کریں۔ فرمایا: ''مجمع میں تو لوگوں کا احترام کروں اور تنہائی میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا احترام نہ کروں، یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔'' (تذکرۃُ الاولیاء ۱۸۸)

اُستاد کے مکان کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے

''اَلْخَیْراتُ الْحِسان ''میں ہے: آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ زندگی بھر اپنے استاذِ محترم سیِّدُنا امام حَمّاد علیہ رحمۃُ اللّٰہ الجواد کے مکانِ عَظَمت نشان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں لیٹے حالانکہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالی شان اور استاذِ محترم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے مکانِ عظیم الشّان کے درمِیان تقریباً سات گلیاں پڑتی تھیں! (اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص۸۲)

اُستاد کی چوکھٹ پر سر رکھ کر سو جاتے

سبحٰنَ اللّٰہ! ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم اپنے استاد کا کس قَدَر احترام فرماتے تھے، جبھی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمِ دین کی دولت سے نِہال و مالا مال تھے۔ حضرتِ سیِّدنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی اپنے استاذِ محترم کے ساتھ احترام مثالی تھا چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مُخَرَّجہ)'' صَفْحَہ 143 تا 144 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کا ارشاد ہے: حضرتِ سیِّدنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب میں بَغَرضِ تحصیلِ علم (یعنی علمِ دین سیکھنے کے لئے) حضرتِ زَید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دَرِ دولت پر جاتا اور وہ باہَر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہِ ادب ان (یعنی اپنے استاذِ محترم) کو آواز نہ دیتا، ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا۔ ہَوا خاک اور رَیتا اُڑا کر مجھ پر ڈالتی، پھر جب (اپنے طور پر استاذِ گرامی) حضرت زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا شانۂ اقدس سے تشریف لاتے (تو) فرماتے: ''ابنِ عَمِّ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (یعنی اے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا کے بیٹے) آپ نے مجھے اِطّلاع کیوں نہ کرادی؟'' میں عرض کرتا: مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اِطّلاع کراتا۔'' (مِراٰۃُ الجِنان للیافعی ج ۱ ص ۹۹ بِتَصَرُّف دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمانے کے بعد مزید فرمایا: یہ ادب ہے جس

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

کی تعلیم قرآنِ عظیم نے فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ (پ۲۶، الحجرات)

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عَقل ہیں۔اور اگر وہ صَبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے۔

کیا مرتد استاد کی بھی تعظیم کرنی ہوگی؟

دینی اُستاد کے احتِرام کے بارے میں جو بیان کیا گیا وہ صِرف صَحیحُ الْعقیدہ مسلمان غیرِ فاسق استاذ کیلئے ہے اگر مَعَاذَاللّٰہ اُستاد غیر مسلم یا مُرتد ہے تو اُس کا کوئی احتِرام نہیں بلکہ ایسوں سے پڑھنا، ان کی صحبت میں رہنا خود اپنے ایمان کیلئے خطرناک ہے۔مرتد اُستاد کے شاگرد پر حق کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمتِ بابَرَکت میں **سُوال** ہوا تو فرمایا: اِس قسم کے استاذ کا شاگرد پر وُہی حق ہے جو (کہ فِرشتوں کے سابِقہ استاد) شیطانِ لعین کا فِرشتوں پر ہے کہ فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں اور قِیامت کے دن (اپنے استادکو) گھسیٹ گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۷۰۷) بَہَر حال بیان کردہ "**دونوں حِکایتوں** سے" بالخصوص وہ طَلَبہ درس حاصِل کریں جو اپنے مسلمان دینی اَساتِذہ کا احتِرام کرنے کے بجائے اُن کی توہین کرتے اور پیچھے سے اُن کا مذاق

اُڑاتے پھرتے ہیں، ایسے طلبہ کو علمِ دین کی اصل روح کیوں کر حاصل ہوسکتی ہے! مولائے روم علیہ رحمۃ القیوم فرماتے ہیں: ؎

از خدا جوئیم توفیقِ ادب   بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد   بلکہ آتَش دَر ہمہ آفاق زد

(ہم اللہ تعالٰی سے حُصولِ ادب کی توفیق مانگتے ہیں کیونکہ بے ادب رب تعالٰی کے فضل سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب نہ صرف اپنے آپ کو بُرے حالات میں رکھتا ہے بلکہ اس کی بے ادبی کی آگ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۹)

”اُستاذ تو رُوحانی باپ ہوتا ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے اساتِذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحہ 419 اور صَفْحَۂ بَعدِیَہ پر ہے: علمِ دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طَلَبہ اپنے اساتِذہ کے نام بگاڑتے، مذاق اُڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، تہمتیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطِر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضِر کی ہیں: ۞ آج استاذ صاحِب کا موڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑ کر آئے ہیں ۞ یہ فُلاں مدرَسے میں پڑھاتے تھے ۞ وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدرسے میں تشریف لائے ہیں ۞ توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحِب) بالغات (یعنی بڑی لڑکیوں) کو ٹیوشن پڑھانے ان کے گھر

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔(کنزالعمال)

جاتے ہیں ۞ اُستاذ صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فُلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں ۞ ہمارے اُستاذ صاحِب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ۞ طَلَبہ پر بِلا وجہ سختی کرتے ہیں ۞ پڑھانا آتا نہیں، اُستاذ بن بیٹھے ہیں! ۞ دیکھا! آج اُستاذ صاحِب میرے سُوال پر کیسے پھنسے! ۞ استاذ صاحِب کو کتاب کے حاشئے سے مُتَعلِّق کوئی سُوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں ۞ اُستاذ صاحِب نے اس سُوال کا جواب غلَط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں ۞ اُستاذ صاحِب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں ۞ اُستاذ صاحِب کو تو ڈھنگ سے ترجَمہ کرنا بھی نہیں آتا ۞ اُستاذ صاحِب سبق کو خواہ مخواہ (خاہ۔مَخاہ) لمبا کر دیتے ہیں ۞ فُلاں اُستاذ سے تو میں مجبوراً پڑھ رہا ہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیریڈ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرَسے ہی سے نکال دوں ۞ فلاں اُستاذ تو ''بابائے اُردو شُرُوحات'' ہیں، اردو شرح سے تیاری کر کے آتے ہیں، جب تک اُردو شَرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے ۞ آج اُستاذ صاحِب سبق تیّار کر کے نہیں آئے تھے اِسی لئے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت گزار دیا ۞ جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اِتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے اُستاذ سے ڈانٹ کھاتے تھے ۞ میں حیران ہوں کہ فُلاں طالِبِ علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضَرور اُستاذ صاحِب نے اس کو پرچے کے سُوالات بتائے ہوں گے ۞ فُلاں اُستاذ (یا قاری صاحِب) کا ذِہن مَدَنی نہیں ہے، اُنہوں نے کبھی دَرَجے میں مَدَنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا ۞

فُلاں فُلاں اُستاذ کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خِلاف باتیں کرتے رہتے ہیں ❁ ہمارے اُستاذ (یا قاری صاحِب) آج کل فُلاں اَمر میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دیوار کی کیچڑ

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرالدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم اپنے ایک مَقروض مَجوسی (یعنی آتَش پرست) کے یہاں قَرضہ وُصول کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی نعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارَک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مَجوسی کی دیوار سے لگ گئی، پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہورہی ہے۔ اِسی شَشْ وپَنْج میں دروازے پر دستک دی، مَجُوسی نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کو دیکھا تو اُس نے قَرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹَول شروع کردی۔ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم نے قَرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی لجاجت (یعنی عاجزی) کے ساتھ مُعافی مانگتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتائیے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی حُقُوقُ الْعِباد کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عزَّوجلَّ دیکھ کر مَجُوسی بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر)

ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے **دل کی کیچڑ** صاف کرکے مجھے مسلمان بنادیجئے۔ چُنانچِہ وہ مَجُوسی امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا تقویٰ دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰۴ داراحیاء التراث العربی بیروت)

گُنہ کی دلدل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
نکالئے بہرِ نُوح و آدم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پوسٹر لگانے کا مسئلہ

امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی مَحبّت کا دم بھرنے والے **اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے، ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم بندوں کے حُقُوق کے مُعامَلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قَدَر ڈرتے تھے! اِس **حِکایت** سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی پچکاریوں سے بدنُما کردیتے ہیں، اِسی طرح بِغیر اجازتِ مالِک مکانوں اور دُکانوں کی دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہَر یا اندر اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالِک کی اجازت کے بِغیر ''چاکنگ'' کرنے والے بھی دَرس حاصل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک

Go To Index

حُقُوقُ اللّٰہ ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلُّق سے **حُقُوقُ الْعِباد** کا مُعامَلہ **حُقُوقُ اللّٰہ** سے سخت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہوا گر اُس سے مُعافی تَلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہوگی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مَثَلاً جس نے بِلا عُذرِ شَرعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دُکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا لئے ہوں گے، پِیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجِبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈَینٹ ڈال کر یا خَراش لگا کر راہِ فِرار اختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مجرم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عیدِ قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحِبِ مکان کی رِضا مندی کے بِغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذَبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رَستہ گوبر، خون اور کیچڑ وغیرہ سے آلود کر کے اُس کیلئے ایذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینکا ہوگا، اَلْغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ نَمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروزِ قِیامت اُس کی عبادتیں وہ لوگ

لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔نیکیاں دینے کے باوُجُود حُقُوق باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اِس ''نیک نمازی'' کے سرتھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجّد گزار ہونے کے باوُجُود وہ جہنّم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ تعالٰی ۔(اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے فضل وکرم سے صُلح کرائے گا۔مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ''**ظلم کا انجام**''مُلاحظہ فرمالیجئے۔حُقُوقُ الْعِباد کے مُتعلِّق ایک اور عبرت انگیز **حکایت** پڑھئے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے:

قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہوگئے

سیِّدُنا مِسعَر بِن کِدام علیہ رَحمَۃُ اللہ السلام سے روایت ہے: ایک روز ہم امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا مبارَک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ! ''**یعنی جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے اِنتقام خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟**'' یہ سنتے ہی امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم پر لرزہ طاری ہوگیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا

گئے؟ فرمایا: ''کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔'' (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۲ ص۱٤۸)

شہا عَدو کا ستم ہے پیہم ، مدد کو آؤ امامِ اعظم

سوا تمہارے ہے کون ہمدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اِیذا دینے والو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم جان بوجھ کر کسی پر ظُلم کریں اور اُس کا پَیْر کُچل دیں، بے خیالی میں سرزد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب بے ہوش ہوگئے اور ایک ہم لوگ ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں دیتے ہوں گے، مگر افسوس! ہمیں اِس بات کا اِحساس تک نہیں ہوتا کہ اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قِیامت کے روز ہم سے انتِقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا!

فُضُول باتوں سے نفرت

ایک بار خلیفہ ہارونُ الرشید نے سیِّدُنا امام ابو یُوسُف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا امامِ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اَوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔ فرمایا: امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نہایت ہی پرہیزگار تھے، ممنوعاتِ شَرعی سے بچتے تھے، اہلِ دنیا سے پرہیز فرماتے، **فُضُول باتوں** سے **نفرت کرتے**، اکثر خاموش رہ کر (دین اورآخرت

کے بارے میں) سوچتے رہتے ، جب کوئی مسئلہ (مَس۔ءَ۔لَہ) پوچھتا تو معلوم ہونے پر جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے ، ہرطرح سے اپنے دین وایمان کی حفاظت فرماتے ، ہرایک (مسلمان) کا ذِکر بھلائی کے ساتھ ہی کرتے (یعنی کسی کی عیب چینی اورغیبت نہ فرماتے)، خلیفہ ہارون الرشید نے یہ سن کرکہا: ''صالحین (یعنی نیک بندوں) کے اَخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔'' (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص ۸۲)

امام اعظم گفتگو میں پہل کرنے سے بچتے

حضرتِ سیِّدُ نا فَضل بن دُکَین رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم نہایت بارُعب تھے ، (بات شُروع کرنے میں پَہَل نہ فرماتے بلکہ) جب بھی گفتگو فرماتے تو کسی کے جواب ہی کیلئے فرماتے اور بیکار باتیں سنتے ہی نہ تھے نیز ایسی باتوں پر توجُّہ بھی نہ فرماتے۔ (اَلْخَیْرَاتُ الْحِسان ص ۵۵)

گفتگو میں پہَل کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے گفتگو میں پہَل نہ کرنے کی حکمت مرحبا! واقِعی اگر اِس ''**حکمت بھرے مَدَنی پھول**'' کو اپنا لیا جائے تو بَہُت سارے نقصانات سے بچت ہوسکتی ہے، کیوں کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدَمی کوئی غیرضَروری خبر دیتا یا فالتو گفتگو چھیڑتا ہے پھر اگرچہ خود خاموش ہو بھی جائے مگر اِس کی چَھیڑی ہوئی بات پر تبصرہ برابر جاری رہتا ہے حتّٰی کہ گفتگو کا یہ فُضُول در فُضُول سلسلہ چلتے چلتے بسا اوقات

گناہوں کی وادِیوں میں اُتر جاتا ہے! نہ انسان بات کا آغاز کرے نہ اتنے بکھیڑے ہوں۔

فُضول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خصلت

دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دم ، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی اِنْعامات کس کیلئے کتنے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامِع مجموعہ بنام **"مَدَنی انعامات"** بصورتِ سُوالات مُرتَّب کیا گیا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92 ، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کرکے روزانہ سونے سے قبل **"فکرِ مدینہ کرتے ہوئے"** یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے جَیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنْعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے

لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مطابق ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

تُو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لم یَزَل
مَدَنی اِنعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اِس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حَلفِیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱٤۲٦ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رَحمت** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات**

سے مُتعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دشمن کے لئے دعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ساتھ کوئی کتنی ہی بُرائی کرتا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کی خیر خواہی ہی فرماتے۔ چُنانچِہ ایک بار کسی حاسِد نے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کو سخت بُرا بھلا کہا، گندی گالیاں بھی دیں اور گمراہ بلکہ مَعاذاللہ عزوجل زِندیق (یعنی بے دین) تک کہہ دیا۔ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مُعاف فرمائے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ آپ جو کچھ میرے بارے میں کہہ رہے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔'' اِتنا فرمانے کے بعد آپ کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمانے لگے: ''میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید کرتا ہوں کہ وہ مجھے مُعافی عطا فرمائے گا، آہ! مجھے عذاب کا خوف رُلاتا ہے۔'' عذاب کا تصوُّر آتے ہی گِریہ (یعنی رونا) بڑھ گیا اور روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا تو دعا مانگی: ''یا اللہ عزوجل! جس نے میری بُرائی بیان کی اس کو مُعاف فرمادے۔'' وہ شخص آپ کے یہ **اَخلاقِ کریمہ** دیکھ کر بہُت **مُتَأَثِّر** ہوا اور مُعافی مانگنے لگا، فرمایا: جس نے لاعلمی کے سبب میرے بارے میں کچھ کہا اُس کو مُعاف ہے، ہاں جو اہلِ علم ہونے کے باوُجُود جان بوجھ کر میری طرف غَلَط عَیب منسوب کرتا ہے وہ قُصُوروار ہے۔ کیوں کہ **عُلَماء کی غیبت**

کرنا ان کے بعد بھی باقی رَہتا ہے۔ (اَلْخَیرَاتُ الْحِسان ص ٥٥)

نہ جیتے جی آئے کوئی آفت، میں قبر میں بھی رہوں سلامت

بروزِ مَحشر بھی رکھنا بے غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طمانچہ مارنے والے کو انوکھا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مخالف پر امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے فضل و کرم کا ایک اور اَچُھوتا واقِعہ سنئے اور جھومئے اور اپنے ذاتی دُشمنوں پر لاکھ غصّہ آئے درگزر کی عادت ڈال کر عملی طور پر امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَحَبَّت کا ثُبُوت فَراہَم کیجئے۔ چُنانچِہ ایک بار کسی حاسد نے کروڑوں مسلمانوں کے بے تاج بادشاہ اور امام و پیشوا سیِّدُ نا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کو **معاذَ اللّٰہ زوردار طمانچہ** رسید کر دیا، اس پر **صَبْر و تَحَمُّل** کے **پیکر امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم نے انتہائی عاجزی کے ساتھ فرمایا: ''بھائی جان! میں بھی آپ کو طمانچہ مار سکتا ہوں مگر نہیں ماروں گا، عدالت میں آپ کے خلاف دعوٰی دائر کر سکتا ہوں مگر نہیں کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں آپ کے ظُلم کی فریاد کر سکتا ہوں لیکن نہیں کرتا اور بروزِ قِیامت اِس ظُلم کا بدلہ حاصل کر سکتا ہوں مگر یہ بھی نہیں کروں گا، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر خُصُوصی کرم فرمایا اور میری سِفارش آپ کے حق میں قَبول کر لی تو میں آپ کے بِغیر جنّت میں قدم نہ رکھوں گا۔''

ہوئی شہا فردِ جُرم عائد، بچا پھنسا ورنہ اب مُقلِّد

فرشتے لے کے چلے جہنّم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُعاف کرنے والے بروزِ قیامت بے حساب داخلِ جنّت ہو نگے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم صَبر کے پہاڑ تھے اور وہ صَبر کے فضائل سے آگاہ تھے۔ کاش! ہم بھی اپنے اوپر ظُلم کرنے والوں پر غصّے سے بے قابو ہو کر لڑائی بھڑائی پر اُتر آنے کے بجائے اُن کو مُعاف کر کے ثواب کا خزانہ لوٹنا سیکھ لیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفحہ 479 اور 481 پر دیئے ہوئے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پڑھئے اور جھومئے: ﴿1﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُسکے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُسکے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے مَحروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطع تعلُّق کرے (یعنی تعلقات توڑے) یہ اُس سے ناطہ (یعنی رشتہ) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵ دارالمعرفۃ بیروت) ﴿2﴾ قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور **جنّت** میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اِعلان کرنے والا) کہے گا: ''**اُن**

لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔" تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۱ ص۵۴۲ حدیث۱۹۹۸)

اِس عُنوان پر مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "عَفو و درگُزر کے فضائل" پڑھنے سے تعلُّق رکھتا ہے، یہ رِسالہ فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب "غیبت کی تباہ کاریاں" صفحہ 478 تا 493 پر بھی موجود ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی پڑھ اور "پرنٹ آؤٹ" کر سکتے ہیں۔

اہلِ زمانہ میں سب سے زائد عَقْلمَند

ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے پاس علمِ دین کا زبردست ذخیرہ تھا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَہُت زیادہ عقلمند تھے۔ "اَلْخَیْراتُ الْحِسان" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے زائد عقلمند کسی عورت نے نہیں جنا۔" سیِّدُنا بکر بن جَیش رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "اگر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے اہلِ زمانہ کی عَقلوں کو جمع کیا جائے، تو امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عقل سب پر غالِب آجائے۔" (اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص۶۲) آپ کی عقلِ سلیم اور بے مثال اندازِ تفہیم (تَف۔ہِیم یعنی سمجھانے کے بے نظیر طریقے) کی ایک ایمان افروز **حکایت** سنئے اور جھومئے:

عثمانِ غنی کے گستاخ پر انفِرادی کوشش

کُوفہ میں ایک شخص امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی ذُوالنُّورَین جامِعُ القراٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شانِ شرافت نشان میں بکواس کرتا اور معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رضی اللہ تعالٰی

عنہ کو **یہودی** کہتا تھا۔ایک بار سیِّدُنا **امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم اُس کے پاس تشریف لے گئے اوراس پر انفِرادی کوشش کے ذریعے حکمت بھرے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: میں آپ کی بیٹی کیلئے رِشتہ لایا ہوں،لڑکا ایسا ہے کہ بس اُس پر ہر وَقت خوفِ خدا عزوجل کا غَلَبہ رہتا ہے۔نہایت مُتَّقی اور پرہیزگار ہےاورساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے۔لڑکے کے یہ اَوصاف (یعنی خوبیاں) سن کر وہ شخص بولا: بَہُت خوب! ایسا داماد تو ہمارے سارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہوگا! **امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے فرمایا: مگر اُس میں ایک عیب ہے اور وہ یہ کہ وہ مذہباً یہودی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص سیخ پا ہوگیا اورگرج کر بولا: کیا میں اپنی بیٹی کی شادی یہودی سے کروں؟ سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے نہایت ہی نرمی سے ارشاد فرمایا: ''بھائی! آپ خودتو اپنی بیٹی یہودی کے نِکاح میں دینے کیلئے تیّارنہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یکے بعد دیگرے اپنی دو **شہزادیاں** کسی یہودی کے نکاح میں دے دیں!'' یہ سُن کراُس کی عَقل ٹھکانے لگ گئی اور وہ بے حد نادِم ہوااورسیِّدُنا عثمانِ غنی ذُوالنُّورَین جامع القراٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مُخالَفت سے توبہ کی۔ (اَلْمَناقِب لِلْکَرْدَرِی ج ۱ ص ۱۶۱ کوئٹہ)

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا

ہو مبارَک تم کو ذُوالنُّورَین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

جان دیدی مگر حکومتی عُہدہ قبول نہ کیا

عبّاسی خلیفہ منصور نے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم سے عرض کی کہ آپ میری **مملکت** (مَم۔لَ۔کَت) کے قاضِیُ الْقُضاۃ(یعنی چیف جج)بن جائیے۔فرمایا: میں اِس عُہدے کے قابِل نہیں۔**منصور** بولا: آپ جھوٹ کہتے ہیں۔**فرمایا:** اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کردیا! جھوٹا شخص قاضی بننے کے لائق ہی نہیں ہوتا۔خلیفہ **منصور** نے اس بات کو اپنی توہین تصوُّر کرتے ہوئے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو جَیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے سرِ مبارَک پر **دس کوڑے** مارے جاتے جس سے خون سرِ اقدس سے بہ کر ٹخنوں تک آجاتا، اِس طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بننے کیلئے ہامی بھرلیں، مگر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ حکومتی عُہدہ قبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اِسی طرح آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یَومِیَّہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔لوگوں کی ہمدردیاں امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ساتھ تھیں۔بِالآخر دھوکے سے **زَہر کا پیالہ** پیش کیا گیا، مگر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مومِنانہ فِراست سے **زَہر** کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا، اس پر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو لٹا کر زبردستی حَلق میں **زَہر** اُنڈیل دیا گیا، **زَہر** نے جب اپنا اثر دکھانا شُروع کیا تو آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بارگاہِ خُداوندی میں سجدہ رَیز ہوگئے اور سَجدے ہی کی حالت میں سن ۱۵۰ھ میں آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (اَلْخَیْراتُ الْحِسان ص ۸۸ - ۹۲) اس وقت آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی عمر شریف 80 برس

تھی۔ بغدادِ معلّٰی میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مزارِ فائض الانوار آج بھی مَرجعِ خلائق ہے۔

پھر آقا بغداد میں بلا کر، وہ روضہ دِکھلایئے جہاں پر

ہیں نور کی بارِشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزارِ امامِ اعظم کی برکتیں

مفتیِ حجاز شیخ شہابُ الدّین احمد بن حَجَر ہَیتَمِی مَکّی شَافِعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ القوی اپنی مشہور کتاب ''اَلْخَیرَاتُ الْحِسان فِی مَناقِبِ النُّعمان'' کے باب نمبر 35 جس کے عُنوان میں یہ بھی ہے، ''آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قَبْر شریف کی زیارت حاجتیں پوری ہونے کیلئے مُفید ہے'' میں فرماتے ہیں: جاننا چاہئے کہ علَما اور دیگر حاجت مند حضرات آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار شریف کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آ کر اپنی حَوائج (یعنی حاجتوں) کے لئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وسیلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیابی پاتے ہیں، ان میں سے (حضرتِ سیِّدُنا) امام شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہ القوی بھی ہیں، جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بغداد میں تھے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتَعلِّق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں (حضرتِ سیِّدُنا امام) ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے تَبَرُّک حاصِل کرتا ہوں، اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رَکعت پڑھ کر ان کی قَبرِ انور کے پاس آتا ہوں اور اُس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

دُعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ (اَلْخَیْراتُ الْحسان ص ۹٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جگر بھی زخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سو مسائل

دُکھوں کا عطّار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

فیضانِ مَدَنی چینل جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابَستہ رہئے، سُنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندَگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے مَدَنی مرکز کی طرف سے عنایت فرمودہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کرتے ہوئے روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اِحتِساب) کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب وتَحرِیص کیلئے ایک عظیمُ الشّان **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ **میرپور نمبر ۱۱** (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ''مَدَنی ماحول'' کے تَحت ہونے والے **مَدَنی تربیتی کورس** کے لیے ''اِنفرادی کوشِش'' کرنے کے لیے ایک علاقے میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی کو جُونہی میں نے مَدَنی تربیتی کورس کی دعوت پیش کی تو وہ بول اُٹھا: میرے چِہرے پر پیارے آقا، مکی

مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کی نشانی یعنی **داڑھی شریف** جو آپ دیکھ رہے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے **''مَدَنی چینل''** کا فیضان ہے، مَدَنی چینل پر ایک رِقّت انگیز سنّتوں بھرا بیان سن کر **نماز کا پابند** بنا، **داڑھی سجائی** اور میں نے **قرآنِ پاک کی تعلیم** حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسانِہٖ۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار

مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہو نہ پیار (وسائلِ بخشش ص ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی چینل کے ذَرِیعے ضَروری عُلوم حاصل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰنَ اللّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی چینل'' نے دنیا کے کئی مَمالِک میں سنّتوں کی دھوم مچا رکھی ہے، مَدَنی چینل کے ذَرِیعے نیکیاں بڑھانے اور جنّت دلانے، گناہ مٹانے اور جہنَّم سے بچانے والے ضَروری عُلُوم سیکھنے کو ملتے ہیں ۔ ضَروری عُلُوم کے حُصُول کی ترغیب دیتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراھیم زَرنُوجی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْعِلمِ عِلْمُ الْحَالِ وَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ حِفْظُ الْحَالِ یعنی ''افضل ترین علم وہ ہوتا ہے کہ جواُمُور اُس وقت درپیش ہوں اُن سے آگاہی حاصل کی جائے اور افضل ترین عمل اپنے احوال (یعنی کیفیات و حال وچال) کی حفاظت کرنا ہے۔'' پس ایک مسلمان پر ان عُلوم کا جاننا بَہُت ضروری ہے جن کی ضرورت اُس کو اپنی زندگی میں پڑتی ہے،

خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتا ہو۔(راہِ علم ص ۱۷) گھر بیٹھے سنّتیں اور روزمرّہ کی ضَرورت کا عِلمِ دین حاصِل کرنے کیلئے آپ بھی **مَدَنی چینل** دیکھئے اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب فرمایئے۔

مَدَنی چینل میں نبی کی سنّتوں کی دھوم ہے
اس لئے شیطاں لعیں رنجور ہے مغموم ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ“ کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ **حضرت** سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل

لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارک پر کپڑا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا(اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمِذی ص ٤٠) معلوم ہوا ''سر بند'' کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ٹوپی اور عِمامہ شریف تیل کی آلُودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کا برسہا برس سے ''سر بند'' استعمال کرنے کا معمول ہے **﴾2﴿ فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا **احترام** کرے'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث ٤١٦٣) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعۃُ اللّمَعات ج٣ ص ٦١٧) **﴾3﴿** حضرتِ سیِّدُنا **نافِع** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: **حضرت** سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج٦ ص١١٧) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے **﴾4﴿ فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھَنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے **سر کا درد دُور** ہوتا ہے'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص٢٨ حدیث ٣٦٩) **﴾5﴿** ''کَنْزُ الْعُمّال'' میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر

اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے (کَنْزُ الْعُمّال ج۷ ص٤٦ رقم ١٨٢٩٥) ﴿6﴾ ''طَبَرانی'' کی روایت میں ہے : **سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو ''عَنْفَقَہ'' (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج٥ ص٣٦٦ حدیث ٧٦٢٩) ﴿7﴾ داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اشعۃُ اللّمعات ج٣ ص٦١٦) ﴿8﴾ بغیر **بِسمِ اللّٰہ** پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنت ہے ﴿9﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہوجاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ج١ ص٣٢٧ حدیث ١٧٣) ﴿10﴾ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَالی نَقْل کرتے ہیں، **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **ایک مرتبہ** مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافر کا شیطان خوب **موٹا تازہ** اور اچّھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومِن کا شیطان **دُبلا پتلا**، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخِر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقْت **بِسْمِ اللّٰہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو **بِسْمِ اللّٰہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔

اِس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جو ان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے ،لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ص ٤٥) ﴿11﴾ تیل ڈالنے سے قبل " بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے ، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھر الٹی کے،اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ﴿12﴾ سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھَپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے،خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطْر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے ،خوشبودار تیل تیّار ہے۔سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُن سے دھوتے رہئے ﴿13﴾ عورَتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٩٢) ﴿14﴾ خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔(ترمذی ج۳ ص ۲۹۳ حدیث ١٧٦٢) یہ نہی (یعنی مُمانعت مکروہِ) تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٢٣٥) امام مناوی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مُطلقاً روزانہ کنگھی کرسکتا ہے (فَیضُ القدِیر ج٦ ص٤٠٤) ﴿15﴾ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے اِعتدال (یعنی میانہ روی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جِنّاتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص ۹۲، ۹٤) ﴿16﴾ کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بُخاری ج۱ ص ۸۱ حدیث ۱٦۸) شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی حنفی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غسل کرنا اور بیتُ الخَلا سے باہَر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ بات نہیں جیسے مسجد سے باہَر آنے، بیتُ الخَلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی الٹی طرف) سے ابتِدا کرنا مستحب ہے (عُمدۃُ القاری ج۲ ص٤٧٦) ﴿17﴾ نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۷٤ مکتبۃ

المدینہ باب المدینہ کراچی) ﴿18﴾ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بِغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بَدَرَجۂ اَولیٰ (ایضاً ص ۹۹۷) ﴿19﴾ میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۰٤ دارالمعرفة بیروت)

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائق بخشش شریف)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفَحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان:4

منے کی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (18صفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مَحبّت مزید بڑھ جائے گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ مُعظَّم، رسولِ محترم، سلطانِ ذی حَشَم، سراپا جُود و کرم، حبیبِ مُکرَّم، مَحبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زِیادہ۔

(اِبن ماجه ج ١ ص ٤٩٠ حديث ٩٠٧ دارالمعرفة بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خانقاہ میں ایک باپردہ خاتون اپنے **مُنّے کی لاش** چادر میں لپٹائے، سینے سے چمٹائے زاروقِطار رورہی تھی۔ اتنے میں ایک ''مَدَنی مُنّا'' دوڑتا ہوا آتا ہے اور ہمدردانہ لہجے میں اُس خاتون سے رونے کا سبب دَرْیافْت کرتا ہے۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے: بیٹا!

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میرا شوہر اپنے لختِ جگر کے دیدار کی حسرت لیے دنیا سے رخصت ہوگیا ہے، یہ بچّہ اُس وَقْت پیٹ میں تھا اور اب یِہی اپنے باپ کی نِشانی اور میری زِندَگانی کا سرمایہ تھا، یہ بیمار ہوگیا، میں اسے اسی خانقاہ میں دم کروانے لا رہی تھی کہ راستے میں اس نے دم توڑ دیا ہے، میں پھر بھی بڑی اُمّید لے کر یہاں حاضِر ہوگئی کہ اِس خانقاہ والے بُزُرگ کی وِلایت کی ہر طرف دھوم ہے اور ان کی نگاہِ کرم سے اب بھی بَہُت کچھ ہوسکتا ہے مگر وہ مجھے صَبْر کی تلقین کر کے اندر تشریف لے جاچکے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ خاتون پھر رونے لگی۔ ''مَدَنی مُنّے'' کا دل پگھل گیا اور اُس کی رَحْمت بھری زَبان پر یہ الفاظ کھیلنے لگے: **''مُحتَرَمہ! آپ کا مُنّا مَرا ہوا نہیں بلکہ زِندہ ہے! دیکھو تو سَہی! وہ حَرَکت کر رہا ہے۔''** **دُکھیاری ماں نے بے تابی کے ساتھ اپنے ''مُنّے کی لاش'' پر سے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو وہ سچ مُچ زِندہ تھا اور ہاتھ پَیر ہِلا کر کھیل رہا تھا۔** اِتنے میں خانقاہ والے بُزُرگ اندر سے واپَس تشریف لائے۔ بچّے کو زندہ دیکھ کر ساری بات سمجھ گئے اور لاٹھی اُٹھا کر یہ کہتے ہوئے ''مَدَنی مُنّے'' کی طرف لپکے کہ تو نے ابھی سے تقدیرِ خداوندی کے سَر بَستہ راز کھولنے شُروع کر دیئے ہیں! مَدَنی مُنّا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور وہ بُزُرگ اُس کے پیچھے دوڑنے لگے، ''مَدَنی مُنّا'' یکا یک قبرِستان کی طرف مُڑا اور بُلند آواز سے پکارنے لگا: **اے قَبْر والو! مجھے بچاؤ!** تیزی سے لپکتے ہوئے بُزُرگ اچانک ٹھٹھک کر رُک گئے **کیونکہ قبرِستان سے تین سومُردے اُٹھ کر اُسی ''مَدَنی مُنّے'' کی ڈھال بن چکے تھے اور وہ ''مَدَنی مُنّا'' دُور کھڑا اپنا چاند سا چہرہ چمکاتا**

مُسکرا رہا تھا۔ اُن بُزُرگ نے بڑی حسرت کے ساتھ ''مَدَنی مُنّے'' کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بیٹا! ہم تیرے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے ، اِس لیے تیری مرضی کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ (مُلَخَّص از الحقائق فی الحدائق ج۱ص۴۲ وغیرہ مکتبۂ اویسیہ رضویہ، بہاولپور پاکستان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ ''مَدَنی مُنّا'' کون تھا؟ اُس مَدَنی مُنّے کا نام **عبدُ القادِر** تھا اور آگے چل کر وہ **غوثُ الاعظم** علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کیوں نہ قاسِم ہو کہ تُو ابنِ ابی القاسِم ہے
کیوں نہ قادِر ہو کہ مُختار ہے بابا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بَچپَن شریف کی سات کرامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم مادَرزاد ولی تھے۔

﴿۱﴾ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر جب وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہتیں تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پیٹ ہی میں جواباً **یَرْحَمُکَ اللّٰہ** کہتے (الحقائق فی الحدائق ص۱۳۹) ﴿۲﴾ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **یکُم رَمَضَانُ الْمبارَک** بروز پیر صُبحِ صادِق کے وَقْت دنیا میں جلوہ گر ہوئے اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرَکت کر رہے تھے اور **اللہ اللہ** کی آواز آرہی تھی (اَیْضاً) ﴿۳﴾ جس دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی وِلادت ہوئی اُس دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دیارِ وِلادت **جِیلان شریف** میں **گیارہ سو بچّے** پیدا

ہوئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اور سب ولیُّ اللّٰہ بنے (تفریحُ الخاطر ص ١٠) ﴿٤﴾ غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا اور جب سُورج غُروب ہوا اُس وَقت ماں کا دودھ نوش فرمایا۔ سارا رَمَضَانُ الْمبارَك آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا یِہی مَعمول رہا (بَھجۃُ الاسرار ص ١٧٢) ﴿٥﴾ پانچ بَرَس کی عُمْر میں جب پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رَسْم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوْذ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔ اُن بُزُرگ نے کہا: بیٹے! اور پڑھئے۔ فرمایا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سن کر یاد کرلیا تھا (الحقائق فی الحدائق ص ١٤٠) ﴿٦﴾ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لڑکپن میں کھیلنے کا ارادہ فرماتے، غیب سے آواز آتی: اے عبدُ الْقادِر! ہم نے تجھے کھیلنے کے واسِطے نہیں پیدا کیا (ایضاً) ﴿٧﴾ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مدرَسے میں تشریف لے جاتے تو آواز آتی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو جگہ دے دو۔'' (بَھجۃُ الاسرار ص ٤٨)

نَبَوِی مِیْنہ عَلَوِی فَصل بَتُولی گلشن
حَسَنی پھول حُسَینی ہے مَہَکنا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اَوقات آدمی کراماتِ اولیاء کے مُعامَلے میں

شیطان کے وَسوَسے میں آ کر کرامات کو عَقْل کے ترازو میں تولنے لگتا ہے اور یوں گمراہ ہوجاتا ہے۔ یاد رکھئے! **کرامت** کہتے ہی اُس خَرْق عادت بات کو ہیں جو عادتاً مُحال یعنی ظاہری اَسباب کے ذَرِیْعے اُس کا صُدور ناممکن ہو مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی سے ایسی باتیں بسا اَوقات صادِر ہوجاتی ہیں۔ **نبی** سے قَبْل اَز اِعلانِ نُبُوَّت ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو ان کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد صادِر ہوں تو **مِعجزہ** کہتے ہیں۔ عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے **مَعُونت** اور ولی سے ظاہر ہوں تو **کرامت** کہتے ہیں۔ نیز کافِر یا فاسِق سے کوئی خَرْقِ عادت ظاہر ہو تو اُسے **اِسْتِدْراج** (اِسْ۔تِدْ۔راج) کہتے ہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِشریعت ج ۱ ص ۵۶، ۵۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

عَقْل کو تنقید سے فُرصت نہیں
عِشْق پر اَعمال کی بُنیاد رکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثِ اعظم نے مِرگی کو بھگا دیا

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیّت مآب میں حاضِر ہو کر ایک شَخْص نے عَرْض کی: عالی جاہ! میری زَوجہ کو مِرگی ہوگئی، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اِس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم کا حُکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔'' چُنانچِہ اُسی وَقْت وہ اچّھی ہوگئی۔

(مُلَخَّص از بَہجةُ الاسرار لِلشَّطنوفی ص ۱۴۰، ۱۴۱ دار الکتب العلمیة بیروت)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

مِرگی شریر جِنّ ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (مِرگی) بَہُت خبیث بَلَا ہے اور اسی کو **اُمُّ الصِّبْیَان** کہتے ہیں، (بچّوں کی ایک بیماری جس سے اَعضا میں جھٹکے لگتے ہیں) اگر بچّوں کو ہو، ورنہ صَرْع (مرگی)۔ تجربے سے ثابِت ہوا ہے کہ اگر پچّیس ۲۵ بَرَس کے اندر اندر ہوگی تو اُمّید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچّیس ۲۵ بَرَس کے بعد یا پچّیس ۲۵ بَرَس والے کو ہوئی تو اَب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ اَمرِ آخَر (یعنی اور بات) ہے۔ یہ (یعنی مِرگی) فی الحقیقت ایک (شریر جنّ یعنی) **شیطان** ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

بچّوں کو مِرگی سے بچانے کا نُسخہ

بچّہ پیدا ہونے کے بعد جو اَذان میں دیر کی جاتی ہے، اِس سے اکثر یہ (یعنی مِرگی کا) مَرَض ہو جاتا ہے اور اگر بچّہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اَذان و اِقامت بچّے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمْر بھر (مِرگی سے) مَحفوظی ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ٤١٧ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

رضؔا کے سامنے کی تاب کِس میں
فلک وار اِس پہ ترا ظِل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

غوثُ الاعظم کا کُنواں

ایک بار بغدادِ مُعلّٰی میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اِس مصیبت سے نَجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ فرمایا: ''ہمارے مدرَسے کے اِرْدگِرْد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرَسے کے کُنوئیں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر مَرَض سے شِفا پائے گا۔'' چُنانچِہ گھاس اور کُنوئیں کے پانی سے شِفا ملنی شُروع ہوگئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے **طاعون** ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔ (تفریحُ الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر ص۴۳)

''طَبقاتِ کُبرٰی'' میں غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا یہ ارشاد بھی نَقْل کیا گیا ہے: **''جس مسلمان کا میرے مدرَسے سے گزر ہوا قِیامت کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔''** (اَلطَّبَقاتُ الْکُبریٰ لِلشَّعرانی الجزء الاوّل ص۱۷۹ دارالفکر بیروت) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔**

گناہوں کے اَمراض کی بھی دوا دو
مجھے اب عطا ہو شِفا غوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈوبی ہوئی بارات

ایک بار سرکارِ بغداد حُضُور سیِّدُنا غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم دریا کی طرف

تشریف لے گئے، وہاں ایک بُڑھیا کو دیکھا جو زار و قِطار رو رہی تھی۔ ایک مُرید نے بارگاہِ غوثیّت میں عَرْض کی: **یا مُرشِدی!** اِس ضَعیفہ کا اِکلوتا خُوبرو بیٹا تھا، بے چاری نے اُس کی شادی رَچائی دُولہا نکاح کر کے دُلہن کو اِسی دریا میں کشتی کے ذَرِیعے اپنے گھر لا رہا تھا کہ کشتی اُلَٹ گئی اور **دُولہا دُلہن سَمیت ساری بارات ڈوب گئی۔** اس واقِعے کو آج **بارہ**[12] **بَرَس** گزر چکے ہیں مگر ماں کا جگر ہے، بے چاری کا غم جاتا نہیں ہے، یہ روزانہ یہاں دریا پر آتی اور بارات کو نہ پا کر رو دھو کر چلی جاتی ہے۔ حُضُور غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کو اِس ضَعیفہ (یعنی بڑھیا) پر بڑا ترس آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے، چند مِنَٹ تک کچھ بھی ظُہُور نہ ہوا، بے تاب ہو کر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عَرْض کی: یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس قَدَر تاخیر کیوں؟ ارشاد ہوا: ''اے میرے پیارے! یہ تاخیر خلافِ تقدیر و تدبیر نہیں ہے، ہم چاہتے تو ایک حُکْمِ کُنْ سے تمام زمین و آسمان پیدا کر دیتے مگر بِمُقتَضَائے حِکمت چھ[6] دن میں پیدا کئے، بارات کو ڈوبے **12 سال** بیت چکے ہیں، اب نہ وہ کشتی باقی رہی ہے نہ ہی اس کی کوئی سُواری، تمام انسانوں کا گوشْت وغیرہ بھی دریائی جانور کھا چکے ہیں، ریزے ریزے کو اَجزائے جِسْم میں اِکٹّھا کروا کر دوبارہ زندگی کے مَرحلے میں داخِل کر دیا ہے، اب ان کی آمد کا وَقْت ہے'' ابھی یہ کلام اِختِتام کو بھی نہ پہنچا تھا کہ **یکا یک وہ کشتی اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ مَع دُولہا دُلہن و براتی سطحِ آب پر نُمُودار ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں کنارے آ لگی، تمام باراتی سرکارِ بغداد**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے دُعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر پہنچے۔ اس کرامت کو سن کر بے شمار کُفّار نے آ آ کر سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ (سلطانُ الاذکار فی مَناقب غوثِ الابرار، لشاہ محمد بن الھمدنی)

نکالا ہے پہلے تو ڈُوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا بندہ مُردہ زندہ کرسکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک موت وحیات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اِختیار میں ہے لیکن **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے کسی بندے کو مُردے جِلانے کی طاقت بخشے تو اس کے لیے کوئی مُشکِل بات نہیں ہے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کریں تو اس سے ہمارے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اگر شیطان کی باتوں میں آ کر کسی نے اپنے ذِہن میں یہ بٹھا لیا ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی اور کو مُردہ زندہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی تو اُس کا یہ نظریہ یقیناً حُکمِ قراٰنی کے خلاف ہے دیکھئے قراٰنِ پاک حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ **روحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مریضوں کو شِفا دینے اور مُردے زندہ کرنے کی طاقت کا صاف صاف اِعلان کر رہا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی آیت نمبر 49 میں حضرت سیِّدُنا عیسیٰ **روحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا یہ ارشاد

نَقْل کیا گیا ہے:

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادَر زاد اندھوں اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جلاتا ہوں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے حُکْم سے۔

اُمّید ہے کہ شیطان کا ڈالا ہوا **وَسوَسہ** جڑ سے کٹ گیا ہوگا، کیوں کہ مسلمان کا قراٰنِ پاک پر ایمان ہوتا ہے اور وہ حُکْمِ قراٰنِ کریم کے خلاف کوئی دلیل تسلیم کرتا ہی نہیں۔ بَہَر حال **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اِختِیارات سے نوازتا ہے اور بعطائے خداوندی ان سے ایسی باتیں صادِر ہوتی ہیں جو عَقْلِ انسانی کی بُلندیوں سے وَراءُالْوَرا ہوتی ہیں۔ یقیناً اھلُ اللّٰہ کے تَصَرُّفات و اِختِیارات کی بُلندی کو دنیا والوں کی پروازِ عَقْل چھو بھی نہیں سکتی۔

سائنسدان کی نَظَر

دَورِ حاضِر کا سب سے بڑا سائنسدان ''آئن اِسٹائن'' کہہ گیا ہے: ''میں نے ریڈیو دُوربین کے ذَرِیعے ایک ایسا کَہکَشاں تو دیکھ لیا ہے جو زمین سے **دو کروڑ نوری سال** دُور ہے یعنی روشنی جو **فی سیکنڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل** طے کرتی ہے، وہاں دو کروڑ سال میں پہنچے گی مگر جہاں تک کائنات کی سرحدیں معلوم کرنے کا تعلُّق ہے اگر میری عُمْر ایک مِلْیَن یعنی دس لاکھ بَرَس بھی ہو جائے تب بھی دَرْیافْت نہیں کرسکتا۔''

سائنسدان کے برعکس خدائے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولی حُضُور **غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم

کی نَظَر کی عَظَمت وشان دیکھئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا　　کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِ

(یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہر میری نَظَر میں اس طرح ہیں جیسے ہتھیلی میں رائی کا دانہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ غوثیّت مآب میں عَرْض کرتے ہیں:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے ترا ذِکْر ہے اُونچا تیرا　　(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بد عقیدہ قاتِل کی سزا

اب وِصال شریف کے طویل عرصے کے بعد رَنجیت سنگھ کے دَورِ حکومت میں ہندوستان میں رُونُما ہونے والا ایک ایمان افروز واقِعہ پڑھیے اور جھومئے: ایک نام نِہاد مسلمان جو کراماتِ اولیاء کا مُنکِر تھا، شُومئی قسمت سے ایک شادی شُدہ ہِندوانی کو دل دے بیٹھا۔ ایک بار ہِندو اپنی بیوی کو مَیکے پہنچانے کے لیے گھر سے باہَر نکلا، اُدھر اُس بدبخت عاشِق پر شَہْوَت نے غَلَبہ کیا۔ چُنانچہ اُس نے ان کا پیچھا کیا اور ایک سُنسان مَقام پر دونوں کو گھیر لیا، وہ دونوں پیدل تھے اور یہ گھوڑے پر سُوار تھا، اس نے جھوٹ مُوٹ ہمدَردی کا اِظہار کرتے ہوئے سُواری کی پیشکش کی مگر ہِندو نے انکار کیا، وہ اِصرار کرنے لگا کہ اچّھا عورت ہی کو پیچھے بیٹھنے کی اِجازت دے دو کہ یہ بے چاری تھک جائے گی، ہِندو کو اس کی نیّت پر شُبہ ہو چلا تھا لِہٰذا اُس نے کہا کہ تم ضَمانت دو کہ کسی قِسْم کی خیانت کئے بِغیر میری بیوی

کو منزِل پر پہنچا دو گے۔ اُس نے کہا کہ یہاں جنگل میں ضامِن کہاں سے لاؤں؟ عورت بول اٹھی: **مسلمان گیارھویں والے بڑے پیر صاحِب** کو بہُت مانتے ہیں، تم انہیں کی ضَمانت دے دو۔ وہ اگرچہ غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کے تَصَرُّفات کا قائل نہیں تھا مگر یہ سوچ کر کہ ہاں کہہ دینے میں کیا جاتا ہے، اُس نے ہاں کہہ دی۔ جُوں ہی عورت گھوڑے پر سُوار ہوئی، اُس ظالِم نے تلوار سے اس کے شوہر کی گردن اُڑا دی اور گھوڑے کو ایڑ لگا دی، عورت غم سے نڈھال اور سَہمی ہوئی بار بار مڑ کر پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ اُس نے کہا کہ بار بار پیچھے دیکھنے سے کچھ حاصِل نہیں ہوگا، تمہارا شوہر اب واپَس نہیں آ سکتا۔ اُس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا: میں تو **بڑے پیر صاحِب** کو دیکھ رہی ہوں۔ اِس پر اُس نے ایک قَہقَہہ لگا کر کہا کہ بڑے پیر صاحِب کو تو فوت ہوئے کئی سال گزر چکے ہیں، اب بھلا وہ کہاں سے آ سکتے ہیں! اتنا کہنا تھا کہ اچانک دو بُزُرگ نُمودار ہوئے ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس بدعقیدہ عاشِق کا سر اُڑا دیا پھر عورت کو مَع گھوڑے کے اُس جگہ لائے جہاں وہ ہندو کٹا ہوا پڑا تھا، دونوں میں سے ایک بُزُرگ نے کٹا ہوا سر دھڑ سے ملا کر کہا: "**قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ**" یعنی اُٹھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے۔ وہ ہندو اُسی وَقْت زندہ ہو گیا۔ وہ دونوں بُزُرگ غائب ہو گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی مَقتول کے گھوڑے پر سُوار ہو کر گھر لوٹ آئے۔ مقتول کے وارِثوں نے گھوڑا پہچان کر رَنجیت سنگھ کے کورٹ میں دونوں میاں بیوی پر کیس کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا اِن کے پاس ہے، شاید اِن لوگوں نے ہمارے آدمی کو قَتْل کر دیا ہے۔ پیشی ہوئی، ان میاں بیوی نے جنگل کا سارا واقِعہ کہہ سنایا اور کہا کہ ان دونوں بُزُرگوں میں

سے ایک بُزُرگ یہاں کے **مشہور مجذُوب گل محمد شاہ صاحِب** کے ہمشکل تھے۔ چُنانچِہ ان مجذُوب بُزُرگ کو بلوایا گیا، وہ تشریف لے آئے اور اُنہوں نے آتے ہی اوّل تا آخِر سارا واقِعہ لَفْظ بہ لَفْظ بیان کر دیا۔ لوگ **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کی یہ **زندہ کرامت** سن کر اَش اَش کر اُٹھے۔ رَنجیب سنگھ نے مقدّمہ خارِج کرتے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو اِنعام واِکرام دے کر رخصت کیا۔ **(الحقائق فی الحدائق ص ۹۵)**

اَلْاَماں قَہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مَر کے بھی چَین سے سوتا نہیں مارا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

70 بار اِحتِلام

حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا ایک مُرید ایک ہی رات میں نئی نئی عورتوں کے سَبَب **ستَّر ۷۰ بار مُحْتَلِم** ہوا۔ صُبح غُسل سے فارِغ ہو کر اپنی پریشانی کی فریاد لیکر اپنے مُرشِدِ کریم حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمتِ باعَظَمت میں حاضِر ہوا۔ قَبْل اِس کے کہ وہ کچھ عَرْض کرے، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے خود ہی فرمایا: رات کے واقِعے سے مت گھبراؤ، میں نے رات لوحِ محفوظ پر نَظَر ڈالی تو تمہارے بارے میں ستَّر ۷۰ مختلف عورَتوں کے ساتھ زِنا کرنا مقدّر تھا، میں نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اِلتِجا کی کہ وہ تیری تقدیر کو بدل دے اور ان گناہوں سے تیری حِفاظت فرمائے۔ چُنانچِہ ان سارے

واقِعات کو خواب میں اِحتِلام کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا۔ (بَھْجَۃُ الاسرار ص۱۹۳)

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے

ترے ہاتھ ہے لاج یاغوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

اِرشاداتِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ کسی پیرِ کامل کی بَیعَت ضَرور کرنی چاہیئے کہ پیر کی توجُّہ سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں اور بعض اَوقات بڑی آفت چھوٹی آفت سے بدل کررہ جاتی ہے۔ ''**بَھْجَۃُ الْاَسْرار شریف**'' میں ہے، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، مَحبوبِ سبحانی، پیرِ لاثانی، قندِیلِ نورانی، شَہبازِ لامکانی، **اَلشَّیخ ابومحمد سیِّد عبدُ القادِر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرْج تھے اور کہا گیا کہ یہ سارے اَفراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں، میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِسْتِفْسار کیا: کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ''نہیں۔'' آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَرْدگار کی عزّت وجلال کی قَسَم! میرا **دستِ حمایت** میرے مُرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں تو اچّھا ہوں۔ مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت وجلال کی قَسَم! میں اُس وَقْت تک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی

بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخلِ جنّت نہ کروالوں۔ (ایضاً)

مُریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخُدا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عظیمُ الشّان کرامت

ابوالمظفَّر حَسن نامی ایک تاجِر نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الجوَاد کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر عَرْض کی: حُضُور! میں تجارت کیلئے قافِلے کے ہمراہ مُلکِ شام جارہا ہوں، آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔ سیِّدُنا شیخ حمّاد علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الجوَاد نے فرمایا: ''آپ اپنا سفر ملتوی کر دیجئے، اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔'' تاجِر یہ سن کر بڑا گھبرایا، اِسی پریشانی کے عالم میں واپَس آرہا تھا کہ راستے میں حُضُور غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم مل گئے، پوچھا کیوں پریشان ہیں؟ اُس نے سارا واقِعہ کہہ سنایا۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: پریشان نہ ہوں شوق سے مُلکِ شام کا سفر کیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ چُنانچہ وہ قافِلے کے ساتھ روانہ ہوگیا، اُسے کاروبار میں بَہُت نَفْع ہوا، وہ ایک ہزار (۱۰۰۰) اشرفیوں کی تَھیلی لیے مُلکِ شام کے شَہْر ''حَلَب'' پہنچا۔ اِتّفاقاً وہ اَشرفیوں کی تَھیلی کہیں رکھ کر بھول گیا، اِسی فکر میں نیند نے غَلَبہ کیا اور سو گیا۔ اُس نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا کہ ڈاکوؤں نے قافِلے پر حملہ کر کے سارا مال لوٹ لیا ہے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اور اسے بھی قَتْل کرڈالا ہے! خوف کے مارے اُس کی آنکھ کُھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ تھا۔ اب اُسے یاد آیا کہ اشرفیوں کی تَھیلی اُس نے فُلاں جگہ رکھی ہے، جَھٹ وہاں پہنچا تو تَھیلی مل گئی۔ خوشی خوشی بغداد شریف واپَس آیا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثُ الْاَعظم علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم سے ملوں یا شَیخ حمّاد علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الجَوَاد سے! اِتّفاقاً راستے میں ہی سیِّدُنا شَیخ حمّاد علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الجَوَاد مل گئے اور دیکھتے ہی فرمانے لگے: ''پہلے جاکر غوثِ اعظم علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم سے ملو کہ وہ مَحبوبِ رَبّانی ہیں، اُنہوں نے تمہارے حق میں **17 بار دُعا مانگی تھی** تب کہیں جاکر تمہاری تقدیر بدلی جس کی میں نے خبر دی تھی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقِعے کو **غوثِ اعظم** علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کی دُعا کی بَرَکت سے بیداری سے خواب میں مُنتقِل کردیا۔'' چُنانچِہ وہ بارگاہِ غوثیت مَآب میں حاضِر ہوا۔ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم نے دیکھتے ہی فرمایا: واقِعی میں نے تمہارے لیے 17 مرتبہ دُعا مانگی تھی۔ مزید فرمایا: میں نے تمہارے بارے میں 17 دَر 17 سے لے کر 70 مرتبہ تک دُعا مانگی تھی۔ (بَھجَۃُ الاسرار ص ٦٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطِر پہ ہے قبضہ تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قَبْر سے رِہائی

ایک غمگین نوجوان نے آکر بارگاہِ غوثیّت میں فریاد کی: حُضُور! میں نے اپنے

والدِمرحوم کو رات خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: ''بیٹا! میں عذابِ قبر میں مُبتَلا ہوں، تو سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر میرے لیے دُعا کی درخواست کر۔'' یہ سن کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تمہارے ابّا جان میرے مدرَسے (مَد۔رَ۔سے) سے کبھی گزرے ہیں؟ اس نے عَرْض کی: جی ہاں۔ بس آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔ وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے روز خوش خوش حاضِرِ خدمت ہوا اور کہنے لگا: **یا مُرشِد!** آج رات والِد مرحوم سبز حُلّہ (یعنی سبز لباس) زیبِ تن کئے خواب میں تشریف لائے، وہ بے حد خوش تھے، کہہ رہے تھے: ''بیٹا! سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی کی بَرَکت سے مجھ سے عذاب دُور کردیا گیا ہے اور یہ سبز حُلّہ بھی ملا ہے۔ میرے پیارے بیٹے! تو ان کی خدمت میں رہا کر۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان تیرے **مدرَسے** سے گزرے گا اُس کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) کی جائے گی۔ (بَہْجَۃُ الاسرار ص ۱۹٤)

نَزْع میں، گور میں، میزاں پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چُھٹے ہاتھ سے دامانِ مُعلّٰی تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے کی چیخ وپُکار

ایک مرتبہ بارگاہِ غوثیّت مآب میں حاضِر ہوکر لوگوں نے عَرْض کی: عالی جاہ! ''**بابُ الْاَزَج**'' کے قبرِستان میں ایک قَبْر سے مُردے کے چیخنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ حُضُور!

کچھ کرم فرما دیجئے کہ بے چارے کا عذاب دُور ہو جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کیا اُس نے مجھ سے خِرقۂ خلافت پہنا ہے؟ لوگوں نے عَرض کی: ہمیں معلوم نہیں۔ فرمایا: کیا کبھی وہ میری مجلِس میں حاضِر ہوا؟ لوگوں نے لاعِلمی کا اِظہار کیا۔ فرمایا: کیا اُس نے کبھی میرا کھانا کھایا؟ لوگوں نے پھر لاعِلمی کا اِظہار کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: کیا اُس نے کبھی میرے پیچھے نَماز ادا کی؟ لوگوں نے وُہی جواب دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ذرا سا سرِ اَقدس جُھکایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر جلال و وقار کے آثار ظاہِر ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد فرمایا: مجھے ابھی ابھی فِرِشتوں نے بتایا: ''اُس نے آپ کی زیارت کی ہے اور اُسے آپ سے عقیدت بھی تھی لہٰذا **اللہ** تبارَک وَتعالٰی نے اس پر رَحْم کیا۔'' **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر سے آوازیں آنی بند ہوگئیں۔ (بَہجۃُ الاسرار للشّطنوفی ص ۱۹۴)

بد سہی، چور سہی، مجرِم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفِردَوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ ربیع النّور شریف ۱۴۲۷ھ
17-4-2006

Go To Index

بیان:5

سانپ نما جن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (28 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بَنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: ''جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے اِستِغفار (یعنی دعائے مغفِرت) کرتے رہیں گے۔''

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج۱ ص۴۹۷ حدیث۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولیوں کے سردار، شَہَنْشاہِ بغداد، سرکارِ غوثُ الْاَعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم اپنے مدرَسے (مَد۔رَ۔سے) کے اندر اجتماع میں بیان فرمارہے تھے کہ چھت پر سے ایک **سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پر گرا۔ سامِعین میں بھگدڑ مچ گئی، ہرطرف خوف وہراس پھیل گیا مگر سرکارِ بغداد علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجَواد اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ **سانپ** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کپڑوں میں

گُھس گیا اور تمام جسمِ مبارَک سے لپٹتا ہوا گِریبان شریف سے باہَر نکلا اور گردن مبارک پر لپٹ گیا۔ مگر قُربان جایئے! میرے مُرشِد شَہَنْشاہِ بغداد علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد پر کہ ذرّہ برابر نہ گھبرائے نہ ہی بیان بند کیا۔ اب **سانپ** زمین پر آگیا اور دُم پر کھڑا ہو گیا اور کچھ کہہ کر چلا گیا۔ لوگ جَمْع ہو گئے اور عَرض کرنے لگے: حُضُور! **سانپ** نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کیا بات کی؟ ارشاد فرمایا: **سانپ** نے کہا: ''میں نے بہُت سارے **اولیاءُ اللّٰہ** رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالٰی کو آزمایا مگر آپ جیسا کسی کو نہیں پایا۔'' (مُلَخَّص از بَہْجَۃُ الْاَسْرار لِلشَّطنوفی ص۱۶۸)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلٰی تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا وہ کوئی عام سانپ نہیں بلکہ **سانپ نُما جِنّ** تھا جس نے ہمارے غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا اِمتحان لینے کی کوشش کی تھی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ثابِت قدم رہے۔

﴿۲﴾ بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی

اِسی **سانپ نُما جِنّ** کی دُوسری خوفناک حِکایت سنئے اور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی اِستِقامت پر عقیدت سے سر دُھنئے چُنانچہ حُضُور شَہَنْشاہِ بغداد سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں جامِعِ مَنصور میں مصروفِ نَماز تھا کہ وُہی **سانپ** آگیا

اور اُس نے میرے سَجدے کی جگہ پر سر رکھ کر مُنہ کھول دیا! میں نے اُسے ہٹا کر سَجدہ کیا، مگر وہ میری گردن سے لپٹ گیا پھر وہ میری ایک آستین میں گُھس کر دوسری آستین سے نکلا، نَماز مکمَّل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہوگیا۔ دوسرے روز جب میں پھر اُسی مسجِد میں داخِل ہوا تو مجھے ایک **بڑی بڑی آنکھوں والا آدَمی** نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شَخْص انسان نہیں بلکہ کوئی **جِنّ** ہے، وہ **جِنّ** مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو تنگ کرنے والا وُہی **سانپ** ہوں ، میں نے **سانپ** کے رُوپ میں بَہُت سارے **اولیاءُ اللّٰہ** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ جیسا کسی کو بھی ثابِت قدم نہیں پایا، پھر وہ **جِنّ** آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دستِ حق پَرَسْت پر تائِب ہوگیا۔ (بَہْجَةُ الْاَسْرار ص۱٦٩ دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافِر مسلماں

بنے سنگدل موم ساں غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُرشِدِ کامِل، سرکارِ بغداد علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الجَوَاد کی بھی کیا شان ہے! آہ! ایک ہماری نَماز ہے کہ ہم پر مکّھی بھی بیٹھ جائے تو پریشان ہوجائیں، معمولی خارِش بھی ہم سے برداشْت نہ ہوسکے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جِنّات بھی ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے غلام بن جاتے ہیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم :جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

شَیطان کا خطرناک وار

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں : ایک بار میں کسی جنگل کی طرف نکل گیا اور کئی روز تک وہاں پڑا رہا۔ کھانے پینے کو کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔ مجھ پر پیاس کا سَخْت غَلَبہ تھا، ایسے میں میرے سر پر ایک بادَل کا ٹکڑا نُمُو دار ہوا، اُس میں سے کچھ بارِش کے قَطرے گرے جنہیں میں نے پی لیا، اس کے بعد بادَل میں ایک نورانی صورت ظاہِر ہوئی جس سے آسمان کے کَنارے روشن ہوگئے اور ایک آواز گونجنے لگی : ''اے عبدُ القادِر! میں تیرا رب ہوں، میں نے تمام حرام چیزیں تیرے لئے حلال کردیں۔'' میں نے **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھا، ایک دم روشنی ختم ہوگئی اور اس نے دھوئیں کا رُوپ دھار لیا اور آواز آئی : ''اے عبدُ القادِر! اس سے قبل میں سَتَّر (70) اولیاء کو گمراہ کرچکا ہوں مگر تجھے تیرے عِلْم نے بچالیا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں : میں نے کہا : اے مردود! مجھے میرے عِلْم نے نہیں بلکہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل نے بچالیا۔ (ایضاً ص ۲۲۸)

ہُوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یِہی عرض ہے آخری غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

چور وہیں آتا ہے جہاں مال ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے، وہ طرح طرح کے شُعْبَدے (شُعْ ۔ بَ ۔ دے) یعنی جادوئی کرتب بھی دکھاتا ہے، اس کے وار سے ہمیشہ خبردار

رہنا چاہیے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اِعتماد کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کرم پر نظر رکھنی چاہیے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے اور جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضَرور آتا ہے نیز جس کے پاس ایمان جتنا مضبوط ہوگا اُس کے پاس اُسی قَدَر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوگی لہٰذا وہاں شیطان بَہُت زیادہ زور لگائے گا۔ ہمارے پیرو مُرشِد حُضُور غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے پاس ایمان واَعمال کے خزانے کے اَنْبار کو دیکھ کر شیطان نے ڈاکے ڈالنے کی مُتَعَدَّد بار کوشش کی مگر وہ ناکام ونامُراد ہی رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کے مزید حَملے

پیروں کے پیر، پیرِ دَسْت گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، غوثُ الصَّمَدانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، الشَّیخ سیِّد ابو محمّد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی تحْدِیثِ نعمت اور اہلِ مَحَبَّت کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: میں جن دنوں شب و روز جنگل میں رہا کرتا تھا، شَیاطین خوفناک شکلوں میں فوج دَر فوج طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر مجھ پر حملہ آور ہوتے، مجھ پر آگ برساتے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے ان کے پیچھے دوڑتا تو وہ مُنتَشِر ہو کر بھاگ جاتے، کبھی کوئی شیطان اکیلا آ کر مجھے طرح طرح سے ڈراتا، دھمکاتا اور کہتا یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اُس کو زوردار طمانچہ مار دیتا تو وہ بھاگنے

لگتا، پھر میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھتا تو وہ جل جاتا۔ (ایضاً ص ۱٦٥)

دل پہ کَنْدہ ہو ترا نام کہ وہ دُزْدِ رَجیم[1]

اُلٹے ہی پاؤں پھرے دیکھ کے طُغرا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ غیبی ہاتھ

حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: ایک بار **نہایت خوفناک صورت** والا ایک شخص جس سے بدبو کے بَھبکے اُٹھ رہے تھے آکر میرے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: میں **ابلیس** ہوں اور آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضِر ہوا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے اور میرے چیلوں کو تھکا دیا ہے۔ میں نے کہا: دَفْع ہو۔ اُس نے انکار کیا۔ اِتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نُمُودار ہوا جس نے اُس کے سر پر ایسی زوردار ضَرْب لگائی کہ وہ زمین میں دھنس گیا مگر پھر اُس نے **آگ کا شُعلہ** ہاتھ میں لے کر مجھ پر حملہ کر دیا۔ اتنے میں ایک نِقاب پوش صاحِب **گھوڑے** پر سُوار تشریف لائے اور اُنہوں نے مجھے **تلوار** دی۔ یہ دیکھ کر شیطان بھاگ کھڑا ہوا۔ (بَهْجَةُ الْاَسْرار ص ۱٦٦)

بادَلوں سے کہیں رُکتی ہے کڑکتی بجلی

ڈھالیں چَھنٹ جاتی ہیں اُٹھتا ہے جو تَیغا تیرا (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] دُھتکارا ہوا چور یعنی مردود شیطان۔

﴿٦﴾ شَیطان کے جال

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے دیکھا کہ **شَیطان** دُور بیٹھا اپنے سَر پر خاک اُڑا رہا ہے اور روتے ہوئے کہہ رہا ہے: ''اے عبدُ القادِر! میں آپ سے مایوس ہو گیا ہوں۔'' میں نے کہا: اے مَلْعون! دَفْع ہو، میں تجھ سے کبھی بھی بے خوف نہیں ہو سکتا۔ وہ بولا: آپ کی یہ بات میرے لیے سب سے زِیادہ گِراں (یعنی سَخْت) ہے۔ اِس کے بعد اس نے مجھ پر بَہُت سارے جال، پھندے اور حِیلے ظاہِر کئے اور میرے اِسْتِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا کہ یہ **دُنیا کے جال** ہیں جن سے میں آپ جیسوں کا شِکار کیا کرتا ہوں۔ میں ایک سال تک جِدّ و جُہد کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ سارے جال ٹُوٹ گئے۔ پھر میرے اِرد گرد بَہُت سارے اَسباب ظاہِر ہوئے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہیں؟ تو کہا گیا کہ یہ آپ سے مُتَعَلِّق مخلوق کے اَسباب (یعنی مخلوق کی مَحَبَّتیں وغیرہ) ہیں۔ چُنانچِہ اِس مُعامَلے میں بھی میں نے مزید ایک سال توجُّہ (جِدّ و جُہد) کی حتّٰی کہ وہ جال بھی سب کے سب ٹُوٹ گئے۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص ١٦٦)

جس کو للکار دے آتا ہو تو الٹا پھر جائے
جس کو چُمکار لے ہر پھر کے وہ تیرا تیرا (حدائقِ بخشش)

سدھرنے کی کوشِش ترک نہیں کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی نَفْس و شَیطان سے پیچھا چُھڑانا آسان نہیں۔

ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے اس سے نَجات پانے کے لئے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی یہاں اُن لوگوں کیلئے بڑا درسِ عبرت ہے جو بَہُت جلد ہمّت ہار جاتے اور بول پڑتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے جتن کئے، کافی عرصہ مَدَنی ماحول میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختِیار کی، مَدَنی قافِلوں میں بھی سفر کئے مگر نفس و شیطان سے جان نہ چھوٹی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اِصلاح کیلئے عُمر بھر کوشِش جاری رکھنی چاہیے۔

تو قُوّت دے میں تنہا کام بِسیار
بدن کمزور دل کاہل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۷﴾ سرد رات میں چالیس۴۰ بار غُسل

''بَهْجَةُ الْاَسْرار شریف'' میں ہے، سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ''کَرخ'' کے جنگلوں میں برسوں رہا ہوں، دَرَخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔ مجھے پہننے کے لیے ہر سال ایک شخص صُوف (یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لا کر دیتا تھا جس کو میں پہنا کرتا تھا۔ میں نے دنیا کی مَحَبَّت سے نَجات حاصل کرنے کے لیے ہزار جَتَن کیے، میں گُمنام رہا، میری خاموشی کے سبب لوگ مجھے گُونگا، نادان اور دیوانہ کہتے تھے، میں کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا تھا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بے جِھجک داخِل ہو جاتا۔ دُنیا بن سنور کر میرے سامنے ظاہر ہوتی مگر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اُس کی طرف اِلْتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی میرے آگے عاجِزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس پر فَتْح نصیب کرتا۔ میں مُدَّتوں ''مدائن'' کے بِیابانوں میں رہا اور اپنے نَفْس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بِالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صِرْف پانی پر گزارا کرتا اور گری پڑی چیز یا کوئی اور غِذا نہ کھاتا پھر ایک سال بِغیر کچھ کھائے پیئے فاقے سے گزارتا۔ مجھ پر سَخْت آزمائشیں آتیں، ایک بار سَخْت سردی کی رات میرا یوں اِمتِحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسْل فرض ہو جاتا، میں فوراً نَہْر پر آتا اور غُسْل کرتا اِس طرح میں نے اُس ایک رات میں چا۴۰لیس بار غُسْل کیا۔

(مُلَخَّص اَز بَہْجَۃُ الْاَسْرار لِلشَّطنوفی ص ۱۶۵)

کہا تُو نے جو مانگو گے ملیگا
رضاؔ تجھ سے ترا سائل ہے یا غوث

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُصیبت دُور ہونے کا عمل

حضرتِ علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''طَبقاتِ کُبریٰ'' میں حُضُورِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا یہ ارشادِ گرامی نَقْل کرتے ہیں: اِبتِداءً مجھ پر بَہُت سختیاں رکھی گئیں، جب سختیاں اِنتہا کو پَہُنچ گئیں تو میں عاجز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اَللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

یہ دو[2] آیاتِ مبارَکہ جاری ہوگئیں:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ﴿۶﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے (پ ۳۰، الم نشرح:۵۔٦)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہوگئیں۔

(اَلطّبقاتُ الْکُبری ج۱ ص۱۷۸ ملخّصاً دارالفکر بیروت)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم بھی کوشش کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے اپنے ربِّ مُعظّم عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پانے اور اپنے نانا جان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش فرمانے، نَفْس و شَیطان پر غالب آنے، دنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا شَرَف پانے، نیکی کی دعوت کی دُنیا میں دُھوم مچانے اور بے شُمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخِل فرمانے کے لیے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی طرح مُجاہَدات تو کرنے سے رہے مگر ہمّت ہارے بِغیر تھوڑی بَہُت کوشش تو

جاری رکھیں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کَھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کَھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا (ذوقِ نعت)

﴿۸﴾ 25 برس جنگلوں میں۔۔۔

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے سرکارِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے عبادتوں اور ریاضتوں میں عراق کے جنگلوں میں 25 برس گزار دیئے۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے سنّتوں کی تربیّت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور ملک بہ ملک سفر کرنے والے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنا نصیب ہو جائے۔

کوئی سالِک ہے یا واصِل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۹﴾ زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتّی اٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا

کہ دوسرے فُقَراء بھی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر **ایثار** کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اُٹھا کر لے جائیں اور خود **بھوکا** رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور قریبُ الْموت ہوگیا تو میں نے **پھول والے بازار** سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی اُٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عَجَمی نوجوان آیا، اُس کے پاس **تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت** تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہِش ایک دَم شِدَّت اختِیار کرگئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختِیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دوں تاکہ وہ میرے مُنہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ ’’بے صبری مت کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔‘‘

یکا یک وہ نوجوان میری طرف **مُتَوَجِّہ** ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجائیے آپ بھی کھانے میں شریک ہوجائیے! میں نے انکار کیا، اُس نے اِصرار کیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کے لئے بَہُت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار ہی کیا مگر اُس نوجوان کے پَیْہَم اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: **جِیلان** کا۔ وہ بولا: میں بھی **جِیلان** ہی کا ہوں۔ اچّھا یہ بتائیے آپ مشہور زاہد حضرتِ سیِّد ابو **عبدُاللہ** صَومعی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے نواسے عبدُ القادِر کو جانتے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسوبار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔(کنزالعمال)

ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں **بغداد** آنے لگا تو آپ کی امّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے **8** سونے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں **بغداد** آکر تَلاشتا رہا مگر آپ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہوگئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے نِڈھال ہوگیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی **امانت** میں سے یہ روٹیاں اور بھُنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بھی بخوشی اِسے تناوُل فرمایئے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے پہلے آپ میرے مہمان تھے اوراب میں آپ کا مہمان ہوں، بَقِیّہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طلب گار ہوں، میں نے اِضطِراری حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بَہُت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور چلا گیا۔ (الذّیل علی طبقات الحنابلة ج٣ ص ٢٥٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

طلب کا منہ تو کس قابِل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامِل ہے یاغوث (حدائقِ بخشش شریف)

ایثار کی عظیم فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشِد غوثُ الاعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم ہیں کہ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سَخْت تنگدستی اور فاقہ مستی کے باوُجود غِذا اور رقم کے

مُعاملے میں بے مثال **ایثار** سے کام لیا جبکہ دوسری طرف **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عقیدت کا دم بھرنے والے نالائق مُرید ہیں کہ بھوکے رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بِالفرض گیارھویں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حِرص کا ایسا غَلَبہ طاری ہوجائے کہ جی چاہے بس سارے کا سارا تھال میں ہی کھا ڈالوں، بوٹی تو کُجا کسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! **اے عاشِقانِ غوثِ اعظم!** آپ کو جب کبھی دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اِتّفاق ہو، بڑے بڑے نوالے بِغیر چبائے جلد جلد نگلنے اور عمدہ بوٹیاں اپنی طرف سرکا لینے کی حرص غالِب آئے اُس وقت اپنے پیرو مُرشِد **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بیان کردہ **حِکایت** کے ساتھ ساتھ یہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی ذِہن میں دُہرا لیجئے: **"جو شَخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اِسے بخش دیتا ہے۔"** (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج۹ ص ۷۷۹) نیز **فیضانِ سنّت** جلد اوّل صَفْحَہ 482 پر مرقوم حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلَیمان عَلَیْہِ رَحمۃُ الْحَنّان کا عنایت فرمودہ یہ **مَدَنی پھول** بھی قبول فرما لیجئے: **"نَفْس کی کسی خواہِش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نفع بخش ہے۔"**

(اِحیاءُ العلوم ج۳ ص ۱۱۸ دارصادر بیروت)

مِری حِرص کی عادتِ بد مٹا دے
مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بےشک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مَغْفِرت ہے۔ (جامع صغیر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۰﴾ نیند اُڑانے کا عجیب نُسخہ

سرکارِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الاکرم تَحْدِیثِ نعمت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لئے فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پچیس (۲۵) سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس (۴۰) سال تک عشاء کی نَماز کے وُضو سے فَجْر کی نَماز ادا کی۔ پندرہ (۱۵) سال تک روزانہ بعدنَمازِ عشاء نوافِل میں ایک قراٰنِ پاک خَتْم کرتا رہا۔ اِبتِداء میں اپنے بدن پر رَسّی باندھ کر اس کا دوسرا سِرا دیوار میں گڑی ہوئی کُھونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کُھل جائے۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۱۸)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قَصْد کیا تو نَفْس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خَیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وَقْت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قراٰنِ کریم خَتْم کیا۔ (بَہْجَۃُ الْقادِریہ)

گرانے لگی ہے ہمیں لغزِشِ پا
سنبھالو! ضَعیفوں کو یاغوثِ اعظم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الاکرم **کی مَحَبَّت کا دم بھرنے والو!** دیکھا آپ نے!

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کس قَدَر عبادت کا اہتِمام فرماتے تھے اب اگر ہم سے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پانچ وَقْت کی نَماز بھی نہ پڑھی جائے تو ہم کس قِسم کے عاشِقانِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم ہیں؟

مجھے اپنی الفت میں ایسا گُما دے

نہ پاؤں پھر اپنا پتا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱۱﴾ صاحِبِ قَبْر کی اِمداد

پِیروں کے پِیر، پِیر دَسْت گیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُ القادِر جِیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی بروز بدھ 27ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام ۵۲۹ھ کو ''شُوْنِیزِیَه'' کے قبرِستان میں اپنے استاذِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شیخ حَمّاد علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجوَاد کے مزار شریف پر عُلَماء وفُقَراء کے قافِلے کے ہمراہ تشریف لے آئے اور کافی دیر تک کھڑے کھڑے دعا فرماتے رہے یہاں تک کہ دھوپ بہُت تیز ہوگئی۔ جب لوٹے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے چہرۂ انور پر بَشاشت کے آثار تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اس قَدَر طویل دُعا کا سبب دریافْت کیا گیا تو فرمایا:15شَعبانُ الْمُعظَّم ۴۹۹ھ بروز جمعہ نَمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے اِس مزار شریف میں آرام فرمانے والے میرے اُستاذِ گرامی سیِّدُنا **شیخ حمّاد** علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجوَاد کے ساتھ ایک قافِلہ جانب ''جامعُ الرُّصافہ'' رواں دواں تھا۔ راستے میں جب ایک نَہْر کے پُل

پر سے گزرے تو **شیخ حمّاد** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد نے اچانک مجھے دھکّا دے کر نَہْر میں گرا دیا، سَخْت سردیوں کے دن تھے، میں نے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ کر غُسلِ جمعہ کی نیّت کرلی، جُوں تُوں پانی سے نکلا اور اپنا صُوف (یعنی اُون) کا جُبّہ نِچوڑا اور قافِلے سے جا ملا۔ **شیخ حمّاد** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کے مُرید خوش طَبعی کرنے لگے، آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا: میں نے **عبدُ القادِر** کا اِمتحان لیا جس میں اُن کو پہاڑ کی طرح **مُسْتَحکَم** پایا۔ حُضُور **غوثِ اعظم** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے مزید فرمایا کہ میں نے اپنے اُستاذ سیِّدُنا **شیخ حمّاد** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کو ان کے مزارِ پُر انوار میں ہیرے اور جواہِرات کے لباس میں ملبوس سر پر **یاقوت کا تاج** پہنے، ہاتھوں میں سونے کے کنگن اور پاؤں میں سونے کے نعلینِ شریفین میں ملاحَظہ کیا، مگر **تَعَجُّب** خیز بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ان کا **دایاں** (یعنی سیدھا) **ہاتھ** کام نہیں کر رہا تھا! میرے اِستِفسار پر بتایا: ''یہ وُہی ہاتھ ہے جس سے میں نے آپ کو نَہر میں دھکیلا تھا، کیا آپ مجھے مُعاف کرتے ہیں؟'' جب میں نے مُعاف کر دیا تو اُنہوں نے کہا کہ آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرما دیجئے کہ میرا **دایاں ہاتھ** دُرُست ہو جائے۔ لہٰذا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتا رہا اور **پانچ ہزار اَصحابِ مزار اولیاءُ الْغَفّار** اپنے اپنے مزار میں **اٰمین** کہتے اور میری سِفارش کرتے رہے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کا **دایاں ہاتھ** دُرُست فرما دیا جس سے اُنہوں نے خوش ہو کر مجھ سے مُصافَحہ کیا۔

بغدادِ مُعلّٰی میں یہ خبر جب مشہور ہوئی تو سیِّدُنا **شیخ حمّاد** علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الجَوَاد کے بعض

مُریدین پر شاق گزرا اور وہ تصدیق کیلئے **دربارِ غوثیہ** میں حاضر ہوئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ پِیروں کے پِیر، روشن ضمیر، حُضُورِ غوثُ الاعظم دَسْت گیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ القَدِیْر نے اُن لوگوں کے دلوں کا حال جان لیا اور خود ہی ارشاد فرمایا: آپ حضرات دو۲ شیخ پسند کرلیں جو آپ کا یہ مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لَہ) حل کریں۔ چُنانچِہ یہ مُعامَلہ حضرتِ **سیِّدُنا شیخ یوسُف ہَمدانی** اور حضرتِ **سیِّدُنا شیخ عبدالرّحمٰن کُردی** رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی جوکہ اَصحابِ کَشْف تھے انہیں سونپ دیا گیا اور حُضُورِ غوثُ الاعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی خدمت میں عرض کردی گئی کہ ہم آپ کو جمعہ تک مُہلَت دیتے ہیں کہ یہ دونوں۲ حضرات آپ کی تصدیق کردیں۔ حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے فرمایا: **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ حضرات یہاں سے اُٹھنے بھی نہ پائیں گے کہ مسَئلہ حل ہوجائے گا۔ یہ فرما کر حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم نے سرِ انور جُھکالیا۔ تمام حاضِرین نے بھی اپنا سر جُھکالیا۔ اتنے میں حضرتِ **سیِّدُنا شیخ یوسُف ہَمدانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی پابَرَہنَہ (یعنی ننگے پاؤں) جلدی جلدی تشریف لائے اور اِعلان کیا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے ابھی ابھی مجھ پر شیخ حمّاد علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الجَوَاد ظاہر ہوئے اور حُکم دیا کہ فوراً **شیخ عبدُالقادر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مدرَسہ میں جا کر سب کو بتا دو: ''شیخ عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے آپ حضرات کو میرے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔'' اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا **شیخ عبدُالرّحمٰن کُردی** علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بھی آگئے اور انہوں نے بھی حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہَمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی طرح ہی کہا۔ اس پر تمام حضرات نے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم سے مُعافی مانگی۔ (بَہْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۰۷)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے

سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ایمان افروز حِکایت میں ہمارے لیے حکمت کے بے شُمار **مَدَنی پھول** ہیں۔ مِنْجُمْلہ یہ کہ اسلامی اُستاذ یا پیرو مُرشِد کی طرف سے کبھی کوئی ایسا مُعامَلہ پیش آجائے جو سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس پر صَبْر و تَحَمُّل کا دامن تھامے رہے نہ کہ اپنے اُستاذ یا پیر کی مخالَفت کر کے اپنی آخرت داؤ پر لگا دے جیسا کہ ہمارے **غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے **اُستاذِ گرامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے انہیں سَخت سردی میں نَہر میں گرا دیا پھر بھی آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے صَبْر کے ساتھ ساتھ **غُسْلِ جمعہ** کی نیّت بھی فرمالی اور زَبان پر حرفِ شکایت نہ لائے۔

پِیر پر اعتِراض باعثِ بربادی ہے

یقیناً جو دِینی طالبِ عِلْم اپنے اسلامی اُستاذ پر اور جو مُرید اپنے پیرو مُرشِد پر اعتِراض کرتا ہے وہ فیضانِ عِلْم و مَعرِفت سے مَحروم رہتا بلکہ ہلاکت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، وَلیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبَت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین

و مِلّت، حامیٔ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نَقْل فرماتے ہیں: ''پِیروں پر اعتِراض سے بچے کہ یہ مُریدوں کے لیے زہرِ قاتِل ہے، کم کوئی مُرید ہوگا جو اپنے شَیخ پر اعتِراض کرے پھر فَلاح (یعنی کامیابی) پائے، شَیخ کے تَصَرُّفات سے جو کچھ اسے صحیح معلوم نہ ہوتے ہوں ان میں خِضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقِعات یاد کرلے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادِر ہوتی تھیں، بظاہر جن پر سَخْت اِعتراض تھا (جیسے مِسکینوں کی کَشتی میں سُوراخ کردینا، بے گناہ بچّے کو قتل کردینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہوجاتا تھا کہ حق یِہی تھا، جو اُنہوں نے کہا، یوں ہی مُرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شَیخ کا جو فعل مجھے صحیح معلوم نہیں ہوتا، شَیخ کے پاس اُس کی صِحّت پر دلیلِ قَطْعی ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالقاسِم قُشَیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ''رسالۂ قُشَیریہ'' میں فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُالرَّحمٰن سُلَمی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کو فرماتے سُنا، ان سے ان کے شَیخ حضرتِ ابوسَہل صَعْلُوکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو اپنے پیر سے کسی بات میں ''کیوں!'' کہے گا کبھی فَلاح نہ پائے گا۔ [رسالہ قُشیریہ ص ۳۶۲] (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۵۱۰ تا ۵۱۱)

پیرِ کامِل اور پیرِ ناقِص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مبارَک فتویٰ صِرف جامِعِ شرائط پیر یعنی پیرِ کامِل کے بارے میں ہے۔ جو پیر نبیِّ کریم کا

گستاخ ہو وہ مُرتَد ہے اور جو کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی توہین کرتا ہو وہ گمراہ و بدمذہب ہے ایسوں کا مُرید بننا ناجائز و گناہ ہے نیز جو پِیر کھُلم کھُلا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو یا گناہِ صغیرہ پر اِصرار کرنے والا ہو وہ **فاسِقِ مُعْلِن** کہلاتا ہے۔ مَثَلًا عَلَی الْاِعلان نمازیں قضا کرتا ہو، نشہ کرتا ہو، گندی گالیاں بکتا ہو، بے پردہ خواتین کے ہُجوم میں بیٹھتا ہو، عورتوں سے ہاتھ چُمواتا یا پاؤں دَبواتا ہو، عَلانیہ فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہو، داڑھی منڈاتا یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتا ہو وہ **فاسِقِ مُعْلِن** ہے، ایسے پِیر کی بَیْعَت جائز نہیں۔ دیکھ بھال کر مُرید بننا چاہئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 278 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: پِیری کے لیے چار شرطیں ہیں، قبل اَز بَیْعَت اُن کا لحاظ فرض ہے: ﴿1﴾ سُنّی صَحِیْحُ الْعقیدہ ہو ﴿2﴾ اتنا عِلْم رکھتا ہو کہ اپنی ضَروریات کے مسائل کتابوں سے نِکال سکے ﴿3﴾ فاسِقِ مُعْلِن نہ ہو ﴿4﴾ اُس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (بہارِ شریعت، فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۳) اگر کسی پِیر کے اندر ان چاروں میں سے ایک بھی شَرْط کم ہو تو اس کا مُرید بننا جائز نہیں۔ اگر لاعِلْمی میں کسی نے ایسے پِیر سے بَیْعَت کرلی ہو جس میں کوئی شَرْط کم ہو تو اُس کی بَیْعَت توڑ دینا ضَروری ہے، اِس کیلئے ''پِیرِ ناقِص'' کو خبر دینے کی حاجت نہیں، اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں فُلاں سے بَیْعَت توڑتا ہوں، بلکہ پِیر سے اعتِقاد اُٹھ جانے کی صورت میں خود ہی بَیْعَت ٹوٹ جاتی

ہے۔ اب کسی بھی جامِعِ شرائط پیر سے بَیْعَت کر سکتا ہے اور اِس **پیرِ کامِل** کو بتانے کی حاجت نہیں کہ میں فُلاں کی بَیْعَت توڑ کر آپ کا مُرید ہوا ہوں۔

کامِل پِیر کی بیعت توڑنے کے نقصانات

بِلاوجہ شرعی **پیرِ کامِل**، جامِعِ شرائط کی بَیْعَت توڑنا ازروئے طریقت سَخْت محرومی اور ازروئے شریعت بھی سَخْت ممنوع ہے۔ اس بارے میں طریقت کی کتابوں میں اولیاءِ کرام کے بیسیوں اقوال دیکھے جا سکتے ہیں۔ شریعت میں ممنوع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شَرْعاً اِحسان کا بدلہ کم از کم شکریہ ادا کرنا ہے۔ پیرِ کامِل کا مُرید ہونے سے آدَمی کو اولیاءِ کرام کے سلسلے کے ساتھ نسبت حاصل ہو جاتی ہے نیز فیض کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے اور راہِ طریقت کی بَہُت سی مشکِلات حل ہوتی ہیں اور بسا اوقات تو زندگی میں ایک مَدَنی اِنقلاب برپا ہو جاتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلے میں شکریہ ادا کرنے کے بجائے بیعت ہی توڑ دینا یقیناً سخت ناشکری ہے اور ناشکری شَرْعاً ممنوع ہے چنانچہ حدیث میں فرمایا گیا: مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۲) نیز جب ایک مرتبہ آدَمی کسی پیرِ کامِل کی بَیْعَت ہو جاتا ہے تو فیض کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اگرچِہ مُریدِ ناقِص کو وہ نظر نہ آئے۔ تو جب فیض کا سلسلہ شُروع ہو چکا تو اُسے برقرار رکھنا چاہیے کیونکہ حدیثِ مبارَک میں ہے کہ مَنْ رُّزِقَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ یعنی جس کو کسی شے سے رِزْق ملے وہ اُسے لازِم پکڑ لے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۸۹ حدیث ۱۲٤۱) لٰہٰذا جب ایک جگہ سے فیض مل رہا ہے تو اسے لازِم پکڑنا چاہیے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابِل ہے کہ فی زمانہ جب کوئی کسی کی بَیْعَت توڑتا ہے تو دو چیزیں عام سی ہیں بلکہ ایک تیسری چیز بھی۔ پہلی دو چیزیں تو یہ ہیں کہ بیعت توڑنے والا اپنے سابِقہ پیر کو حقیر سمجھتے ہوئے بَیْعَت توڑتا ہے اور مسلمان اور خُصُوصاً پیرِ کامِل کو حقیر سمجھنا حرام اور سخت مُہلِک یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ دوسری بات کہ عُمُوماً بَیْعَت توڑنے والے بِالْقصد (یعنی جان بوجھ کر) پیر کو اِیذا پہنچاتے ہیں اور یہ دوسرا حرام ہے کہ مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ عُمُوماً بَیْعَت توڑنے والے سابِقہ پیر کی غِیبت اور اُس کے بارے میں بدگُمانی کا شکار ہوتے ہیں اور یوں گناہوں کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بَہَر حال عافیت ونَجات اسی میں ہے کہ جب ایک در کو مضبوطی سے تھام لے تو اسے تھامے رکھے اور بِلاوجہ آوارہ گردی اور پریشان نظری کا شکار نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قادِریوں کیلئے بِشارت کے بغدادی پھول

"بَہْجَۃُ الْاَسْرار" میں ہے: پیروں کے پِیر، پیرِ دَسْتْ گیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سُبحانی، پیرِ لاثانی، قندِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی، اَلشَّیخ ابو محمّد سیِّد **عبدُ القادِر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی کا فرمانِ بِشارت نشان ہے: مجھے ایک بَہُت بڑا رجسٹر دیا گیا جس میں میرے مُصاحِبوں اور میرے قِیامت تک ہونے والے مُریدوں کے نام دَرْج تھے اور کہا

گیا کہ یہ سارے افراد تمہارے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں نے داروغۂ جہنَّم سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیا جہنَّم میں میرا کوئی مُرید بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''نہیں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: مجھے اپنے پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی عزّت وجلال کی قسم! میرا دسْتِ حمایت میرے مُرید پر اِس طرح ہے جس طرح آسمان زمین پر سایہ کُناں ہے۔ اگر میرا مُرید اچّھا نہ بھی ہو تو کیا ہوا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تو اچّھا ہوں، مجھے اپنے پالنے والے کی عزّت وجلال کی قسم! میں اُس وَقْت تک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے نہ ہٹوں گا جب تک اپنے ایک ایک مُرید کو داخِلِ جنَّت نہ کروالوں۔

(بَھْجَۃُ الْاَسْرار لِلشَّطْنُوفی ص۱۹۳)

سرکارِ بغداد حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مُریدوں اور میرے دوستوں کو جنَّت میں داخِل کرے گا تو جو کوئی اپنے آپ کو میرا مُرید کہے میں اسے قَبول کر کے اپنے مُریدوں میں شامل کر لیتا ہوں اور اُس کی طرف اپنی توجُّہ رکھتا ہوں۔ میں نے مُنکَر نَکِیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ قَبْر میں میرے مُریدوں کو نہیں ڈرائیں گے۔ (مُلَخَّص از بَھْجَۃُ الْاَسْرار ص۱۹۳)

سُنا لَا تَخَفْ تیرا فرمانِ عالی!

غلاموں کی ڈھارس بندھی غوثِ اعظم (قبالۂ بخشش)

''یا غوثِ اَعظم نگاہِ کرم'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مُرشِد کے 16 حُقُوق

میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت ، وَلیِ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنَّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت پیرِ طریقت، باعِثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُرشِد کے حُقُوق مُرید پر شُمار سے (بھی) اَفزوں (یعنی بڑھ کر) ہیں، خُلاصہ یہ ہے کہ (مُرید) ﴿۱﴾ اِن (یعنی مُرشِد) کے ہاتھ میں ''مُردہ بدستِ زندہ'' (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے ﴿۲﴾ اِن کی رِضا کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، اِن کی ناخوشی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناخوشی جانے ﴿۳﴾ انہیں اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر سمجھے ﴿٤﴾ اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو بھی اسے (اپنے) مُرشِد ہی کی عطا اور انہیں کی نَظَرِ توجّہ کا صدقہ جانے ﴿۵﴾ مال، اولاد، جان، سب اِن پر تصدُّق کرنے (یعنی لُٹانے) کو تیّار رہے ﴿٦﴾ ان کی جو بات اپنی نظر میں خِلافِ شَرْع بلکہ **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کبیرہ (گناہ) معلوم ہو اس پر بھی نہ اعتِراض کرے، نہ دل میں بدگُمانی کو جگہ دے بلکہ یقین جانے کہ میری سمجھ کی غَلَطی ہے ﴿۷﴾ دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے جب بھی (اپنے) مُرشِد کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سَخْت آگ جانے، ایک باپ سے

دوسرا باپ نہ بنائے ﴿۸﴾ ان کے حُضُور بات نہ کرے ﴿۹﴾ ہنسنا تو بڑی چیز ہے ان کے سامنے آنکھ، کان، دل، ہَمہ تن (یعنی مکمّل طور پر) انہیں کی طرف مصروف رکھے ﴿۱۰﴾ جو وہ پوچھیں نہایت ہی نَرم آواز سے بکمالِ ادب بتا کر جلد خاموش ہو جائے ﴿۱۱﴾ ان کے کپڑوں، اِن کے بیٹھنے کی جگہ، اِن کی اولاد، اِن کے مکان، اِن کے مَحَلّے، اِن کے شہر کی تعظیم کرے ﴿۱۲﴾ جو وہ حُکم دیں ''کیوں!'' نہ کہے (اور بجالانے میں) دیر نہ کرے (بلکہ) سب کاموں پر اسے تقدیم (یعنی اَوَّلیَّت) دے ﴿۱۳﴾ اِن کی غَیبت (''غَے۔ بَت'' یعنی غیر موجودَگی) میں بھی اِن کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے ﴿۱۴﴾ اِن کی موت کے بعد بھی ان کی زَوجہ سے نِکاح نہ کرے ﴿۱۵﴾ روزانہ اگر وہ زِندہ ہیں، اِن کی سلامتی و عافیت کی دُعا بکثرت کرتا رہے اور اگر اِنتِقال ہو گیا تو روزانہ اِن کے نام پر فاتحہ و دُرُود کا ثواب پہنچائے ﴿۱۶﴾ اِن کے دوست کا دوست، اِن کے دشمن کا دشمن رہے۔ غَرَض **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد اِن کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) کو تمام جہان کے عِلاقے (یعنی تعلُّق) پر دل سے ترجیح دے اور اِسی پر کاربند رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ایسا ہو گا تو ہر وَقْت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ و سیّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و حضراتِ مَشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی کی مدد زندگی میں، نَزْع میں، قَبْر میں، حَشْر میں، میزان پر، صِراط پر، حوض پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی۔ اِس کے مُرشِد اگر خود کچھ نہیں تو اِن کے مُرشِد تو کچھ ہیں یا مُرشِد کے مُرشِد یہاں تک کہ صاحِبِ سلسلہ (قادِریہ) حُضُور پُرنور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

پھر یہ (قادِری) سلسلہ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور اُن سے سیِّدُ الْمرسلین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُن سے اللّٰہُ ربُّ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ تک مسلسل چلا گیا ہے۔ ہاں یہ ضَرور ہے کہ مُرشِد چاروں شرائطِ بَیْعَت کا جامع ہو پھر اِن کا حُسنِ اعتِقاد سب کچھ پھل لاسکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعلَم (فتاوٰی رضویہ ج ۲٤ ص ۳٦۹)

تو ہے وہ غوث[۱] کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غَیث کہ ہر غیث[۲] ہے پیاسا تیرا

مَدَنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی مَحَبَّت سے زیادہ ہم نیکیوں میں بَرَکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرْد کرتے۔

۹ ربیع الغوث ۱٤۲۷ھ

مدینہ

۱ غوث یعنی فریاد سننے والا ۲ غَیث یعنی کنواں

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم

نظارہ ہو دربار کا غوثِ اعظم
دِکھا نیلا گُنبد دِکھا غوثِ اعظم

مجھے جامِ الفت پِلا غوثِ اعظم
رہوں مست و بےخود سدا غوثِ اعظم

کرم کیجئے پھر میں بغداد آؤں
مِرے پیر کا واسِطہ غوثِ اعظم

مجھے اپنی چوکھٹ کا کُتّا بنا لو
ہمیشہ رہوں باوفا غوثِ اعظم

تِرے آستاں کا ہوں منگتا گزارہ
ہے ٹکڑوں پہ تیرے مِرا غوثِ اعظم

گناہوں کا بار اپنے سر پر اُٹھا کر
پھروں کب تلک جا بجا غوثِ اعظم

علاج آخر اے مرشِدی کب کریں گے!
گناہوں کے بیمار کا غوثِ اعظم

گُنہگار ہوں گر عذابوں نے گھیرا
تو ہوگا مِرا ہائے! کیا غوثِ اعظم

نظر مُرشِدی تیری جانب لگی ہے
عذابوں سے لینا بچا غوثِ اعظم

جہاں میں جیوں سنّتوں کے مطابِق
مدینے میں ہو خاتمہ غوثِ اعظم

ہو عطّار کی بے حساب بخشش آقا
یہ فرمائیں حق سے دعا غوثِ اعظم

Go To Index

بیان: 6

جنات کا بادشاہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (20 صَفْحات) اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحْمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''جس نے مجھ پر روزِ **جُمُعہ** دوسَو۲۰۰ بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسَو۲۰۰ سال کے گُناہ مُعاف ہوں گے۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوسَعد عبدُاللّٰہ بن احمد کا بیان ہے: ایک بار میری لڑکی فاطِمہ گھر کی چھت سے یکا یک غائب ہوگئی۔ میں نے پریشان ہوکر سرکارِ بغداد حُضُور سَیِّدُنا **غوثِ پاک** رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر فریاد کی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کَرخ جاکر وہاں کے وِیرانے میں رات کے وَقْت ایک ٹِیلے پر اپنے اِرْد گِرْد حِصار (یعنی دائرہ) باندھ کر بیٹھ جاؤ، وہاں **بِسمِ اللّٰہ** کہہ لینا اور میرا تصوُّر باندھ لینا۔ رات کے اندھیرے میں تمہارے اِرْد گِرْد **جِنّات کے لشکر** گزریں گے، ان کی شکلیں عجیب

وغریب ہوں گی، انہیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سَحَری کے وَقْت **جنّات کا بادشاہ** تمہارے پاس حاضِر ہوگا اور تم سے تمہاری حاجت دریافْت کرے گا۔ اُس سے کہنا: ''مجھے شیخ عبدُ القادِر جیلانی (قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی) نے بغداد سے بھیجا ہے، تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔''

چُنانچہ کَرخ کے ویرانے میں جا کر میں نے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا، رات کے سَنّاٹے میں **خوفناک جنّات** میرے حِصار کے باہَر گزرتے رہے، جِنّات کی شکلیں اس قَدَر ہَیبت ناک تھیں کہ مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھیں، سَحَری کے وَقْت **جنّات کا بادشاہ** گھوڑے پر سُوار آیا، اُس کے اِرْدگِرْد بھی جِنّات کا ہُجُوم تھا۔ حِصار کے باہَر ہی سے اُس نے میری حاجت دریافْت کی۔ میں نے بتایا کہ مجھے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اِتنا سننا تھا کہ ایک دَم وہ گھوڑے سے اُتر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا، دوسرے سارے جِنّ بھی دائرے کے باہَر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی لڑکی کی گُمشُدَگی کا واقِعہ سُنایا۔ اُس نے تمام جِنّات میں اِعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے؟ چند ہی لمحوں میں جِنّات نے ایک **چینی جِنّ** کو پکڑ کر بطورِ مجرِم حاضِر کر دیا۔ **جنّات کے بادشاہ** نے اُس سے پوچھا: قُطبِ وَقْت حضرتِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اُٹھائی؟ وہ کانپتے ہوئے بولا: عالی جاہ! میں دیکھتے ہی اُس پر عاشِق ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے اُس **چینی جِنّ** کی گردن اُڑانے کا حکم صادِر کیا اور میری پیاری بیٹی میرے سِپُرد کر دی۔ میں نے **جنّات کے بادشاہ** کا شُکریہ ادا کرتے

ہوئے کہا: **مَاشَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ**! آپ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے بے حد چاہنے والے ہیں! اِس پر وہ بولا: **بیشک جب حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم **ہماری طرف نظر فرماتے ہیں تو جِنّات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ جب اللہ تبارک وتعالٰی کسی قُطبِ وَقت کا تَعَیُّن فرماتا ہے تو جِنّ واِنس اس کے تابِع کردیئے جاتے ہیں۔** (بَهْجَةُ الْاَسرارللشّطنوفی ص ۱٤۰ دارالکتب العلمیة بیروت، زبدۃ الآثار ص ۸۱)

تھرتھراتے ہیں سبھی جِنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دَبْدَبہ یاغوثِ اعظم دَسْت گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ غوثِ پاک کا دیوانہ

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے آبائی گاؤں کُتیانہ (گُجرات، الہند) کا ایک واقِعہ کسی نے سنایا تھا کہ وہاں ایک **غوثِ پاک کا دیوانہ** رہا کرتا تھا جو کہ **گیارھویں شریف** نہایت ہی اِہتِمام سے مناتا تھا۔ ایک خاص بات اُس میں یہ بھی تھی کہ وہ **سیِّدوں** کی بے حد تعظیم کرتا، ننّھے مُنّے سیِّد زادوں پر شَفقت کا یہ حال تھا کہ انہیں اُٹھائے اُٹھائے پھرتا اور انہیں شیرینی وغیرہ خرید کر پیش کرتا۔ اس دیوانے کا انتقال ہوگیا۔ میِّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر وہ **غوثِ پاک کا دیوانہ** اُٹھ بیٹھا۔ لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اُس نے پکار کر کہا: ڈرومت، سُنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو

کہنے لگا: بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ابھی **میرے گیارھویں والے آقا**، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سبحانی، غوثُ الصَّمَدانی، قِندیلِ نورانی، شَہبازِ لامکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، اَلشَّیخ ابومحمّد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی تشریف لائے تھے، اُنہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: **”ہمارا مُرید ہو کر بِغیر توبہ کئے مرگیا اُٹھ اور توبہ کرلے۔“** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رُوح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کرلوں۔ اِتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرْد کرنے لگا، پھر اچانک اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔

رضا کا خاتمہ بِالْخیر ہوگا　اگر رَحْمت تری شامل ہے یاغوث

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دیوانوں اور مُریدوں کو مبارَک ہو کہ سرکارِ بغداد علیہِ رَحمۃُ اللہِ الجوَاد کے فرمان کے مطابق **ان کا مُرید چاہے کتنا ہی گنہگار ہو وہ اُس وَقْت تک نہیں مرے گا جب تک توبہ نہ کرلے۔** (ایضاً ص۱۹۱)

مجھ کو رُسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یُونہی
کہ وُہی نا وہ گدا بندۂ رُسوا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳﴾ دل میری مُٹّھی میں ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بزار رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ایک بار جُمُعَۃُ الْمُبارَک

کے روز میں **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جُمُعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مصافَحہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ کے سبب گزرنا مشکِل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مصافَحہ کرنے کے لیے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رحمۃ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، **تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کر دوں۔** (بَہجَۃُ الْاَسرار ص۱۴۹)

کُنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر

کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خزینہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۴﴾ المدد یاغوثِ اعظم

حضرتِ بشر قَرظی رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں شَکَر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سَمیت ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں

پڑاؤ کیا، شب کے ابتِدائی حصّے میں میرے چار لدے ہوئے **اُونٹ** لاپتا ہوگئے جو تلاشِ بِسیار کے باوُجُود نہ ملے۔ قافِلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتُربان (یعنی اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبح کے وَقْت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پیرومُرشِد **سرکارِ بغداد** حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا تھا: ”**جب بھی تُو کسی مُصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکار اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وہ مصیبت جاتی رہے گی۔**“ چُنانچہ میں نے یوں فریاد کی: ”**یا شیخ عبدَالقادِر! میرے اُونٹ گُم ہوگئے ہیں۔**“ یکایک جانِبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزُرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانِب بُلا رہے تھے۔ میں اپنے شُتُربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ وہ بُزُرگ نگاہوں سے اَوجھل ہو گئے۔ ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گُمشُدہ **اُونٹ** ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ پھر کیا تھا ہم نے فوراً اُنہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بَھْجَۃُ الْاَسرار ص۱۹۶)

نمازِ غَوثِیّہ کا طریقہ

حضرتِ سیِّدنا شیخ ابوالحسن علی خبّاز رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو جب گُمشُدہ اُونٹوں والا واقِعہ بتایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرتِ شیخ ابوالْقاسِم رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے بتایا کہ میں نے سیِّدُنا شیخ مُحیُ الدّین **عبدُ الْقادِر** جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کو فرماتے سنا ہے: **جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سخت**

میں میرا نام پکارا وہ سختی دُور ہوگئی، جو میرے وسیلے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو رَکعت نفل پڑھے اور ہر رَکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد قُل ھُوَ اللّٰہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام بھیجے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چل کر (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرِب وشمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ حاجت پوری ہوگی۔

(بَھْجَۃُ الْاَسرار ص۱۹۷، زبدۃ الآثار للشیخ عبد الحق الدھلوی ص۱۰۹ بکسلنگ کمپنی بمبئی)

آپ جیسا پِیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ کے سِوا کِسی اور سے مَدَد مانگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے مذکورہ حِکایت کے ضِمْن میں کسی کے ذِہْن میں یہ وَسوَسہ آئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بُزُرگ سے مدد مانگیں ہی کیوں؟ **جواباً** عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اِس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کردیتا ہے۔ حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے مَنْع ہی

نہیں فرمایا، بلکہ قراٰنِ کریم میں جگہ بہ جگہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطلَق ہونے کے باوُجود بذاتِ خود اپنے بندوں سے دینِ حق کی **مدد** کیلئے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچِہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ مُحَمَّد** کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ

(پ۲٦، محمّد:۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: اگر تم دینِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد کروگے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تمہاری مدد کرے گا۔

حضرتِ عیسٰی نے دوسروں سے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے حَوارِیّوں سے مدد طلب فرمائی، چُنانچِہ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الصَّفّ** کی چودھویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

ترجَمۂ کنز الایمان: عیسٰی (علیہ السلام) بن مریم (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے حَوارِیّوں سے کہا تھا کون ہیں جو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف ہوکر میری مدد کریں؟ حواری بولے ہم دینِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے مددگار ہیں۔

حضرتِ موسٰی نے بندوں کا سہارا مانگا

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:

وَاجۡعَلۡ لِّیۡ وَزِیۡرًا مِّنۡ اَہۡلِیۡ ﴿۲۹﴾ ہٰرُوۡنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشۡدُدۡ بِہٖۤ اَزۡرِیۡ ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۲۹۔۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون (علیہ السلام) اس سے میری کمر مضبوط کر

نیک بندے بھی مددگار ہیں

پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چوتھی آیتِ مبارکہ میں ارشاد باری عَزَّوَجَلَّ ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوۡلٰىہُ وَجِبۡرِیۡلُ وَصَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ بَعۡدَ ذٰلِکَ ظَہِیۡرٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان کا مددگار ہے اور جبریل (علیہ السلام) اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

انصار کے معنٰی مددگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قراٰنِ پاک بالکل صاف صاف لفظوں میں بہ بانگِ دُہُل یہ اعلان کر رہا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو مددگار ہے ہی مگر باِذْنِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ ساتھ ہی ساتھ **جبریلِ امین** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مقبول بندے** (اَنۢبِیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیائے عُظام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی) اور فِرِشتے بھی مددگار ہیں۔ اب تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَسوَسہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مَکّۂ مُکرَّمہ سے ہجرت کر کے مدینۂ منوّرہ پہنچے وہ **مُہاجِر** کہلائے اور ان کے مددگار **انصار** کہلائے

اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ ''انصار'' کے لُغوی معنیٰ ''مددگار'' ہیں۔

؎ اللّٰہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

اَھلُ اللّٰہ زندہ ھیں

اب شاید شیطان دل میں یہ ''وَسوَسہ'' ڈالے کہ زندوں سے مدد مانگنا تو دُرُست ہے مگر بعدِ وفات مدد نہیں مانگنی چاہیے۔ آیتِ ذَیل اور اس کے بعد والے مضمون پر غور فرمالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسوَسے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چُنانچِہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت 154 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو خدا (عزوجل) کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اَنْبِیاء حیات ھیں

جب شُہَداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنْبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ وشان میں بِالْاِتِّفاق اعلیٰ اور برتر ہیں ان کے حیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کرشُبہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام بَیہقی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نے حیاتِ اَنْبِیاء کے بارے میں ایک رِسالہ لکھا ہے اور ''دلائلُ النُّبوّۃ'' میں فرماتے ہیں کہ اَنْبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام شُہَداء کی طرح اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ ہیں۔ (اَلْحاوی لِلفتاوی لِلسُّیوطی ج۲ ص۲۶۳، دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج۲ ص ۳۸۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اولیاء حیات ہیں

حضرتِ شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحَدِّث دِہلوی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی ''ہَمعات'' کے ہَمعہ نمبر 11 میں گیارہویں والے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شانِ عَظمت نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: حضرتِ مُحیُ الدّین عبدُالقادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

اَنُدُ وَلِھٰذا گُفْتَه اَنُدْ کِه اِیْشاں دَرْ قَبْرِ خُوْدْ مِثْلِ اَحْیاء تَصَرُّف مِیْ کُنَنْد۔

ترجمہ: وہ شیخ مُحیُ الدّین عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی ہیں، لہٰذا کہتے ہیں کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنی قَبر شریف میں زِندوں کی طرح تصرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح بااختیار ہیں)

(ہَمعات ص ٦١ اکادیمیۃ الشاہ ولیُّ اللّٰہ الدھلوی بابُ الاسلام حیدر آباد)

بَہرحال اَنبِیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی حیات (یعنی زندہ) ہوتے ہیں اور ہم مُردوں سے نہیں بلکہ زندوں سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُنہیں حاجت روا اور مشکِل کُشا مانتے ہیں۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر کوئی نبی یا ولی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا نہ ہی کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

امام اعظم نے سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے مدد مانگی

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں مدد کی درخواست کرتے ہوئے ''قَصیدۂ نُعمان'' میں عرض کرتے ہیں: ؎

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى جُدْلِىْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِىْ بِرِضَاكَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِى الْاَنَامِ سِوَاكَ

یعنی اے جنّ واِنس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خزانے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمائیے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو راضی کیا ہے آپ مجھے بھی راضی فرمائیے۔ میں آپ کی سخاوت کا امّیدوار ہوں، آپ کے سِوا **ابو حنیفہ** کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امام بُوصیری نے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا امام شَرَفُ الدّین بُوصیری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے شُہرۂ آفاق "قصیدۂ بُردہ" میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بہتر، میرا آپکے سوا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں مصیبت کے وقت

(قصیدۂ بُردہ ص ٣٦)

امدادُاللہ مُہاجر مکّی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے دِیوان "نالۂ امداد" میں عرض گزار ہیں:

لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں
مجھے اب خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسولَ **اللہ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ لوٹا قبلہ رُخ ہوگیا

ایک بار جیلان شریف کے مَشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی کا ایک وَفْد حُضُور سیِّدُ نا **غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر ہوا، اُنہوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے لوٹے شریف کو غیرِ قبلہ رُخ پایا (تو اُس کی طرف آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی توجُّہ دلائی اِس پر) آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے خادِم کو جَلال بھری نظر سے دیکھا۔ وہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے جَلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک دم گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب ایک نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود **قبلہ رُخ** ہوگیا۔ (بَھْجَۃُ الْاَسرار ص ۱۰۱)

خدارا! مرہَمِ خاکِ قدم دے　　جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوٹا قبلہ رُخ رکھا کیجئے

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دیوانو! یقیناً مَحَبَّت کا اعلٰی دَرَجہ یِہی ہے کہ اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو خوش دلی کے ساتھ اپنا لیا جائے۔ لِہٰذا ہو سکے تو لوٹے کی ٹُونٹی ہمیشہ **قبلہ رُخ** رکھا کیجئے۔ حُضُور **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت مولانا سردار احمد صاحِب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لوٹے کے علاوہ اپنے نَعلَینِ مُبارَکَین بھی **قبلہ رُخ** ہی رکھا کرتے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ ان دونوں اولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہما کی اِتّباع میں حتَّی الْاِمکان اپنے لوٹے اور جُوتیوں کا رُخ قبلہ ہی کی طرف رکھتا ہے۔ بلکہ

خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہر چیز کا رُخ جانبِ قبلہ رہے۔

قبلہ رُو بیٹھنے والے کی حِکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنا چہرہ بھی مُمکِنہ صُورت میں قِبلہ رُخ رکھنے کی عادَت بنانی چاہیے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَقْل فرماتے ہیں: دو۲ **طَلَبہ** علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو۲نوں ہم سبق رہے، جب چند سالوں کے بعد وطن لوٹے تو ان میں ایک **فَقِیہ** (یعنی زبردست عالم ومُفتی) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام نے اِس اَمر پر خوب غور وخَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور اُٹھنے بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات نُمایاں طور پر سامنے آئی کہ جو **فَقِیہ** بن کر پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ **وہ سبق یاد کرتے وَقْت قِبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے** جبکہ دوسرا جو کہ کورے کا کورا پلٹا تھا وہ قبلے کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا۔ چُنانچِہ تمام عُلَماء و فُقَہاء رَحِمَھُمُ اللہُ تَعالٰی اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ **یہ خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلے** (یعنی قبلے کی طرف رُخ کرنے) **کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وَقْت کعبۃُ اللّٰہ شریف کی سَمْت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔** (تَعلِیمُ المُتعلّم ص۶۸)

''بیتُ اللّٰہِ الکریم'' کے 13 حُروف کی نِسبت سے قِبلہ رُخ بیٹھنے کے 13 مَدَنی پھول

۞ سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عُموماً قِبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے۔[1]

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۱) مجالِس میں سب سے مُکرّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھک) وہ ہے جس میں قِبلے کی طرف مُنہ کیا جائے۔[2]

(۲) ہر شے کے لئے شَرَف (یعنی بُزُرگی) ہے اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شَرَف یہ ہے کہ اس میں قِبلے کو مُنہ کیا جائے۔[3]

(۳) ہر شَے کیلئے سرداری ہے اور مجالِس کی سرداری اس میں قِبلے کو مُنہ کرنا ہے۔[4]

۞ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان وتدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تا کہ ان سے عِلم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قِبلہ ہو سکے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ و

---

[1]: اِحیاءُ العلوم ج۲ ص۴۴۹ دار صادر بیروت [2]: اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۶ ص ۱۶۱ حدیث ۸۳۶۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت [3]: اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۰ ص ۳۲۰ حدیث ۱۰۷۸۱ داراحیاء التراث العربی بیروت [4]: اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۲۰ حدیث ۲۳۵۴

وسلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعْظ فرما رہے ہیں **اُن کا رُخ قِبلے کی طرف** رہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُ ناعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اکثر قِبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے۔[2]

قراٰنِ پاک نیز درسِ نظامی کے مُدرِّسین کو چاہئے کہ پڑھاتے وقت بہ نیّتِ اِتّباعِ سنّت اپنی پیٹھ جانبِ قِبلہ رکھیں تا کہ مُمکِنہ صورت میں طَلَبہ کا رُخ قِبلہ شریف کی طرف رَہ سکے اور طَلَبہ کو قبلہ رُخ بیٹھنے کی سنّت، حکمت اور نیّت بھی بتائیں اور ثواب کے حقدار بنیں۔ جب پڑھا چکیں تو اب قِبلہ رُو بیٹھنے کی کوشِش فرمائیں۔

دینی طَلَبہ اسی صورت میں قِبلہ رُو بیٹھیں کہ اُستاذ کی طرف بھی رُخ رہے ورنہ عِلْم کی باتیں سمجھنے میں دُشواری ہوسکتی ہے۔

خطیب کیلئے خُطبہ دیتے وَقْت کعبے کو پیٹھ کرنا سنّت ہے اور مُستَحَب یہ ہے کہ سامِعین کا رُخ خطیب کی طرف ہو۔

بِالخُصُوص، تِلاوت، دِینی مُطالَعَہ، فتاوٰی نَوِیسی، تصنیف وتالیف، دُعا و اَذکار اور دُرُود وسلام وغیرہ کے مواقِع پر اور بِالعُمُوم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی

مــــــــــــــــــــــدینہ

[1] اَلْمَقاصِدُ الْحَسَنة ص۸۸ دارالکتاب العربی بیروت

[2] الادب المفرد ص ۲۹۱ حدیث ۱۱۳۷ مدینۃ الاولیاء ملتان

رکاوٹ نہ ہو تو اپنا چہرہ **قِبلہ رُخ** کرنے کی عادت بنا کر آخِرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹّھا کیجئے۔ (قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاوِیے (یعنی اینگل) کے اندر اندر ہوں تو قِبلہ رُخ ہی شُمار ہوگا)

۞ **ممکن** ہو تو میز کُرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ **جانبِ قِبلہ** رہے۔

۞ **اگر** اِتّفاق سے کعبہ رُخ بیٹھ گئے اور حُصولِ ثواب کی نیّت نہ ہو تو اَجْر نہیں ملے گا لہٰذا اچّھی اچّھی نیّتیں کر لینی چاہئیں مَثَلاً یہ نیّتیں: ﴿۱﴾ ثوابِ آخِرت ﴿۲﴾ ادائے سنّت اور ﴿۳﴾ تعظیمِ کعبہ شریف کی نیّت سے قِبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دِینی کُتُب اور اسلامی اَسباق پڑھتے وقت یہ بھی نیّت شامل کی جاسکتی ہے کہ قِبلہ رُو بیٹھنے کی سنّت کے ذَرِیعے عِلمِ دین کی بَرَکت حاصِل کروں گا۔ **اِنْ شَآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ

۞ **پاک** و ہند نیز نیپال، بنگال اور سی لنکا وغیرہ میں جب کعبے کی طرف مُنہ کیا جائے تو ضِمناً مدینۂ منوّرہ کی طرف بھی رُخ ہو جاتا ہے لہٰذا یہ نیّت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینۂ منوّرہ کی طرف رُخ کرتا ہوں۔

بیٹھنے کا حسیں قرینہ ہے　　رُخ اُدھر ہے جِدھر مدینہ ہے
دونوں عالم کا جو نگینہ ہے　　میرے آقا کا وہ مدینہ ہے[۲]
رُو بَرُو میرے خانۂ کعبہ　　اور اَفکار میں مدینہ ہے

نُسخۂ بغدادی

(اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک آفتوں سے حفاظت)

ربیعُ الْغَوث کی گیارھویں شب (یعنی بڑی رات) سارا سال مُصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غَوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال مُصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔ گیارہ نام یہ ہیں:

﴿1﴾ سیِّد مُحیُ الدِّین سُلطان ﴿2﴾ مُحیُ الدِّین قُطْب ﴿3﴾ مُحیُ الدِّین خواجہ ﴿4﴾ مُحیُ الدِّین مَخْدُوم ﴿5﴾ مُحیُ الدِّین وَلی ﴿6﴾ مُحیُ الدِّین بادشاہ ﴿7﴾ مُحیُ الدِّین شَیْخ ﴿8﴾ مُحیُ الدِّین مَولٰنا ﴿9﴾ مُحیُ الدِّین غَوث ﴿10﴾ مُحیُ الدِّین خلیل ﴿11﴾ مُحیُ الدِّین۔

نُسخۂ بغدادی کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: 11 ربیعُ الْغَوث ۱۴۲۵ھ (2003ء) کی سالانہ گیارھویں شریف کے موقع پر میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے کورنگی بابُ الْمدینہ کراچی میں ہونے والے اجتماعِ ذِکْرونعت میں حاضر تھا، اجتماعِ ذِکْرونعت میں سُنّتوں بھرے بیان کے دَوران **''بغدادی نُسخہ''** بتایا گیا۔ بیان کے بعد سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں بَیعت کروانے کا سلسلہ شُروع ہوا، اِسی دَوران بیٹھے بیٹھے مجھے اُونگھ آ گئی، سر کی

آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں! کیا دیکھتا ہوں کہ گیارھویں والے **غوثِ پاک** رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ جلوہ فرما ہیں اور انہوں نے چادر پھیلا رکھی ہے، میں نے بڑھ کر چادر تھام لی مجھے ایسا لگا کہ اور بھی بَہُت سارے لوگوں نے چادر تھام رکھی ہے مگر کوئی نظر نہیں آرہا تھا! مائیک سے آنے والی آواز کے مطابق میں نے بَیعت کے الفاظ دہرائے، جب بَیعت کا سلسلہ خَتْم ہوا تو میں نے ہمّت کر کے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کی: **یا مُرشِد!** میری زَوجہ اُمّید سے ہیں، دردِزِہ کی وجہ سے بَہُت سخت تکلیف ہورہی ہے، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے۔ کرم فرمایئے! ارشاد ہوا: ''ابھی جو **نُسخہ ٔ بغدادی** بیان کیا گیا ہے اُس کے مطابق عمل کرو۔'' میں نے عَرض کی: میرے پیارے پیر صاحِب! رات کافی گزر چکی ہے اور اس نسخے پر تو راتوں رات عمل کرنا ہے، فرمایا: ''تمہارے لیے اجازت ہے کہ آج دن کے وَقْت گیارھویں تاریخ خَتْم ہونے سے پہلے پہلے اِس نسخے پر عمل کرلو۔ اور سُنو! **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **بِغیر آپریشن کے دو جُڑواں بچّوں کی وِلادت ہوگی۔** ایک کا **حسّان** اور دوسرے کا نام **مشتاق** رکھنا، دونوں کی گردنوں پر میرا قدم ہوگا۔'' میں نے گھر پَہُنچ کر دن کے وَقْت **نُسخہ ٔ بغدادی** کے مطابق گیارہ کھجوریں کِھلا دیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کھجوریں کھاتے ہی راحت نصیب ہوگئی پھر وقت آنے پر بِغیر آپریشن کے بہت آسانی کے ساتھ وِلادت ہوگئی اور خدا کی قسم! میرے **مُرشِدِ پاک غوثِ اعظم** دستگیر (دَسْت۔گیر) عَلَیْہِ رَحمۃُ القَدِیر کی دی ہوئی غیب کی خبر کے مطابق دو جُڑواں بچّے پیدا ہوئے۔ سرکارِ **غوثِ پاک** رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے حسبُ الْاِرشاد

میں نے ایک کا حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھا۔

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے　　جدھر چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

جِیلانی نُسخہ

(پیٹ کی بیماریوں کے لیے)

ربیعُ الغوث کی گیارھویں رات تین ۳ کھَجوریں لے کر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، پھر گیارہ بار یَاشَیْخ عَبۡدَالۡقَادِر جیلانی شَیئًا لِلّٰہِ اَلۡمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک کھَجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھَجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھَجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلْسَر وغیرہ) کے لیے مفید ہے۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرض در در پھِروں　　آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دَسْت گیر

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٤ ربیع الغوث ١٤٢٧ھ

بیان: 7

خوف ناک جادوگر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خوفناک جادُوگر اور دیگر حِکایات

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (26 صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہوگا اور بعض وسوسے بھی دور ہوں گے

دُرُود شریف کی فضیلت

اَللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روحِ مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی لہٰذا اس دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آپ کے وِصال کے بعد دُرُود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟'' ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔''

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۱ ص ۳۹۱ حدیث ۱۰۴۷ داراحیاء التراث العربی بیروت)

تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مِری چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(1) خوفناک جادُوگر

چِشتی سلسلے کے عظیم پیشوا خواجۂ خواجگان، سلطانُ الھند، حضرت سیِّدُ نا خواجہ غریب نواز حسن سِجزِی[1] رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً کی حاضِری کے موقع پر اللہُ ربُّ العِزّت کے سب سے آخِری نبی، مکی مَدَنی ،محمّدِ عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے یہ بشارت وخوش خبری ملی:

مدینہ

[1]: لفظ سِجزِی (سِ۔جْ۔زِ۔ی) صحیح ہے اور اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے ہاتھ مبارک کی تحریر میں بھی یہی لفظ ہے۔ (دیکھئے: مُعجم البلدان ج۳ ص۲۲، تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ ص۴۶۵)

"اے مُعین الدّین تو ہمارے دین کا **مُعِین** (یعنی دین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔" (سیر الاقطاب ص ۱۲٤) چُنانچِہ سیِّدُنا سلطانُ الہند خواجہ **غریب** نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مدینۃ الہند اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مساعیٔ جمیلہ سے لوگ جُوق دَر جُوق حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے۔ وہاں کے کافِر راجہ پرتھوی راج کو اس سے بڑی تشویش ہونے لگی۔ چُنانچِہ اس نے اپنے یہاں کے سب سے خطرناک اور **خوفناک جادوگر** اَجے پال جوگی کو سرکارِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مقابلے کے لئے تیّار کیا۔ "اَجے پال جوگی" اپنے چیلوں کی جماعت لے کر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچ گیا۔ مسلمانوں کا اِضطِراب دیکھ کر حُضُور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے گرد ایک حِصار کھینچ دیا اور حکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اِس دائرے سے باہَر نہ نکلے۔ اُدھر جادوگروں نے جادو کے زور سے پانی، آگ اور پتھّر برسانے شروع کردیئے مگر یہ سارے وار حِصار کے

قریب آ کر بے کار ہو جاتے۔ اب اُنہوں نے ایسا جادو کیا کہ **ہزاروں سانپ پہاڑوں سے اُتر کر خواجہ صاحب** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اور مسلمانوں کی طرف لپکنے لگے**، مگر جُوں ہی وہ حِصار کے قریب آتے مر جاتے۔ جب چیلے ناکام ہو گئے تو خود ان کا گُرُو **خوفناک جادوگر** اَجے پال جوگی جادو کے ذَرِیعے طرح طرح کے شُعبدے دکھانے لگا مگر حِصار کے قریب جاتے ہی سب کچھ غائب ہو جاتا۔ جب اس کا کوئی بس نہ چلا تو وہ بپھر گیا اور غُصّے سے پَیچ و تاب کھاتے ہوئے اس نے اپنا **مِرگ چھالا** (یعنی ہرنی کا چمڑا بالوں والا) ہوا میں اُچھالا اور کود کر اُس پر جا بیٹھا اور اُڑتا ہوا یکدم بلند ہو گیا۔ مسلمان گھبرا گئے کہ نہ جانے اب اوپر سے کیا آفت برپا کرے گا! میرے آقا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی حَرَکت پر مسکرا رہے تھے۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نے اپنی نعلینِ مبارَک کو اشارہ کیا، حکم پاتے ہی وہ بھی تیزی کے ساتھ اُڑتی ہوئیں جادوگر کے تَعاقُب میں روانہ ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اوپر پہنچ گئیں اور اس کے سر پر تڑاتڑ**

پڑنے لگیں! ہر ضَرب میں وہ نیچے اتر رہا تھا، یہاں تک کہ عاجز ہو کر اُترا اور سرکارِ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں پر گر پڑا اور سچے دل سے توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کا اسلامی نام عبداللہ رکھا۔ (خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۲۶۲) اور وہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر فیض اثر سے ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر عبداللہ بیابانی نام سے مشہور ہو گئے۔ (آفتابِ اجمیر) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2) اُونٹ بیٹھے رہ گئے

سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب مدینۃُ الھند اجمیر شریف تشریف لائے تو اَوّلاً ایک پیپل کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ یہ جگہ وہاں کے کافِر راجہ پرتھوی راج چوہان کے اونٹوں کے لئے مخصوص تھی۔ راجہ کے کارِندوں نے آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر رُعب جھاڑا اور بے اَدَبی کے ساتھ کہا

کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اچھا ہم لوگ جاتے ہیں تمہارے اونٹ ہی یہاں بیٹھیں۔'' چُنانچِہ اُونٹوں کو وہاں بٹھا دیا گیا۔صبح ساربان آئے اور اُونٹوں کو اُٹھانا چاہا، لیکن باوُجُود ہر طرح کی کوشش کے اُونٹ نہ اُٹھے۔ساربان نے ڈرتے جھجکتے حضرتِ سیِّدُنا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہوکر اپنی گستاخی کی مُعافی مانگی۔ ہند کے بے تاج بادشاہ حضرتِ سیِّدُنا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''**جاؤ خدا عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے تمہارے اُونٹ کھڑے ہوگئے۔**'' **جب ساربان واپس ہوئے تو واقعی سب اُونٹ کھڑے ہوچکے تھے!** (خواجۂ خواجگان) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے چند مُریدین ایک بار اجمیر شریف کے مشہور تالاب **اَنا ساگر** پر غسل کرنے گئے۔ کافروں نے دیکھ کر شور مچا دیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو ''ناپاک'' کررہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹ گئے اور جاکر سارا ماجرا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دے کر خادِم کو حکم دیا کہ اس کو تالاب سے بھر کرلے آؤ۔ **خادِم نے جاکر جُوں ہی چھاگل کو پانی میں ڈالا، سارے کا سارا تالاب اُس چھاگل میں آ گیا!** لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہوگئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہوکر فریاد کرنے لگے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور چھاگل کا پانی واپَس تالاب میں اُنڈیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی اور اَنا ساگر پھر پانی سے لبریز ہوگیا!** (خواجۂ خواجگان) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے تِری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تَیراک نے پایا نہ کَنارا تیرا

(4) عذابِ قبر سے رِہائی

حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے، نَمازِ جنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مبارَک سے **قَبر** میں اُتارا۔ حضرتِ سیِّدُنا **بختیار کاکی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تدفین کے بعد تقریباً سارے لوگ چلے گئے، مگر حُضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی قَبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دم غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبان پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** جاری ہوا اور آپ مطمئن ہو گئے۔ میرے اِستِفسار پر فرمایا: میرے اِس مُرید پر

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

عذاب کے فِرِشتے آپہنچے جس پر میں پریشان ہوگیا۔ اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ **عثمان ہَرْوَنی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغنی تشریف لائے اور فِرِشتوں سے اس کی سِفارش کرتے ہوئے فرمایا: اے فِرِشتو! یہ بندہ میرے مُرید **مُعین الدّین** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرِشتے کہنے لگے: ''یہ بَہُت ہی گنہگار شخص تھا۔'' ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی: ''**اے فِرِشتو! ہم نے عثمان ہَرْوَنی کے صدقے مُعینُ الدّین چشتی کے مُرید کو بَخْش دیا۔**'' (معینُ الاَرواح)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے درس ملا کہ کسی پیرِ کامل کا مُرید بن جانا چاہیئے کہ اُس کی برکت سے **عذابِ قبر** دُور ہونے کی امّید ہے۔

﴿5﴾ مجذوب کا جُوٹھا

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی عمر شریف جب پندرہ

Go To Index

سال کی ہوئی تو والدِ گرامی کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی ملی اسی کو اپنے لئے ذریعۂ معاش بنایا خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور اسکے درختوں کی آبیاری فرماتے۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مجذوب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم قَنْدوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باغ میں داخل ہوگئے۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے دست بوسی کی اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا پھر ان کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ انتہائی عاجزی کے ساتھ پیش کیا اور دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہو کر بغل سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُوں ہی

حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا سے اُچاٹ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باغ، پن چکی اور ساز و سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَراء و مساکین میں تقسیم کر دی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافِر بن گئے۔ (مرآۃ الاسرار ص۵۹۳، تاریخ فرشتہ ج ۲ ص ۷۴۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بے حساب کرم نوازیاں فرمائیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے پیشوا اور ہندوستان کے بے تاج بادشاہ بن گئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خُفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

﴿6﴾ غیب کی خبر

ایک روز حضرتِ سیِّدُنا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ

اَوحَدُ الدّین کِرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ شہابُ الدّین سُہروردی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکا (سلطان شمسُ الدّین اَلْتَمَش) تیروکمان لئے وہاں سے گزرا۔ اسے دیکھتے ہی حُضُور غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: **''یہ بچّہ دِہلی کا بادشاہ ہوکر رہے گا۔'' بالآخر یہی ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ دہلی کا بادشاہ بن گیا۔** (سیرُ الاَقطاب)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈالے کے غیب کا علم تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کیسے غیب کی خبر دیدی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا **علمِ غیب** ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کا **علمِ غیب** عطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اِس کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی نہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو یہ وَسوَسہ آئے کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بتادیا تو غیب، غیب ہی نہ رہا۔ اس کا جواب آگے آرہا ہے کہ قرآنِ پاک میں نبی کے **علمِ غیب** کو غیب ہی کہا گیا ہے۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا **علمِ غیب** ملا، یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ **علمِ غیبِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بارے میں پارہ 30 سُورۃُ التّکویر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر ۲٤)

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ **خازن** میں ہے: ''مراد یہ ہے کہ

مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس **علمِ غیب** آتا ہے تو تم پر اس میں بُخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بتاتے ہیں۔'' (تفسیر خازن ج ٤ ص ٣٥٧) اِس آیت و تفسیر سے **معلوم** ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **محبوب**، دانائے **غیوب** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لوگوں کو **علمِ غیب** بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خود بھی جانتا ہو۔

عیسیٰ علیہ السلام کا علمِ غیب

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ کے **علمِ غیب** کے بارے میں پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۴۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا آیت میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف اِعلان فرما رہے ہیں کہ تم جو کچھ کھاتے ہو وہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں بچا کر رکھتے ہو اس کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ اب یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسیٰ میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی کیا شان ہوگی؟ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے آخر کیا چھپا رہ سکتا ہے؟ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے، اُس کو بھی چشمانِ سر سے مُلاحظہ فرمالیا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں درود (حدائق بخشش)

بہر حال ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو علمِ غیب سے نوازا ہے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تو بڑی شان ہے، فَیضانِ انبیاءِ کرام

عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام بھی غیب کی خبریں بتا سکتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحقّ محدِّث دِہلوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی نے "اَخبارُالاخیار" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثُ الاعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الْاَکرم کا یہ ارشادِ معظَّم نقل کیا ہے: "اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔"

حضرتِ مولٰینا رُومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَز چہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے)

(7) مُردہ زندہ کردیا!

اجمیر شریف کے حاکم نے ایک بار کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چڑھا دیا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش آ کر لے جائے۔ مگر وہاں جانے کے بجائے اُس کی ماں روتی ہوئی خواجۂ خواجگان سرکارِ غریب نواز سیِّدُنا حسن سَنْجَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کی: ''آہ! میرا اَسہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، یا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! میرا ایک ہی بیٹا تھا اُسے حاکمِ ظالم نے بے قُصور سُولی پر چڑھا دیا ہے۔'' یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلال میں آ کر اُٹھے اور فرمایا: مجھے اپنے بیٹے کی لاش پر لے چلو۔ چُنانچِہ اُس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی لاش پر آئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اے مقتول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔'' فوراً لاش میں حَرَکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (ماہِ اجمیر) اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کیا بندہ کسی کو زندہ کر سکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں شیطان یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ مارنا اور جِلانا تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا کام ہے کوئی بندہ یہ کیسے کرسکتا ہے؟ تو عرض یہ ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی فاعِلِ حقیقی ہے مگر وہ اپنی قدرتِ کامِلہ سے جس کو چاہتا ہے اختیارات عطا فرماتا ہے۔ دیکھئے! بے جان کو جان بخشنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے اختیارات سے حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی ایسا کرتے تھے۔ چُنانچِہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ

(پ ۳ آل عمران ۴۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کہ میں تمہارے لئے مٹّی سے پرند کی سی مُورت بناتا ہوں پھر اُس میں پُھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

﴿8﴾ اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القدیر سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گزر گئے مگر مراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں فَبِہا (یعنی بَہُت خوب) ورنہ قتل کروا دوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کے لئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ **جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔** بادشاہ نے مسکرا کر

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرمایا: کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

اب چشمِ شِفا سُوئے گنہگار ہو خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عِصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا

اب تو ڈاکٹر بھی بِینا کرنے لگے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ مانگنا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چاہئے اور وُہی دیتا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ **خواجہ صاحب** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کوئی آنکھیں مانگے اور وہ عطا بھی فرما دیں! جواباً عرض ہے کہ حقیقتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی دینے والا ہے، مخلوق میں سے جو بھی جو کچھ دیتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے لے کر دیتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اگر

Go To Index

کسی نے خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے آنکھیں مانگ لیں اور اُنہوں نے عطائے خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے عنایت فرمادِیں تو آخر یہ ایسی کون سی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی؟ یہ مسئلہ تو فی زمانہ فنِّ طِبّ نے بھی حل کر ڈالا ہے! ہر کوئی جانتا ہے کہ آج کل ڈاکٹر آپریشن کے ذریعے مُردہ کی آنکھیں لگا کر اندھوں کو بِینا (یعنی دیکھتا) کر دیتے ہیں۔ بس اِسی طرح خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی ایک اندھے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ رُوحانی قوّت سے نابِینائی کے مرض سے شفا دے کر بینا (یعنی دیکھتا) کر دیا۔ بہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا شخص حکمِ قرآن کو جھٹلا رہا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا قول نقل کیا گیا ہے:

فرمانِ مصطَفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ ۳ آل عمران ۴۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلا تا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف اعلان فرمارہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کردیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطا کئے جاتے ہیں اور فیضانِ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اولیاءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں، لہٰذا وہ بھی **شفا** دے سکتے ہیں اور بَہُت کچھ عطا فرماسکتے ہیں۔

محیِ دیں غوث ہیں اور خواجہ مُعینُ الدین ہیں
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

﴿9﴾ قتل کے ارادے سے آیا اور مسلمان ہو گیا

ایک دفعہ ایک کافر خنجر بغل میں چھپا کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قتل کرنے کے اِرادے سے آیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے تیور بھانپ لئے اور مؤمنانہ فِراسَت سے اُس کا اِرادہ معلوم کرلیا۔ جب وہ قریب آیا تو اس سے فرمایا: ''تم جس ارادے سے آئے ہو اُس کو پورا کرو میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔'' یہ سُن کر اُس شخص کے جِسم پر لَرزہ طاری ہوگیا۔ خنجر نکال کر ایک طرف پھینک دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں پر گِر پڑا اور سچے دل سے توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ (مرآۃ الاسرار مترجم ص ۵۹۸، الفیصل مرکز الاولیاء لاہور)

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مَزارِ پُراَنوار پر آمد

مرکز الاولیاء لاہور میں حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج

بخش کے مزار پُر انوار پر قیام فرما کر رُوحانی فُیوض سے مالا مال ہوئے اور بوقتِ رُخصت یہ شعر پڑھا ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقِصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِصال شریف

6رَجَبُ الْمُرَجَّب633سنِ ہجری کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

(اخبار الاخیار ص۲۳ فاروق اکیڈمی، ضلع خیر پور گمبٹ)

پیشانی پر نقشِ مبارک

وصال کے بعد آپ کی نورانی پیشانی پر یہ نقش ظاہر ہوا:

حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہ

(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحَبَّت میں دنیا سے گیا)۔ (اخبار الاخیار ص۲۳)

خواجہ صاحب کے تین ارشادات

﴿1﴾ نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صُحبت بدی کرنے سے بدتر ہے۔ ﴿2﴾ بدبختی کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرتا رہے پھر اس کے باوُجُود اللہ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔ ﴿3﴾ خدا کا دوست وہ ہے جس میں تین خوبیاں ہوں: ایک سخاوت دریا جیسی دوسرے شفقت آفتاب کی طرح تیسرے تواضع زمین کی مانند۔ (اخبار الاخیار ص ۲۳،۲۴)

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا

اجمیر بلایا، مجھے اجمیر بلایا
اجمیر بلا کر مجھے مہمان بنایا

ہو شکر ادا کیسے کہ مجھ پاپی کو خواجہ
اجمیر بلا کر مجھے دربار دکھایا

سلطانِ مدینہ کی محبت کا بھکاری
بن کر میں شہا آپ کے دربار میں آیا

دنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثروت
ہر چیز ملی جامِ مَحبَّت جو پلایا

قدموں سے لگا لو، مجھے سینے سے لگا لو
خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا

ڈوبا، ابھی ڈوبا، مجھے للہ سنبھالو
سیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا

اب چشمِ شفا، بہرِ خدا سُوئے مریضاں
عصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا

سرکارِ مدینہ کا بنا دیجئے عاشق
یہ عرض لئے شاہ کراچی سے میں آیا

یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظلمتیں کافور
باطل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا

عطّاؔر کرم ہی سے ترے جم کے کھڑا ہے
دشمن نے گرانے کو بڑا زور لگایا

بیان:8

تذکرۂ مجدد الف ثانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرۂ مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (44 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

100 حاجَتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللّٰہ تَعَالٰی اُس کی 100 حاجَتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قَبْر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تَحائف (Gifts) پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا عِلْم میرے وِصال (ظاہری وفات) کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات (ظاہری زندگی) میں ہے۔''

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادت باسعادت

سلسلۂ عالیہ نَقْشْبندِیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلفِ ثانی شیخ اَحمد سَرہِندی فاروقی

نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی وِلادت باسعادت (BIRTH) ہند کے مَقام ''سَرہِنْد'' میں 971ھ/1563ء کو ہوئی۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۱۲۷ ماخوذاً) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نام مُبارَک: اَحمد، کُنْیت: ابُوالْبرکات اورلَقَب: بدرُالدّین ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَرفاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اَولاد میں سے ہیں۔

قَلْعے کی تعمیر اور پانچویں جَدِّ اَمجد کی بَرَکت (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے پانچویں جدِّ اَمجد حضرتِ سیِّدُنا امام رفیعُ الدّین فاروقی سُہروردی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی حضرتِ سیِّدُنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت سیِّد جلالُ الدّین بُخاری سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ (وفات: 785ھ) کے خلیفہ تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ہِنْد تشریف لائے اور سَرہِنْد شریف سے ''مَوضع سرائس'' پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے درخواست کی کہ ''مَوضع سرائس'' اور ''سامانہ'' کا درمیانی راستہ خطرناک ہے، جنگل میں پھاڑ کھانے والے خوفناک جنگلی جانور ہیں، آپ (وَقْت کے بادشاہ) سلطان فیروز شاہ تُغْلَق کو ان دونوں کے درمیان ایک شہر آباد کرنے کا فرمائیں تاکہ لوگوں کو آسانی ہو۔چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ امام رفیعُ الدّین سُہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے بڑے بھائی خواجہ فَتْحُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سلطان فیروز شاہ تُغْلَق کے حُکْم پر ایک قَلعے کی تعمیر شُروع کی، لیکن عجیب حادِثہ پیش آیا کہ ایک دن میں جتنا قَلْعہ تعمیر کیا جاتا دوسرے دن وہ سب ٹوٹ پھوٹ کر گر جاتا، حضرتِ سیِّدُنا مخدوم سیِّد جلالُ الدّین بُخاری

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سُہروردی رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ کو جب اس حادِثے کا عِلْم ہوا تو آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ امام رفیعُ الدّین سُہروردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی کو لکھا کہ آپ خود جا کر قَلْعے کی بُنیاد رکھیے اور اسی شہر میں سُکُونَت (یعنی مستقل قیام) فرمائیے، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ تشریف لائے قَلْعہ تعمیر فرمایا اور پھر یہیں سُکُونَت اختِیار فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی وِلادت باسعادت اسی شہر میں ہوئی۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۸۹ مُلَخَّصًا)

والِدِ ماجِد کا مقام

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے والِدِ ماجِد حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالْاَحَد فاروقی چِشتی قادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی جَیِّد عالِمِ دین اور ولیِ کامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ ایّامِ جوانی میں اِکْتِسابِ فیض کے لیے حضرتِ شیخ عبدُالْقُدُّوس چِشتی صابری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفّٰی 944ھ/1537ء) کی خدمت میں حاضِر ہوئے آستانۂ عالی پر قِیام کا ارادہ کیا لیکن حضرتِ شیخ عبدُالْقُدُّوس چِشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''عُلُومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد آنا۔'' آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ جب تحصیلِ عِلْم کے بعد حاضر ہوئے تو حضرتِ شیخ عبدُالْقُدُّوس چِشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی وصال فرما چکے تھے اور ان کے شہزادے شیخ رُکْنُ الدّین چِشتی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی (وفات: 983ھ/1575ء) مَسنَدِ خِلافت پر جلوہ اَفروز تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ شیخ عبدُالْاَحَد فاروقی رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ کو سلسلۂ قادِرِیّہ اور چِشتِیّہ میں خلافت سے مُشَرَّف فرمایا اور فصیح و بلیغ عَرَبی میں اجازت نامہ مرحمت فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تعالٰی علیہ کافی عرصہ سفر میں

رہے اور بَہُت سے اَصحابِ معرِفت سے ملاقاتیں کیں، بالآخر سَرہِنْد تشریف لے آئے اور آخرِ عُمْر تک یہیں تشریف فرما ہو کر اسلامی کُتُب کا دَرْس دیتے رہے۔ فِقْہ واُصول میں بے نظیر تھے، کُتُبِ صوفیائے کِرام: تَعَرُّف، عَوارِفُ الْمَعارِف اور فُصُوصُ الحِکَم کا دَرْس بھی دیتے تھے، بَہُت سے مشائخ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے اِستِفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا۔ ''سکندرے'' کے قریب ''اٹاوے'' کے ایک نیک گھرانے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نِکاح ہوا تھا۔ امامِ ربّانی کے والِدِ محترم شیخ عبدُالْاَحَد فاروقی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے 80 سال کی عُمْر میں 1007ھ/1598ء میں وصال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ مُبارَک سَرہِنْد شریف میں شہر کے مغرِبی جانب واقع ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کئی کُتُب تَصنیف فرمائیں جن میں کُنُوزُ الْحَقائِق اور اَسرارُ التَّشَہُّد بھی شامل ہیں۔ (سیرتِ مجدِّدِ الفِ ثانی ص ۷۷ تا ۷۹ مُلخَّصاً) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تعلیم و تربیَت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنے والِدِ ماجِد شیخ عبدُالْاَحد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے کئی عُلُوم حاصل کیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی مَحبّت بھی اپنے والِدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے ملی تھی، چُنانچہ فرماتے ہیں: ''اِس فقیر کو عبادتِ نافِلہ خُصُوصاً نَفْل نمازوں کی توفیق اپنے والِدِ بُزُرگوار سے ملی ہے۔'' (مَبْدا و مَعاد ص ٦)

والِدِ ماجِد کے علاوہ دوسرے اَساتِذہ سے بھی اِستِفادہ (یعنی فائدہ حاصل) کیا مثلاً مولانا کمال کشمیری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بعض مشکل کتابیں پڑھیں، حضرت مولانا شیخ محمد یعقوب صَرفی کشمیری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کُتُبِ حدیث پڑھیں اور سَنَد لی۔ حضرت قاضی بہلول بَدَخشی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے قَصیدۂ بُردہ شریف کے ساتھ ساتھ تفسیر و حدیث کی کئی کتابیں پڑھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے 17 سال کی عُمْر میں عُلُومِ ظاہِری سے سَنَدِ فراغت پائی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۳۲)

جاہِل صُوفی شیطان کا مَسخرہ

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا اندازِ تدریس نہایت دل نشین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ تفسیرِ بَیضاوی، بُخاری شریف، مِشکٰوۃ شریف، ہِدایہ اور شَرْحِ مَواقِف وغیرہ کُتُب کی تدریس فرماتے تھے۔ اَسْباق پڑھانے کے ساتھ ساتھ ظاہِری و باطِنی اِصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی طَلَبہ کو نوازتے۔ عِلْمِ دین کے فوائد اور اس کے حُصُول کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے عِلْم و عُلَما کی اہمیّت بیان فرماتے۔ جب کسی طالبِ عِلْم میں کمی یا سُستی مُلاحَظہ فرماتے تو اَحْسن (یعنی بہُت اچّھے) انداز میں اس کی اِصلاح فرماتے چُنانچِہ حضرتِ بَدرُ الدِّین سَرہِنْدی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ”میں جوانی کے عالَم میں اکثر غَلَبۂ حال کی وجہ سے پڑھنے کا ذَوق نہ پاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کمال مہربانی سے فرماتے: سبق لاؤ اور پڑھو، کیوں کہ جاہِل صُوفی تو شیطان کا مَسخرہ ہے۔“ (اَیضاً ص ۸۹ مُلَخَّصًا)

بیٹا ہو تو ایسا!

حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تحصیلِ عِلْم کے بعد آگرہ (الھند) تشریف لائے اور دَرْس وتدریس کا سلسلہ شُروع فرمایا، اپنے وَقْت کے بڑے بڑے فاضِل (عُلَمائے کرام) آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوکر عِلْم وحِکْمت کے چشمے سے سیراب ہونے لگے۔ جب ''آگرہ'' میں کافی عرصہ گزر گیا تو والِدِ ماجِد عَلَیہِ رَحمۃُ اللہ الواحِد کو آپ کی یاد ستانے لگی اور آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو دیکھنے کے لیے بے چین ہو گئے، چُنانچِہ والِدِ محترم طویل سفر فرما کر آگرہ تشریف لائے اور اپنے لختِ جگر (یعنی مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی) کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ آگرہ کے ایک عالِم صاحب نے جب اُن سے اس اچانک تشریف آوری کا سبب پوچھا تو ارشاد فرمایا: شیخ احمد (سَرہِندی) کی ملاقات کے شوق میں یہاں آ گیا، چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کا میرے پاس آنا مشکِل تھا اس لئے میں آ گیا ہوں۔

(زُبْدَۃُ الْمَقامات ص۱۳۳ مُلَخَّصًا)

باپ دیکھے اَولاد ثواب کمائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرمانبردار اور نیک اَولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہوتی ہے۔ جس طرح والدین کی مَحبَّت بھری نظر کے ساتھ زیارت سے اَولاد کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اسی طرح جس اَولاد کی زیارت سے والِدَین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، ایسی اَولاد کے لیے بھی غلام آزاد کرنے کے ثواب کی بِشارت ہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے**

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جب باپ اپنے بیٹے کو ایک نظر دیکھتا ہے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' بارگاہِ رسالت میں عَرض کی گئی: اگرچِہ باپ تین سو ساٹھ (360) مرتبہ دیکھے؟ ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ بڑا ہے۔'' (مُعجَم کبیر ج ۱۱ ص ۱۹۱ حدیث ۱۱۶۰۸) یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔

حضرتِ علّامہ عبدُالرّءُوف مُناوی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القوِی فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ جب اَصْل (باپ) اپنی فَرْع (بیٹے) پر نظر ڈالے اور اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرتے دیکھے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کی مِثْل ثواب ملتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ بیٹے نے اپنے رب تعالٰی کو راضی بھی کیا اور باپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک بھی پہنچائی کیونکہ باپ نے اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری میں دیکھا ہے۔ (اَلتّیسیر ج ۱ ص ۱۳۱)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کا حُلیہ مبارَک

آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی رنگت گَندُمی مائل بہ سفیدی تھی، پیشانی کُشادہ اور چِہرۂ مُبارک خوب ہی نُورانی تھا۔ اَبرو دراز، سیاہ اور باریک تھے۔ آنکھیں کُشادہ اور بڑی جبکہ بِینی (یعنی ناک) باریک اور بُلند تھی۔ لب (یعنی ہونٹ) سرخ اور باریک، دانت موتی کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور چمکدار تھے۔ رِیش (یعنی داڑھی) مُبارک خوب گھنی، دراز اور مُرَبَّع (یعنی چوکور) تھی۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دراز قد اور نازک جسم تھے۔ آپ کے جسم پر مکّھی نہیں بیٹھتی تھی۔ پاؤں کی ایڑیاں صاف اور چمک دار تھیں۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایسے نفیس (یعنی صاف سُتھرے) تھے

کہ پسینے سے ناگوار بُو نہیں آتی تھی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۱۷۱ مُلَخَّصاً)

سنّتِ نکاح

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے والِدِ ماجِد حضرت شیخ عبدُالْاَحد فاروقی رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ جب آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو آگرہ (الھند) سے اپنے ساتھ سَرہِنْد لے جارہے تھے، راستے میں جب تھانیسر (تھا۔نے۔سَر) پہنچے تو وہاں کے رئیس شیخ سلطان کی صاحِبزادی سے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا عَقْدِ مَسنون (یعنی سنّتِ نکاح) کروادیا۔

مُجَدّدِ اَلْفِ ثانی حنَفی ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ ربّانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سِراجُ الْاَئِمّہ حضرتِ سیِّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ نُعمان بن ثابِت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مُقَلِّد ہونے کے سبب حَنَفی تھے۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سیِّدُ نا امامِ اعظم عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے بے انتہا عقیدت ومَحبّت رکھتے تھے۔ چُنانچِہ

شانِ امام اعظم بزبانِ مُجَدّدِ اَلْفِ ثانی

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بُزرگوں کے بُزُرگ ترین امام، امامِ اَجَلّ، پیشوائے اکمل ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی بُلندیِ شان کے متعلِّق میں کیا لکھوں۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تمام اَئِمّۂ مُجْتَہِدین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین میں خواہ وہ امامِ شافِعی رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ہوں یا امامِ مالک رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ یا پھر امام احمد بن حَنْبَل رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ان سب میں سب سے بڑے عالِم اور سب سے زیادہ وَرَع

وتقویٰ والے تھے۔ امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِیْ حَنِيفَة یعنی: تمام فُقَہا امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔ (مَبْدا ومَعاد ص ۴۹ مُلَخَّصًا)

اجازت و خِلافت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو مختلف سَلاسِلِ طریقت میں اجازت وخِلافت حاصل تھی: ﴿۱﴾ سلسلۂ سُہروردِیَّہ کُبرَوِیَّہ میں اپنے استادِ محترم حضرتِ شیخ یعقوب کشمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصِل فرمائی ﴿۲﴾ سلسلۂ چِشتِیَّہ اور قادِرِیَّہ میں اپنے والدِ ماجِد حضرتِ شیخ عبدُ الْاَحد چِشتی قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت و خِلافت حاصل تھی ﴿۳﴾ سلسلۂ قادِرِیَّہ میں کیتھلی (مَضافاتِ سَرہند) کے بُزُرگ حضرت شاہ سکندر قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصل تھی ﴿۴﴾ سلسلۂ نقشبندِیَّہ میں حضرتِ خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اجازت وخِلافت حاصِل فرمائی۔ (سیرتِ مجدّدِ الفِ ثانی ص ۹۱) حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے تین سلسلوں میں اِکْتِسابِ فیض کا یوں ذِکر فرمایا ہے: ”مجھے کثیر واسطوں کے ذَرِیْعے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اِرادت حاصل ہے۔ سلسلۂ نقشبندِیَّہ میں 21، سلسلۂ قادِرِیَّہ میں 25 اور سلسلۂ چِشتِیَّہ میں 27 واسِطوں سے۔“ (مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفترِ سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۸۷ ج ۲ ص ۲۶)

پیر و مُرشِد کا ادب واحتِرام (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے پیرومُرشد حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ

نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کا بے حد ادب واحترِم فرمایا کرتے تھے اور حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بھی آپ کو بڑی قَدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چُنانچِہ ایک روز حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی حُجرہ شریف میں تخت پر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ دوسرے دَرویشوں کی طرح تنِ تنہا تشریف لائے۔ جب آپ حُجرے کے دَروازے پر پہنچے تو خادِم نے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو بیدار کرنا چاہا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے سختی سے مَنْع فرما دیا اور کمرے کے باہَر ہی آپ کے جاگنے کا انتِظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی آنکھ کُھلی باہَر آہٹ سُن کر آواز دی کون ہے؟ حضرت خواجہ باقی بِاللّٰہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: فقیر، محمد باقی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ آواز سنتے ہی تخت سے مُضْطرِبانہ (یعنی بے قراری کے عالم میں) اٹھ کھڑے ہوئے اور باہَر آ کر نہایت عجز وانکِساری کے ساتھ پیر صاحِب کے سامنے با ادب بیٹھ گئے۔ (زُبْدَةُ الْمَقامات ص۱۵۳ مُلَخَّصاً)

مَزار شریف پر حاضِری

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی مرکزُ الْاولیا لاہور میں تھے کہ 25 جُمادَی الْآخِرہ 1012ھ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے پیر و مُرشِد حضرتِ سیِّدُنا خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کا دہلی میں وصال ہو گیا۔ یہ خبر پہنچتے ہی آپ فوراً دہلی روانہ ہو گئے۔ دہلی پہنچ کر مزارِ پُر اَنوار کی زِیارت کی، فاتحہ خوانی اور اہلِ خانہ کی تعزیَت سے

فارغ ہو کر سَرہِنْد تشریف لائے۔ (ایضاً ص ۳۲، ۱۵۹ مُلَخَّصًا)

نیکی کی دعوت کا آغاز

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے یوں تو قِیامِ آگرہ کے زمانے ہی سے نیکی کی دعوت کا آغاز کر دیا تھا، لیکن 1008ھ میں حضرت خواجہ محمد باقی بِاللّٰہ نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی سے بَیْعَت کے بعد باقاعدہ کام شُروع فرمایا۔ عَہدِ اکبری کے آخری سالوں میں مرکزُ الْاولیا لاہور اور سَرہِنْد شریف میں رہ کر خاموشی اور دُور اندیشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے اُس وَقْت علانیہ کوشش کرنا موت کو دعوت دینے کے مُتَرادِف تھا۔ جابِرانہ اور قاہِرانہ حکومت کے ہوتے ہوئے خاموشی سے کام کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا لیکن حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے یہ خطرہ مول لے کر اپنی کوششیں جاری رکھیں اور حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَکّی زندگی کے ابتِدائی دور کو پیشِ نظر رکھا۔ جب دَورِ جہانگیری شُروع ہوا تو مَدَنی زندگی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے برملا کوشش کا آغاز فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے نیکی کی دعوت اور لوگوں کی اِصلاح کے لیے مختلف ذرائع استِعمال فرمائے۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سنّتِ نَبَوی کی پیروی میں اپنے مُریدوں، خُلَفا اور مکتوبات کے ذَرِیعے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔ (سیرت مجدّدِ الفِ ثانی ص ۱۵۷ ملخّصًا)

امامِ غزالی کے گستاخ کو ڈانٹا (حِکایت)

ایک مرتبہ ایک شَخْص حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے سامنے

فلاسِفہ کی تعریف کرنے لگا، اس کا انداز ایسا تھا کہ جس سے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کی توہین لازِم آتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے فلاسِفہ کے رد میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی سنایا تو وہ شخص مُنہ بگاڑ کر کہنے لگا: غزالی نے نامعقول بات کہی ہے، **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کی شان میں گستاخانہ جملہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو جلال آ گیا! فوراً وہاں سے اٹھے اور اُسے ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر اہلِ عِلْم کی صُحبت کا ذَوق رکھتے ہو تو ایسی بے ادبی کی باتوں سے اپنی زَبان بند رکھو۔'' (زُبدَۃُ المَقامات ص ۱۳۱)

گستاخ کا عبرتناک انجام (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مسلمان کی تحقیر دنیا و آخرت دونوں ہی کے لیے نقصان دہ ہے لیکن بُزُرگانِ دین کی گستاخی کی سزا بعض اوقات دنیا میں ہی دی جاتی ہے تاکہ ایسا شخص لوگوں کے لیے عبرت کا سامان بن جائے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا تاجُ الدّین عبدُالوہّاب بن علی سُبکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک فقیہ (یعنی عالم دین) نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے فِقہِ شافعی کے دَرس میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کو بُرا بھلا کہا، میں اس پر بَہُت غمگین ہوا، رات اسی غم کی کیفیّت میں نیند آ گئی۔ خواب میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کی زیارت ہوئی، میں نے بُرا بھلا کہنے والے شخص کا ذِکر کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''فکر مت کیجیے، وہ کل مر

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذِکر اور نبی پرڈُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

جائے گا۔'' صُبح جب میں حلقۂ درس میں پہنچا تو اس شخص کو ہَشّاش بَشّاش (یعنی بھلا چنگا) دیکھا مگر جب وہ وہاں سے نکلا تو گھر جاتے ہوئے راستے میں سُواری سے گرا اور زخمی ہو گیا، سورج غُروب ہونے سے قبل ہی مر گیا۔ (اِتحافُ السّادَة لِلزَّبیدی ج ۱ ص ۱٤)

شوقِ تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سفر میں تلاوتِ قراٰنِ کریم فرماتے رہتے، بسا اوقات تین تین چار چار پارے بھی مکمّل فرما لیا کرتے تھے۔ اس دَوران آیتِ سجدہ آتی تو سواری سے اتر کر سجدۂ تلاوت فرماتے۔ (زُبْدَةُ الْمَقامات ص۲۰۷ مُلَخَّصًا)

سنّت پر عمل کا انعام (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی دیگر مُعامَلات کی طرح سونے جاگنے میں بھی **سنّت** کا خیال فرمایا کرتے تھے۔ ایک بار رَمَضانُ الْمبارک کے آخری عَشَرے میں تراویح کے بعد آرام کے لیے بے خیالی میں بائیں (LEFT) کروٹ پر لیٹ گئے، اتنے میں خادِم پاؤں دبانے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو اچانک خیال آیا کہ ''دائیں (RIGHT) کروٹ پر لیٹنے کی سنّت'' چھوٹ گئی ہے۔ نَفْس نے سُستی دلائی کہ بُھولے سے ایسا ہو جائے تو کوئی بات نہیں ہوتی لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اُٹھے اور سنّت کے مُطابِق دائیں (یعنی سیدھی) کروٹ پر آرام فرما ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس سنّت پر عمل کرتے ہی مجھ پر عنایات، برکات اور سلسلے کے اَنوار کا ظُہور ہونے لگا اور آواز آئی:

''سنّت پر عمل کی وجہ سے آپ کو آخرت میں کسی قسم کا عذاب نہ دیا جائے گا اور آپ کے پاؤں دبانے والے خادِم کی بھی مغفِرت کر دی گئی۔'' (ایضاًص ۱۸۰ مُلَخَّصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سنّت پر عمل کی کیسی برکتیں ہیں۔ اگر ہم بھی سنّت کے مُطابِق سونے کی عادت بنالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکات نصیب ہوں گی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک بندوں کی خدمت کرنا بھی بَہُت بڑی سعادت کا باعث ہوتا ہے۔

سونے، جاگنے کے 5 مَدَنی پھول

❁ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔ ترجَمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) ❁ سنّت یوں ہے کہ ''قُطْب تارے (یعنی شِمال) کی طرف سر کرے اور سیدھی کروٹ پر سوئے کہ سونے میں بھی مُنہ کعبے کو ہی رہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۳۸۵) دنیا میں ہر جگہ قُطْب تارہ شمال کی جانب نہیں پڑے گا لہٰذا دُنیا کے کسی بھی حصّے میں سوئیں اور سر یا پاؤں کسی بھی سَمت ہوں بس ''سیدھی کروٹ اس طرح سوئیں کہ چِہرہ قِبلے کی طرف رہے'' سنّت ادا ہو جائے گی ❁ **جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ ترجَمہ: تمام خوبیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بُخارِی ج ٤ ص ١٩٦ حدیث ٦٣٢٥) **بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 436** پر ہے: (نیند سے بیدار ہو کر) اُسی وَقْت پکّا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو

ستائے گا نہیں ۞ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے ۞ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے کہ بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نَماز ہے۔'' (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

مغفِرت کی بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک بار تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا: ایک دن میں اپنے رُفَقا کے ساتھ بیٹھا اپنی کمزوریوں پر غور و فکر کر رہا تھا، عاجِزی و انکِساری کا غَلَبہ تھا۔ اِسی دَوران بمصداقِ حدیث: ''مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے انکِساری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے[1]۔'' رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے خِطاب ہوا: ''غَفَرْتُ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْبِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃ یعنی میں نے تم کو بَخش دیا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ان تمام لوگوں کو بھی بَخش دیا جو تیرے وسیلے سے بِالواسطہ یا بِلا واسطہ مجھ تک پہنچیں۔'' اس کے بعد مجھے حُکم دیا گیا کہ میں اس بِشارت کو ظاہر کر دوں۔ (حَضَراتُ القُدُس، دفتر دُوُم ص ۱۰۴ مُلَخَّصًا)

ثواب کا تُحفہ (حِکایت)

حضرتِ امامِ رَبّانی مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے سفر و حَضَر کے خادِم حضرت حاجی حبیب احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَحَد فرماتے ہیں: حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ''اجمیر

مدینہ

[1] شُعَبُ الْاِیمان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰

Go To Index

شریف'' قیام کے دوران ایک دن میں نے 70 ہزار بار کلمۂ طیِّبہ پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض کی: میں نے 70 ہزار بار کلمہ شریف پڑھا ہے اُس کا ثواب آپ کی نَذْر کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فوراً ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اگلے روز فرمایا: کل جب میں دُعا مانگ رہا تھا تو میں نے دیکھا: فِرِشتوں کی فوج اُس کلمۂ طیِّبہ کا ثواب لے کر آسمان سے اتر رہی ہے ان کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ زمین پر پاؤں رکھنے کی جگہ باقی نہ رہی! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: اس خَتْم کا ثواب میرے لیے نہایت مُفید ثابت ہوا۔ انہی حاجی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے مجھ سے فرمایا: میں نے جو کچھ بتایا اس پر تعجُّب نہ کرنا، میں اپنا حال بھی تمہیں بتاتا ہوں: میں روزانہ تہجُّد کے بعد پانچ سو مرتبہ کلمۂ طیِّبہ پڑھ کر اپنے مرحوم بچّوں محمد عیسٰی، محمد فرُّخ اور بیٹی اُمِّ کُلثوم کو ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ہر رات ان کی روحیں کلمۂ طیِّبہ کے خَتْم کے لیے آمادہ کرتی تھیں۔ جب تک میں تہجُّد کی ادائیگی کے بعد کلمۂ طیِّبہ کا خَتْم نہ کر لیتا وہ روحیں میرے اردگرد اسی طرح چکّر لگاتی رہتی جیسے بچّے روٹی کے لیے ماں کے گرد اُس وَقْت تک منڈلاتے رہتے ہیں جب تک انہیں روٹی نہ مل جائے۔ جب میں کلمۂ طیِّبہ کا ایصالِ ثواب کر دیتا تو وہ روحیں واپَس لوٹ جاتیں۔ مگر اب کثرتِ ثواب کی وجہ سے وہ مَعمور ہیں اور اب اُن کا آنا نہیں ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۰ مُلَخَّصًا)

حِکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول

۞ زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے ۞ مُردے اپنے عزیز و اقارِب اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

دوست اَحباب کی طرف سے ایصالِ ثواب کے منتظر رہتے ہیں ۞ مُردوں کو ثواب پہنچتا ہے اور وہ ثواب پاکر مطمئن ہوجاتے ہیں ۞ ایصالِ ثواب کرنا اولیائے کرام کا طریقہ رہا ہے۔

ہزار دانے والی تَسْبِیح

حضرتِ حاجی حبیب احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَحَد فرماتے ہیں: جس دن میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کو کلمۂ طیِّبہ کا ثواب نَذْر کیا اُسی دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے لیے ایک ہزار دانے والی تَسْبِیح بنوائی اور تنہائی میں اس پر کلمۂ طیِّبہ کا وِرْد فرمانے لگے۔ شبِ جُمُعہ کو خاص طور پر مُریدین کے ہمراہ اُسی تَسْبِیح پر ایک ہزار دُرُود شریف کا وِرْد فرمایا کرتے۔ (حَضَراتُ القُدْس، دفتر دُوُم ص ۹۶)

بی بی عائِشہ کے ایصالِ ثواب کی حِکایت

امامِ ربّانی، حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب حُضُورِ سَرورِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم وحضرتِ خاتونِ جنّت فاطِمۃُ الزّہرا وحضرات حَسَنَین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم کی اَرواحِ مقدّسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت بابَرَکت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری جانب متوجِّہ نہ ہوئے اور چِہرۂ انور دوسری جانب

پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا: ''میں **عائِشہ** کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) **عائِشہ** کے گھر بھیجا کرے۔'' اس وَقْت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے توجّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو شریکِ طَعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے میں حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بلکہ تمام اُمَّھاتُ الْمؤمِنین رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ کو بلکہ سب اہلِ بیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہلِ بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔ (مکتوباتِ امام ربّانی، دفتر دوم حصّہ ششم مکتوب ۳۶ ج ۲ ص ۸۵) **اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام عورتوں میں سب سے پیاری بی بی عائِشہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے ان کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب مَحدود بُزُرگوں کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔[1] یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے آقا، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے **بے حد** اُنسیت رکھتے ہیں۔ ''بُخاری'' شریف کی

[1] مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے رسالہ ''فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ (صفحات 28)'' ہدیّۃً حاصل کر کے پڑھئے۔

روایت ہے، حضرت سیِّدُ نا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جب ''غَزوۂ سَلاسِل'' سے واپَس لوٹے تو انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: (عورتوں میں) عائشہ۔ انہوں نے پھر عرض کی: مَردوں میں؟ فرمایا: ان کے والد (یعنی حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ)۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۱۹ حدیث ۳۶۶۲)

بنتِ صدّیق آرامِ جانِ نبی اُس حریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ اُن کی پُرنُور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف ص ۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولی ولی کو پہچانتا ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی جن دنوں مرکزُ الْاولیا لاہور میں قیام پذیر تھے اس دَوران ایک سبزی فروش آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہِ عالی میں حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس کے جانے کے بعد آپ سے عَرض کی گئی: وہ تو سبزی فروش تھا! (اس کی ایسی تعظیم؟) ارشاد فرمایا: وہ اَبدال (یعنی وَلِیُّ اللّٰہ) ہیں، خود کو چُھپانے کے لیے یہ پیشہ اختِیار کر رکھا ہے۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۹۸)

''سرِہند شریف'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے 9 کرامات

﴿۱﴾ ایک وَقت میں دس گھروں میں تشریف آوری (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی شیخ احمد سرہِندی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی کو دس مُریدوں میں

سے ہر ایک نے ماہِ رَمَضانُ الْمبارك میں ایک ہی دن اِفْطار کی دعوت دی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سب کی دعوت قَبول فرمالی، جب غُروبِ آفتاب کا وَقْت ہوا تو ایک ہی وَقْت میں سب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ روزہ اِفْطار فرمایا۔ (جامع کرامات الاولیاء للنبھانی ج ۱ ص ۵۵٦)

﴿۲﴾ فوراً بارِش بند ہو گئی (حِکایت)

ایک مرتبہ بارِش برس رہی تھی تو حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بارِش سے اِرشاد فرمایا: "**فُلاں وَقْت تک رُک جا!**" چُنانچِہ بارِش اُسی وَقْت تک تھم (یعنی رُک) گئی۔ (ایضاً ج ۱ ص ۵۵٦)

﴿۳﴾ اِسے ہاتھی کے پاؤں تلے کُچلوا دیا جائے (حِکایت)

ایک امیر زادے سے بادشاہ ناراض ہوگیا اور اسے مرکزُ الْاَولیا لاہور سے سرہِنْد طلَب کیا۔ اس کے بارے میں یہ حُکْم جاری کیا کہ جیسے ہی یہ آئے تو اِسے ہاتھی کے پاؤں کے نیچے کُچلوا دیا جائے۔ وہ امیر زادہ جب سرہِنْد پہنچا تو حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوکر نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ اپنی نَجات کے لیے عَرْض گزار ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کچھ دیر مُراقبہ کیا پھر فرمایا: بادشاہ کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ وہ تم پر مہربان ہوگا۔ اس امیر زادے نے عَرْض کی: عالیجاہ! آپ لکھ کر دے دیجیے تاکہ یہ تحریر میری تسکینِ قلبی (یعنی دل کے سکون) کا سامان ہو۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اس کی تسلّی کے لیے یہ تحریر فرمایا: "یہ شَخْص بادشاہ کے غصّے کے خوف

سے یہاں آیا ہے لٰہذا اِس فقیر نے اپنی ضَمانت میں لے کر اسے اس مصیبت سے رہائی دے دی۔'' وہ امیر زادہ جیسے ہی بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے اِرشاد کے مطابِق بادشاہ نے اُسے دیکھا تو مُسکرایا اور نصیحت کے طور پر چند باتیں کہیں اور نہایت مہربانی کے ساتھ اِنعام واِکرام سے نواز کر رُخصت کر دیا۔ (حَضَراتُ الْقُدُس، دفتر دُوُم ص ۱۷۰ ملخّصاً)

﴿۴﴾ بچّے کے بارے میں غیبی خبر دی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ایک عزیز کے ہاں بیٹا پیدا ہوتا لیکن چھوٹی عُمْر میں ہی فوت ہو جاتا۔ ایک بار جب بیٹا پیدا ہوا تو وہ بچّے کو لے کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا اور سارا ماجرا سنایا اور عرض کی کہ ہم نے مَنَّت مانی ہے کہ اگر یہ بچّہ بڑا ہوا تو ہم اسے آپ کی غلامی میں دے دیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اس کا نام عبدُ الْحق رکھو، یہ زندہ رہے گا اور بڑی عُمْر پائے گا، لیکن ہر ماہ حضرت خواجہ بہاءُ الدّین نقشبند عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کی نیاز دلواتے رہو۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فرمان کی بَرَکت سے وہ بچّہ بڑی عُمْر کو پہنچا۔ (ایضاً ص ۲۰۵ ملخّصاً)

﴿۵﴾ دل کی بات جان لی! (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ایک مُرید کا بیان ہے کہ میں چُھپ کر اَفْیُون کھایا کرتا تھا اور اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ ایک دن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ہمراہ جارہا تھا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا

بات ہے میں تمہارے دل میں تاریکی (یعنی اندھیرا) دیکھتا ہوں؟ میں نے اِقْرار کیا کہ میں چُھپ کر اَفْیون کھاتا ہوں لیکن اب اس سے توبہ کرتا ہوں۔ (ایضاً)

﴿٦﴾ مانگ کیا منگتا ہے؟ (حکایت)

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی تنہائی میں تشریف فرما تھے اورایک نومسلم (یعنی نیا مسلمان) آپ کی خدمتِ بابَرَکت میں موجود تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے؟ جو مانگے گاوُہی ملے گا۔'' اُس نے عرض کیا: ''عالیجاہ! میرا بھائی اور والِدہ اپنے کُفْر میں بڑی شدّت (یعنی سختی) رکھتے ہیں، میری بَہُت کوشش کے باوُجود وہ اسلام قَبول نہیں کرتے، آپ توجُّہ فرمادیجئے کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔'' فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہئے؟ عرض کی: آپ کی توجُّہ سے مجھے بھلائیاں مل جائیں گی، لیکن ابھی یِہی خواہِش ہے کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔ فرمایا: ''وہ بَہُت جلد مسلمان ہوجائیں گے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فرمانے کے تیسرے دن اس کا بھائی اور والِدہ دونوں سرہِنْد شریف آکر مُشَرَّف بہ اسلام ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۰۳ مُلَخَّصًا) اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ

کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿٧﴾ مُرید کی مدد فرمائی (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے مُریدِ خاص سیِّد جمال ایک روز

کسی وادی سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک شیر سامنے آگیا! اُن کے قدم وہیں جم گئے، آناً فاناً اپنے مُرشِد حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کی بارگاہ میں عَرض کی : بچایئے! اُسی وَقْت حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ہاتھ میں عَصا (STICK) تھامے اپنے مُرید کی دَسْت گیری (یعنی مدد) کے لیے تشریف لے آئے، شیر کو عَصا مارا، جب سیِّد جمال صاحب نے آنکھ کھولی تو شیر کا کہیں نام ونشان نہ تھا اور حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی بھی تشریف لے جاچکے تھے۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص٢٦٣ مُلَخَّصاً)

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتّے شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں گدایانِ محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸﴾ بد عقیدگی کا خواب میں علاج فرمادیا (حِکایت)

ایک شخص بعض صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان بِالْخُصوص حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کینہ رکھتا تھا۔ ایک دن وہ ''مکتوباتِ امامِ ربّانی'' کا مُطالَعہ کر رہا تھا، کہ اس میں یہ عبارت پڑھی: ''حضرتِ سیِّدُنا امامِ مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بُرا کہنے کو حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بُرا کہنے کے برابر قرار دیا ہے۔'' تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے رنجیدہ ہوگیا اور (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) مکتوبات شریف کی کتاب زمین پر پھینک دی۔ جب وہ شخص سویا تو حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اُس کے خواب میں تشریف لے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نہایت جلال میں اس کے دونوں کان پکڑ کر فرمانے لگے: ''تو ہماری تحریر پر اعتِراض کرتا اور اسے زمین پر پھینکتا ہے! اگر تو میرے قَول (یعنی بات) کو معتبر نہیں سمجھتا تو آ! تجھے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہی کے پاس لے چلوں، جن کی خاطر تو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو بُرا کہتا ہے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اسے ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک نُورانی چِہرے والے بُزُرگ تشریف فرما تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے نہایت عاجِزی سے اُس بُزُرگ کو سلام کیا پھر اس شخص کو نزدیک بلا کر فرمایا: یہ تشریف فرما بُزُرگ حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں، سُن! کیا فرماتے ہیں۔ اُس شخص نے سلام کیا، سیِّدُنا شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اسے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا: خبردار! رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابہ سے کَدُورَت (یعنی رنجش) نہ رکھو، ان کے بارے میں کوئی گستاخانہ جُملہ زُبان پر نہ لاؤ۔ پھر حضرتِ مجدّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی جانب اشارہ کر کے اُس سے فرمایا: ''ان کی تحریر سے ہرگز نہ پھرنا (یعنی مخالفت مت کرنا)۔'' اس نصیحت کے بعد بھی اس کے دل سے صَحابۂ کِرام کا کینہ دور نہ ہوا تو مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اس کا دل ابھی تک صاف نہیں ہوا۔ یہ فرما کر حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے تھپّڑ رسید کرنے کا فرمایا، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے گُدّی پر تھپّڑ مارا تو دل سے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی ساری کَدُورت (یعنی نفرت) دُھل گئی۔ جب

وہ بیدار رہوا تو اس کا دل صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبّت سے مَعمور تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی مَحبّت بھی سو گنا زیادہ بڑھ چکی تھی۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص۱۶۷ مُلَخَّصًا)

﴿۹﴾ اپنی وفات کی پہلے ہی خبر دیدی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنے اِنتِقال سے بَہُت پہلے ہی اپنی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا سے فرما دیا تھا کہ مجھ پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ میرا اِنتِقال تم سے پہلے ہو جائے گا چُنانچِہ ایسا ہی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ان سے پہلے وِصال (یعنی اِنتِقال) فرما گئے۔ (ایضاً ص۲۰۸ مُلَخَّصًا)

مِٹّی کا کونا ٹوٹا ہوا پیالہ (حکایت)

سلسلۂ عالِیہ نَقْشْبَنْدِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے ایک دن عام بَیتُ الْخَلا میں بھنگی کے پاس صَفائی کیلئے گندگی سے آلود بڑا سا مِٹّی کا کونا ٹوٹا ہوا پِیالہ دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، **اللہ** کَنْدَہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکّن والا دَستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دَستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو اِلْہام فرمایا گیا: ''جس طرح تم نے میرے نام کی تَعظِیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تھے: ’’اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصِل ہوا جو سو سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصِل نہ ہو سکتا تھا۔‘‘ (ایضاً ص ۱۰۶)

سادہ کاغَذ کا بھی اَدَب

سلسلۂ عالیہ نقشبندیّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد سَرہِندی اَلْمعروف مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سادہ کاغَذ کا بھی احتِرام فرماتے تھے، چُنانچِہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکایک بے قرار ہو کر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے: معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغَذ ہے۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص ۱۹٤)

راہ چلتے ہوئے کاغذات کو لات مت ماریئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، سادہ کاغَذ کا بھی اَدَب ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قراٰن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ حِکایت میں حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی کُھلی کرامت ہے کہ بچھونے کے نیچے کے کاغَذ کا ظاہری طور پر بِن دیکھے پتا چل گیا اور آپ نیچے اُتر آئے تاکہ غلاموں کو بھی کاغَذات کے اَدَب کی ترغیب ملے۔ ’’بہارِ شریعت‘‘ جلد اوّل صَفْحَہ 411 پر ہے: ’’کاغَذ سے اِستِنجا مَنْع ہے اگرچِہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا ابوجَہْل ایسے کافِر کا نام لکھا ہو۔‘‘

حُرُوف کی تعظیم کی جائے

فتاوٰی رضویہ شریف میں ہے: ’’ہمارے عُلَما تَصرِیح (یعنی واضِح طور پر) فرماتے ہیں کہ

نفسِ حُرُوف قابلِ اَدَب ہیں اگرچِہ جُدا جُدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وَصلی (کاغذ) پر خواہ ان میں کوئی بُرا نام لکھا ہو جیسے فِرعَون ، ابوجَہْل وغیرہُما تاہم حُرُوف کی تَعظیم کی جائے اگرچِہ اِن کافِروں کا نام لائق اِہانت وتَذلیل ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص۳۳۶) خود ابوجَہْل کی کوئی تعظیم نہیں کہ یہ تو سَخْت کافِر تھا مگر چُونکہ لفظِ ''ابوجَہْل'' کے تمام حُرُوفِ تَہَجّی (اب و ج ہ ل) قُراٰنی ہیں ۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظ ''ابوجَہْل'' کے حُرُوف کی (نہ کہ شخصِ ابوجَہْل کی) ان معنوں پر تَعْظِیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اِجازَت نہیں۔فتاوٰی عالمگیری میں ہے:''جب فِرعَون یا ابوجَہْل کا نام کسی ہَدَف یانشانے پر لکھا ہو تو (نشانہ بنا کر) اِن کی طرف تیر پھینکنا مَکْرُوہ ہے کہ اِن حُرُوف کی بھی عزّت و توقیر ہے۔'' (عالمگیری ج۵ص۳۲۳) اَلْبَتَّہ ٹِشو پیپر سے ہاتھ پونچھنے یا ٹائلِٹ پیپر سے جائے اِستِنْجا خشک کرنے کی عُلَمائے کرام اِجازَت دیتے ہیں کیونکہ یہ اِسی کام کیلئے تیّار کئے جاتے ہیں اور اِن پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔

جوانی کیسے گزاریں ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُمْر کا کوئی سا بھی حصّہ ہو،نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں لگے رہنے میں بھلائی نہیں اور نَفْس کی شرارت جوانی کے زمانے میں تو عُروج (یعنی بُلندی) پر ہوتی ہے،نَفْس کوعِلْم وعمل کی لگام ڈال کر اس کی تربیَت کرنے کا یِہی وَقْت ہوتا ہے۔حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے بھی اس جانب توجُّہ دلائی ہے چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ

فرماتے ہیں: ”جوانی کی ابتدِا جس طرح ہوا و ہَوس (یعنی خواہشات کے اُبھرنے) کا وَقْت ہے، اسی طرح عِلْم و عمل کو اپنانے کا بھی یِہی وَقْت ہے، جوانی میں کی جانے والی عبادات بُڑھاپے کی عبادات سے افضل ہیں۔“ (مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفترِ سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۳۵ ج۲ ص ۸۷ ملخّصًا)

جوانی نعمتِ خداوَندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایّامِ جوانی کے اَوقات کی قَدْر دانی بَہُت ضَروری ہے کیونکہ **جوانی** میں انسان کے اَعضا مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اَحْکام وعبادات کی بجا آوری، خوش اُسلُوبی کے ساتھ ممکن ہوتی ہے، بُڑھاپے میں یہ بہاریں کہاں نصیب! اُس وقْت تو مسجِد تک جانا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس کی شدّت برداشت کرنے کی بھی ہِمّت نہیں رہتی، نَفْل تو کُجا فَرْض روزے پورے کرنے بھی بھاری پڑ جاتے ہیں۔ جوانی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بَہُت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت ملے اُسے اِس کی قَدْر کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وَقْت عبادت واِطاعت میں گزارنا چاہئے، اوقات کے اَنمول ہیروں کو نَفْع مند بنانا چاہئے۔ حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان نَقْل فرماتے ہیں: ”جوانی کی عبادت بُڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے کہ عبادات کا اصل وَقْت جوانی ہے۔ شِعْر

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں	جب بڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بڑھاپا بھی غنیمت جب جوانی ہوچکی	یہ بڑھاپا بھی نہ ہوگا موت جس دم آ گئی

وَقْت کی قَدْر کرو، اسے غنیمت جانو، گیا وَقْت پھر ہاتھ آتا نہیں۔“ (مراٰۃ المناجیح ج۳ ص ۱۶۷)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

حافِظِ قراٰن کا ادب

ایک مرتبہ ایک حافِظ صاحب حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے پاس بیٹھ کر قراٰنِ کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے جب ان کی طرف نگاہ فرمائی تو دیکھا کہ جس جگہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تشریف فرما ہیں وہ جگہ حافِظ صاحِب والی جگہ سے تھوڑی اُونچی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فوراً اپنی نِشَسْت (یعنی بیٹھک) نیچی کردی۔

(زُبْدَۃُ الْمَقامات ص ۱۹۵)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی کے 40 معمولات

❁ سَفَر ہو یا حَضَر، سردی ہو یا گرمی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ آدھی رات کے بعد بیدار ہو جاتے اور مَسنون دعائیں پڑھتے ❁ پابندی سے تَہَجُّد ادا فرماتے اور تَہَجُّد میں طویل قِراءَت کرتے ❁ قِبلہ رُو بیٹھ کر وُضُو فرماتے اور ❁ وُضُو میں کسی سے مدد نہ لیتے ❁ وُضُو میں مِسواک فرماتے، فراغت کے بعد کاتِب (یعنی لکھنے والے) کی طرح مِسواک کبھی کان پر لگا لیتے اور کبھی خادِم کے سپُرد فرما دیتے ❁ وُضُو کے دَوران تمام سُنَن و مُسْتَحَبّات کا خوب خیال فرماتے ❁ اَعضائے وُضُو دھوتے وَقْت اور وُضُو کے بعد مَسنون دعائیں پڑھتے ❁ نَماز کے لئے عُمدہ لباس زیبِ تن فرماتے اور نہایت وقار کے ساتھ نَماز کی ادائیگی کے لئے تیّار ہو جاتے ❁ نَمازِ فَجْر کی سنّتیں گھر میں ادا فرماتے ❁ فَجْر کے فرض مسجِد میں جماعتِ کثیرہ (یعنی بَہُت بڑی جماعت) کے ساتھ ادا فرماتے ❁ نَماز سے فراغت کے بعد مَسنون دعائیں پڑھتے،

پھر دائیں یا بائیں جانب رُخ فرما کر دعا فرماتے اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ چِہرے پر پھیر لیتے ❁ نماز کے بعد ذِکر، تلاوتِ قراٰن کریم کا حلقہ قائم کرتے اور ابتِدائی طالب علموں کی تربیَت فرماتے ❁ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر خاموش رہا کرتے ❁ بعض اوقات آپ پر گریہ (یعنی رونا) طاری ہوجاتا اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہوجایا کرتا (یعنی خوب روتے) ❁ نمازِ چاشْت پابندی سے ادا فرماتے ❁ آپ نہایت ہی کم کھانا تناوُل فرماتے ❁ کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھتے ❁ (دن میں) کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ فرماتے ❁ اذان سُن کر جواب دیتے ❁ نمازِ ظُہر کے بعد پھر ذِکرِ الٰہی کا حلقہ قائم کرتے، اس کے بعد ایک دو سبق کی تدریس فرماتے ❁ تَحِیَّۃُ الْمسجِد پابندی سے ادا فرماتے ❁ نَمازِ مغرِب کے بعد اَوّابین کے چھ نوافِل ادا فرماتے ❁ نَمازِ وِتْر کی ادائیگی کے بعد سنّت کے مُطابِق قِبلہ رُخ ہوکر سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر آرام فرما ہوتے ❁ سورج یا چاند گرہن ہونے پر نَمازِ کُسُوف وخُسُوف ادا فرماتے ❁ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عَشَرے میں اعتِکاف فرماتے ❁ ذُوالحِجّہ کے ابتدائی عَشَرے (یعنی شُروع کے دس دن) میں مخلوق سے کَنارہ کش ہوکر عبادت کا اہتمام فرماتے ❁ کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتے اور خُصُوصاً شبِ جُمُعہ مُریدوں کے ساتھ مل کر ایک ہزار دُرُودِ پاک کا نذرانہ بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ❁ سفَر وحضَر میں تراویح کی مکمّل بیس رَکعتیں خُشُوع و خُضُوع سے ادا فرماتے ❁ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کم از کم تین مرتبہ قراٰنِ کریم کا خَتْم فرماتے

❁ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چونکہ حافِظِ قراٰن تھے اس لئے اکثر تلاوتِ قراٰنِ کریم کا سلسلہ جاری رہتا ❁ دورانِ سفر بھی تلاوت فرماتے اور اگر اس دَوران آیتِ سجدہ آجاتی تو فوراً سُواری سے اتر کر سجدۂ تلاوت ادا فرماتے ❁ اِنفرادی نَماز میں رکوع و سُجود کی تسبیحات پانچ، سات، نو یا گیارہ مرتبہ تک ادا فرماتے ❁ سفر کے لئے اکثر آپ پیر یا جُمعرات کے دن کا اِنْتِخاب فرماتے ❁ کپڑا پہننے، آئینہ دیکھنے، پانی پینے، کھانا کھانے، چاند دیکھنے اور دیگر مَعمولات میں جو مَسنون دعائیں مَروی ہیں ان کا اہتمام فرماتے ❁ نَماز کی تمام سُنّتوں اور مُسْتَحَبّات کا خوب اہتمام فرماتے ❁ جب کوئی بُزُرگ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ❁ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے ❁ علّامہ بَدْرُ الدّین سَرہِنْدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے عِلْم نہیں کہ کبھی کوئی شخص سلام میں آپ سے سبقت لے گیا (یعنی پہل کرنے میں کامیاب ہوا) ہو ❁ سر پر عِمامہ شریف سجائے رکھتے ❁ پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اُوپر ہوا کرتا۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۸۰ تا ۹۲ مُلَخَّصًا)

حضرت مُجَدِّدِ اَلْف ثانی کا عِمامہ شریف

حضرتِ سیِّدُ نا امامِ ربانی، مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی، شَیخ احمد فاروقی سَرہِنْدی نقشبندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے متعلّق مَنقول ہے کہ عِمامہ شریف آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سرِ مبارک پر ہوتا اور شملہ دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا۔ (ایضاً ص ۹۲ مُلَخَّصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مُبارکہ میں عِمامہ شریف باندھنے کے بہُت

سے فضائل بیان کیے گئے ہیں: چُنانچہ

باعِمامہ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّاب ج ۲ ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰۵ ، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۲۱۳)

کیا عِمامہ صِرْف عُلَما ہی باندھیں؟

حضرتِ علّامہ مفتی محمد وقارُ الدّین قادری رضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عِمامہ صِرْف عُلَما و مَشائخ ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے سنّت ہے اور عِمامے کی فضیلت اور عِمامہ باندھ کر نَماز پڑھنے کی فضیلت اَحادیث میں بیان کی گئی ہے اس لئے ہر بالِغ مَرد کے لئے عِمامہ باندھنا ثواب کا کام ہے اور اچّھے کام کی عادت ڈالنے کے لئے بچّوں کو بھی اس کی تعلیم دینی چاہیے۔ (وقارالفتاوٰی ج ۲ ص ۲۵۲)

عالِم اور جاہِل سب عِمامہ باندھیں

بَحْرُ الْعُلُوم حضرت علّامہ مُفتی عبدُ الْمنان اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ایک سوال (عام مسلمان یعنی غیرِ عالم کو عمامہ باندھنا سنّت ہے یا نہیں؟) کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ہر مسلمان چاہے عالِم ہو یا غیرِ عالِم اسے عمامہ باندھنا سنّت ہے، امام بَیْہَقی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے شُعَبُ الْاِیْمان میں حضرتِ (سیِّدُنا) عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ: ''عمامہ باندھنا اِختیار کرو کہ یہ فِرِشتوں کا نشان ہے اور اس (شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔'' [شعب الایمان ج٥ص١٧٦ حدیث:٦٢٦٢] ''بہارِ شریعت'' میں ہے کہ عمامہ باندھنا سنّت ہے۔ [بہار شریعت ج٣ص٤١٨] ان اَحکام سے یہی ظاہر ہے کہ مسلمان خواہ عالِم ہو یا جاہِل سب کو عمامہ باندھنے کا حُکم ہے۔ (فتاوٰی بحر العلوم ج٥ص٤١١ ملخّصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِتّباعِ سنّت عشقِ رسول کی علامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچّے عاشِقِ رسول کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت کے مُطابِق گزارنے کی کوشش کرتا ہے، یوں سُنّتِ نبوی کو عملی طور پر اپنانے کی وجہ سے عاشِقِ صادِق کا دل عشقِ مصطفٰے میں تڑپتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا ہر عمل سُنّتِ مصطفٰے کی عملی تصویر ہوا کرتا، آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنی گفتگو، چلنے پھرنے اور زندگی کے دیگر مَعمولات سنّت کے مُطابِق گزارتے، سنّتوں کی بَرَکت سے آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو جو مقام و مرتبہ نصیب ہوا اس کے متعلّق آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کمالِ اِتّباع (یعنی مکمّل پیروی) کی وجہ سے مجھے ایسے مقام سے سرفراز کیا گیا جو ''مقامِ رِضا'' سے بھی بُلند و بالا ہے۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص٧٧) سنّتوں کے مُطابِق زندگی گزارنا بَہُت بڑی سعادت ہے کہ اس کی بَرَکت سے مقامِ مَحبوبیت نصیب ہوتا ہے جیسا کہ آپ رَحْمۃُ اللہ

تعالٰی علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں: ''ہر وہ چیز جس میں محبوب کے اَخلاق و عادات پائی جائیں محبوب کے ساتھ وابستگی اور اس کے تابع ہونے کی وجہ سے وہ بھی محبوب اور پیاری ہو جاتی ہے، اس کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے:

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ ۳، اٰلِ عمرٰن: ۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ **اللہ** تمہیں دوست رکھے گا۔

لٰہذا **اللہ** تعالٰی کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں کوشش کرنا بندے کو مقامِ محبوبیت تک لے جاتا ہے، تو ہر عقلمند پر لازم ہے کہ **اللہ** تعالٰی کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِتّباع میں ظاہِراً و باطِناً پوری کوشش کرے۔'' (مکتوباتِ امامِ ربّانی، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب ۴۱ ج ۱ ص ۵)

تصانیف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تصانیف میں سے فارسی **''مکتوباتِ امامِ ربّانی''** زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کے عَرَبی، اردو، تُرکی اور انگریزی زبانوں میں تراجِم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے چار رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں: (۱) اِثْبَاتُ النُّبُوَّۃ (۲) رِسالہ تَہلِیْلِیَّہ (۳) معارفِ لَدُنِّیَّہ (۴) شرحِ رُباعیات۔

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے 11 اَقوال

❁ **حلال** و حرام کے معاملے میں ہمیشہ باعمل عُلَما سے رجوع کرنا چاہیے اور ان کے فتاوی کے مُطابِق عمل کرنا چاہیے کیونکہ نَجات کا ذَرِیعہ شریعت ہی ہے۔ (ایضاً، حصّہ سوم، مکتوب ۱۶۳ ج ۱ ص ۴۶)

❁ اَحکامِ شریعت کی صحیح نوعیت عُلَمائے آخِرت سے معلوم کیجیے ان کے کلام میں ایک تاثیر ہے، شاید ان کے مُبارک کلمات کی بَرَکت سے عمل کی بھی توفیق مل جائے۔ (ایضاً، حصّہ دوم، مکتوب ۷۳ ج ۱ ص ۵۹)

❁ تمام کاموں میں ان باعمل عُلَمائے کِرام کے فتاوٰی کے مطابِق زندگی بسر کرنی چاہئے جنہوں نے ''عَزِیمَت'' کا راستہ اختیار کر رکھا ہے اور ''رُخصت'' سے اِجتِناب کرتے (یعنی بچتے) ہیں نیز اس کو نَجاتِ اَبَدی واُخروی کا ذَرِیعہ ووسیلہ قرار دینا چاہیے۔ (ایضاً، مکتوب ۷۰ ج ۱ ص ۵۲)

❁ نَجاتِ آخِرت تمام اَفعال واَقوال، اُصول وفُروع میں اہلسنّت کی پیروی کرنے پر مَوقوف ہے۔ (ایضاً، مکتوب ۶۹ ج ۱ ص ۵۰)

❁ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہ تھا۔ (ایضاً، دفتر سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۱۰۰ ج ۲ ص ۷۵)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص عِلْمِ غیب پر اپنے خاص رسولوں کو مُطّلع (یعنی باخبر) فرماتا ہے۔ (ایضاً، دفتر اوّل، حصّہ پنجم، مکتوب ۳۱۰ ج ۱ ص ۱۶۰)

❁ حُضُور شاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اَجْمَعِیْن کو ذِکرِ خیر (بھلائی) کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔ (ایضاً، حصّہ چہارم، مکتوب ۲۶۶ ج ۱ ص ۱۳۲)

❁ صَحابۂ کرم عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان میں سب سے افضل حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں پھر ان کے بعد سب سے افضل سیِّدُنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، ان دونوں باتوں پر صَحابۂ کرام اور تابعین کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کا اِجْماع ہے، نیز امامِ اعظم ابوحنیفہ وامامِ شافِعی و امامِ مالک و امامِ احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم اَجْمَعِیْن اور اکثر عُلَمائے اہلسنّت کے نزدیک

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد تمام صَحابۂ کرام میں سب سے افضل سیِّدُنا عُثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں، پھر ان کے بعد سب سے افضل سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ (ایضاً، مکتوب ۲۶۶ ج ا ص ۱۲۹، ۱۳۰ ملخصا)

❁ مجلسِ میلاد شریف میں اگر اچّھی آواز کے ساتھ قراٰنِ کریم کی تلاوت کی جائے، نعت شریف اور صَحابہ و اہلِ بیت و اولیائے کاملین رضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِیْن کی مَنْقَبَت پڑھی جائے تو اس میں کیا حرج ہے! (مکتوباتِ امام ِربّانی، دفتر سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۷۲ ج ۲ ص ۱۰۷ ملخّصًا)

❁ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کمالِ مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ آدمی حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دُشمنوں سے کامل دُشمنی رکھے۔

(ایضاً، دفتر اوّل، حصّہ سوم، مکتوب ۱۶۵ ج ا ص ۴۸ ملخّصًا)

گانا بجانا زَہرِ قاتِل ہے

❁ حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: گانے بجانے کی خواہش مت کیجیے، نہ اس کی لذّت ہی پر فدا ہوں کیوں کہ یہ شَہد ملا قاتِل زَہر ہے۔ (ایضاً، دفتر سوم، حصّہ ہشتم، مکتوب ۴۳ ج ۲ ص ۸۶ ملخّصًا)

کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے باجے سننا سنانا شیطانی اَفعال ہیں، سعادت مند مسلمان ان چیزوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ گانے باجوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے کہ اس کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جا سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے: جو شخص

Go To Index

کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سنتا ہے قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیلے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۲۰۴ حدیث ۲۲۸۴۳)

مَناقِبِ غوثِ صمدانی بزبانِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب ، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 422 پر ہے: حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جو کچھ فُیُوض و برکات کا مَجْمَع ہے وہ سب سرکارِ غوثیت سے ملے ہیں۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُورِ الشَّمْس یعنی چاند کی روشنی سورج کے نُور سے مُستَفاد ہے۔

(مکتوباتِ امام ربّانی، دفتر سوم، حصّہ نہم، مکتوب ۱۲۳ ج ۲ ص ۱۴۵ ملخّصًا)

مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور اعلٰی حضرت

(پانچ ملتی جُلتی صِفات)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن کی مُبارک حیات کے کئی گوشے ایسے ہیں جن میں حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کی سیرت کی جھلک نظر آتی ہے بلکہ تعلیم وتربیَت، دینی خدمات حتّٰی کہ وصال کے مہینے میں بھی یکسانیت ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

﴿۱﴾ حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی اور امامِ اہلسنّت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہما دونوں کا نام **احمد** ہے ﴿۲﴾ دونوں بُزرگوں نے اپنے اپنے والِد سے عِلْمِ دین حاصل کیا ﴿۳﴾ دونوں حضرات

کی تمام عُمر اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی میں بسر ہوئی ﴿۴﴾ دونوں صاحِبان نے کبھی بھی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا ﴿۵﴾ دونوں اولیائے کرام کا وِصال صفرُ الْمُظَفَّر میں ہوا۔

مکتوباتِ امامِ ربّانی اور اعلٰی حضرت

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں **"مکتوباتِ امام ربّانی"** سے ایک فرمان نَقْل کر کے حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے فرمان کو **ارشادِ ہدایت** قرار دیا ہے چُنانچہ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ایک اہلِ مَحَبَّت کو گمراہ لوگوں کی صُحبت کے نقصانات سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: آپ جیسے صُوفی صافی مَنِش کو حضرتِ سیِّدُنا شیخ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور عین ہدایت کے اِمتِثال (حُکم بجالانے) کی اُمّید رکھتا ہوں۔ پھر حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مکتوب کا کلام ذِکر فرما کر ارشاد فرمایا "مولانا انصاف! آپ یا زید یا اور ارا کین مَصلحتِ دین و مذہب زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخِ مُجَدِّد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے اُمّید نہیں کہ اس **اِرشادِ ہدایت بنیاد** کو **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ لَغْو و باطل جانئے، اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانئے۔" (مکتوباتِ امام احمد رضا ص۹۰ ملخّصًا)

آثارِ وصال

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی 1033ھ میں سَرہِنْد شریف آ کر خَلْوت نَشین (یعنی سب سے الگ تھلگ) ہو گئے۔ اپنے خالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کی

لگن نے مخلوق سے بے نیاز کر دیا۔ اس خَلْوَتِ خاص (یعنی خصوصی تنہائی) میں صِرف چند اَفراد کو حُجرے (یعنی کمرے) میں آنے کی اجازت تھی جن میں صاحبزادگان خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما، خُلَفائے کرام میں سے حضرتِ خواجہ محمد ہاشم کِشمی، حضرتِ خواجہ بَدْرُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہما اور دو ایک خادِم۔ حضرتِ خواجہ محمد ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ وصال (یعنی انتِقال) سے قبل ہی دکن تشریف لے گئے تھے۔ حضرتِ خواجہ بَدْرُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ آخر وَقْت تک حاضر رہے۔ جب حضرتِ خواجہ محمد ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رُخصت ہونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے فرمایا: ''دُعا کرتا ہوں کہ آخرت میں ہم ایک جگہ جَمْع ہوں۔'' (زُبْدَۃُ الْمَقامات ص ۲۸۲ تا ۲۸۵ مُلَخَّصًا)

وصال مُبارک

28 صفرُ الْمُظَفَّر 1034 ھ / 1624 ء کو جانِ عزیز اپنے خالقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ (حَضَراتُ القُدس، دفتر دُوُم ص ۲۰۸)

نمازِ جنازہ و تدفین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نمازِ جنازہ آپ کے شہزادے حضرتِ خواجہ محمد سعید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے پڑھائی۔ اس کے بعد شہزادۂ مرحوم حضرتِ خواجہ محمد صادق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق کے پہلو میں دَفْن کر دیا گیا۔ یہ وُہی مقام تھا جہاں حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اپنی زندگی میں ایک نُور دیکھا تھا اور وصیّت فرمائی تھی: ''میری قَبْر میرے بیٹے کی قَبْر کے

سامنے بنانا کہ میں وہاں جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری دیکھ رہا ہوں۔'' اس قُبّے (یعنی گنبد) میں پہلے شہزادۂ مرحوم حضرتِ خواجہ محمد صادق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق سِنِ 1025ھ کی تدفین ہوئی اور اس کے بعد **حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو ان کے پہلو میں دَفْن کیا گیا۔ اب اس رَوضہ شریف کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔

(زُبْدَۃُ الْمَقامات ص ۲۹۴۔۲۹۶،۳۰۵ مُلَخَّصًا)

اَولاد کے مُبارک نام

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سات شہزادے اور تین شہزادیاں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے:

شہزادگان: ﴿۱﴾ حضرتِ خواجہ محمد صادِق عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق ﴿۲﴾ حضرتِ خواجہ محمد سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۳﴾ حضرتِ خواجہ محمد معصوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿٤﴾ حضرتِ خواجہ محمد فَرُّخ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿٥﴾ حضرتِ خواجہ محمد عیسٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿٦﴾ حضرتِ خواجہ محمد اشرف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ﴿۷﴾ حضرتِ خواجہ محمد یحیٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ۔ **شہزادیاں:** ﴿۱﴾ بی بی رقیہ بانو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا ﴿۲﴾ بی بی خدیجہ بانو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا ﴿۳﴾ بی بی اُمِّ کُلثوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا۔ (زُبْدَۃُ الْمَقامات)

خُلَفائے کِرام

حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے چند خُلَفائے کرام کے نام یہ ہیں: (۱) صاحبزادہ خواجہ محمد صادِق (۲) صاحبزادہ خواجہ محمد سعید (۳) صاحبزادہ خواجہ محمد معصوم

(٤) حضرت میر محمد نعمان برہان پوری (٥) شیخ محمد طاہر لاہوری (٦) شیخ کریمُ الدّین بابا حسن ابدالی (٧) خواجہ سید آدم بنّوری (٨) شیخ نور محمد پٹنی (٩) شیخ بدیعُ الدّین (١٠) شیخ طاہر بَدَخشی (١١) شیخ یار محمد قدیم طالقانی (١٢) حضرت عبدُ الہادی بدایونی (١٣) خواجہ محمد ہاشم کِشمی (١٤) شیخ بدرُ الدّین سرہندی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی۔ (حَضَراتُ القُدس)

مُجَدِّدِ اَلْف ثانی اور خُلَفائے اعلٰی حضرت

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ایک خلیفہ امامُ الْمُحدِّثین حضرت سیِّدُ نا محمد دیدار علی شاہ اَلْوَرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بھی نقشبندی مُجدِّدی ہیں۔ اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے خُلَفا کو بھی حضرت سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے بے پناہ عقیدت و مَحبَّت تھی، سیِّدی قطبِ مدینہ حضرتِ قبلہ ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے ایک مرتبہ سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: ''حضرتِ مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔'' (سیدی ضیاء الدین احمد القادری ج ا ص ٥٠٩ ملخّصًا) خلیفۂ اعلٰی حضرت سیِّدُ نا ابُو الْبرکات سیِّد احمد قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے ''40 اِرشادات'' جمع فرمائے ہیں۔

یاربِّ مصطفٰے! ہمیں اپنے ولیِّ برحق حضرتِ سیِّدُ نا امامِ ربّانی مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے صَدقے بے حساب مغفِرت سے مُشرَّف فرما کر جنَّتُ الْفِردوس میں اپنے پیارے حبیب

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

صفر المظفّر ۱۴۳۸ھ
نومبر 2016ء

بیان:9

تذکرۂ امام احمد رضا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از : سگِ مدینہ محمد الیاس قادری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مَحَبَّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جوکہ میں نے 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1393 ھ (بمطابق 31-3-1973) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بَہُت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفْع بخش بنائے۔ اللّٰہ تبارَک وَ تعالٰی بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رِسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حِساب مغفِرت کرے۔ اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۵ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۳۳ ھ

21-12-2011

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر یہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ (20صَفُحات) پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمتِ عالَم ،نورِ مُجسَّم ،شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمَم ،رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔''

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲٦۱ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادَتِ باسعادت

میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت،پروانۂ شَمْعِ رِسالت،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پِیرِ طریقت،باعِثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادت

باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکَرّم ۱۲۷۲؁ھ بروزِ ہفتہ بوَقْتِ ظُہر مُطابِق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سَنِ پیدائش کے اِعتِبار سے آپ کا نام اَلْمُخْتار (۱۲۷۲؁ھ) ہے۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص۵۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اعلٰی حضرت کا سنِ ولادت

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنا سَنِ وِلادت پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَہ** کی آیت نمبر 22 سے نکالا ہے۔اِس آیتِ کریمہ کے **عِلْمِ اَبْجَد** کے اِعتِبار کے مطابِق 1272 عَدَد ہیں اور ہجری سال کے حِساب سے یِہی آپ کا سَنِ وِلادت ہے۔چُنانچِہ مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ ملفوظاتِ اعلٰی حضرت صَفْحَہ 410 پر ہے: وِلادت کی تاریخوں کا ذِکر تھا اور اس پر (سیِّدی اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے) ارشاد فرمایا : **بِحَمْدِ اللّٰہِ** تعالٰی میری وِلادت کی تاریخ اس آیۂ کریمہ میں ہے:

اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ	ترجمۂ کنزُ الْاِیمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں **اللہ** نے اِیمان نَقْش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔
(پ۲۸، اَلْمُجَادَلَہ: ۲۲)	

آپ کا نامِ مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات[7] آٹھ[8] سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَھَمِّیَّت کا حامِل تھا۔ کم سِنی، خُرْد سالی (یعنی بچپن) اور کم عمری میں ہوش مندی اور قُوّتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی نَنّھی سی عُمْر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے۔ **چھ[6] سال** کے تھے کہ ربیعُ الاوَّل کے مُبارَک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہو کر میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بہُت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغز تقریر فرما کر عُلَمائے کِرام اور مشائخ عِظام سے تحسین و آفرین کی داد وُصول کی۔ اِسی عُمْر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمْت معلوم کر لی پھر تادمِ حیات بَلْدَۂ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم (یعنی غوثِ اعظم کے مُبارَک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولٰی کا تَحَفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جا کر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے، گویا کہ سُنّتِ مصطفٰے عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اِظہار کرتے ہوئے حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالِیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود
اُونچی بِینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قدر اپنا لیا تھا کہ چلتے وَقت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی۔ ساٰت سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزے رکھنے شُروع کردیئے۔ (دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۱۶)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لَفْظ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زبانِ مُبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیّت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلٰی حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عَرْض کی: میں اِرادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سَبَق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سَبَق سنتے تو حَرْف بَحَرْف لَفْظ بہ لَفْظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخْت تعجُّب

Go To Index

کرتے۔ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شُکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل وکرم شامِلِ حال ہے۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۶۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے صِرْف تیرہ۱۳ سال دس۱۰ ماہ چار۴ دن کی عُمْر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے کر کے سَنَدِ فراغت حاصِل کر لی۔اِسی دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا **فتوٰی** تحریر فرمایا تھا۔فتوٰی صحیح پا کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کر دی اور آخر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔(ایضاً ص ۲۷۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تَعَالٰی نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جَلیلہ سے نوازا تھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس۵۰ عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قَدْر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو ہرفن میں کافی دسترس حاصل تھی۔عِلْمِ تَوقِیت (عِلْمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو سِتارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ عِلْمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدِّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا: فرمائیے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرْض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمائیے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دِینیّات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری راہنُمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت ومَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلٰوۃ کے پابند ہوگئے۔ (ایضاً ص ۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ عِلْمِ تکسِیر، عِلْمِ ہیئَت، عِلْمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ جب دارُالْاِفتا میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قیام تھا تو رات دن ایسے واقِعات سامنے آتے تھے کہ **اعلیٰ حضرت کی حاضِر جوابی** سے لوگ حیران ہو جاتے۔ ان حاضِر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات وہ **عِلْمی حاضِر جوابی** تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔ مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالْاِفتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُزْ۔ئِی۔یَہ) کی شکْل میں نہ مل سکے گا فُقہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنْباط کرنا پڑے گا۔ (یعنی فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضِر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ ابنِ ہُمام نے "**فَتْحُ الْقَدِیر**" کے فُلاں صَفْحے میں، ابنِ عابِدِین نے "**رَدُّ الْمُحتار**" کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، "**فتاوٰی ہندیہ**" میں، "**خَیریہ**" میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو **صَفْحَہ، سَطْر** اور بتائی گئی

عبارت میں ایک نُقطے کا فرق نہیں۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس طرح اِتنے علم کے دریا بہا دیئے
عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفْظ قرآن

جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضْرات میرے نام کے آگے **حافِظ** لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقت غالِباً عِشا کا وُضُو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرما لیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابت نہ ہو۔ (ایضاً ص ۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عشقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سرتا پا نُمُونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان **''حدائقِ بخشش شریف''** اِس اَمْر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نَوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قَلْب سے نِکلا ہوا ہر مِصْرَعہ مصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت و مَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنْیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اِس لیے کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حُضُورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت وغُلامی کو دل وجان سے قَبول کرلیا تھا۔ اوراس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اِظہار آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعر میں اِس طرح فرمایا: ؎

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلَع بہرائچ یوپی ہِند) کے نواب کی مَدْح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدْح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ

رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے: ؎

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گُمانِ نَقْص جہاں نہیں
یِہی پھول خار سے دُور ہے یِہی شَمْع ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال = پورا ہونا۔ نَقْص = خامی۔ خار = کانٹا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن و جمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح سے کامل و مکمَّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمِنہ کا ایک یِہی مہکتا پھول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شَمْع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شَمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔

اور مَقْطَع[2] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں: ؎

کروں مَدْح اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: مَدْح = تعریف۔ دُوَل = دولت کی جَمع۔ پارۂ ناں = روٹی کا ٹکڑا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میں اَہلِ دولت وثَروَت کی مَدْح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے دَر

[1] غَزَل یا قصیدہ کے شُروع کا شِعْر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ **مَطْلَع** کہلاتا ہے۔
[2] کلام کا آخری شِعْر جس میں شاعر کا تخلّص ہو وہ **مَقْطَع** کہلاتا ہے۔

کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکڑا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دوسری بار حج کے لیے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً میں نبیِّ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزَل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رَحْمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضا: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُوئے لالہ زار یعنی جانِب گلزار تشریف لا رہے ہیں!

مَقْطَع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مایَگی (بے۔ما۔یَہ۔گی یعنی مِسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے مِصْرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لَفْظ اِستِعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرْحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں!

یہ غَزَل عَرْض کرکے دیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشَرَّف ہوئے۔ (ایضاً ص ۹۲) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَفیاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمْر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔ (سوانحِ امام احمد رضا ص۹۶ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مُفتیٔ اعظم ہِند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلْب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ واقِعی فَنا فِی الرَّسول تھے۔ اکثر فِراقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حِمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کردیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استِعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دوجہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخِری وَقْت بھی عزیز وا قارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھّے اچھّے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطْلَق نہ جِھڑکنا۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز با جماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ مِیلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن مَحْفِلِ مِیلاد شریف میں ذِکْرِ وِلادت شریف کے وَقْت صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعْظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دوزانو ہی مِنْبَر شریف پر رہتے۔ (ایضاً ص ۱۱۹، حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۹۸) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قراٰن کرتے یا سنتے وَقْت نیز اجتِماعِ ذِکْر و نعت سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس و مَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دوزانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقْت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے

لفظ "اللّٰہ" بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں: ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں

مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی بھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالبًا پانچ شخصوں نے اقتِدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضُور اعلٰی حضرت نے باطمینانِ تمام بِلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا

کیں اور جس وَقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔ (ایضا ج ۳ ص ۱۸۹، ۱۹۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خُدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا **اللہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطِیع و فرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَرْوَرْدگار اُس کی اِطاعت گزار ہوگئی اور جو کوئی دربارِ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقْل نہ کئے جاسکے، جو نَقْل کر لیے گئے تھے اُن کا

Go To Index

نام ''اَلعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الفَتاوَی الرَّضَوِیَّہ '' رکھا گیا۔**فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفْحات 21656،کل سُوالات وجوابات :6847اور کل رسائل:206 ہیں۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاهور)

قرآن وحدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی وُسْعَتِ نظرِی کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ہرفتوے میں دلائل کا سَمُندر موج زَن ہے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾''سُبُحٰنَ السُّبُّوح عَنْ عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح'' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے ردّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾مَقامِعُ الْحَدِید ﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی ﴿4﴾ تَجَلِّی الْیَقین ﴿5﴾ اَلکَوکَبَۃُ الشَّھَابِیۃ ﴿6﴾ سَلُّ السُّیُوفِ الْھِندیہ﴿7﴾ حیاتُ الْموات ۔

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں

جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص ۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ترجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تَراجِم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ترجَمہ کا نام ''کنزُالْاِیمان'' ہے جس پر

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خلیفہ حضرتِ صدرُ الْاَ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بنامِ ''خزائنُ العرفان'' اور مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے ''نورُ العرفان'' کے نام سے حاشِیہ لکھا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے 4 ماہ 22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 **سُوْرَۃُ الدَّھْر** کی آیت 15 سے سالِ انتِقال کا اِستِخراج فرما دیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے **عِلْمِ اَبْجَد** کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یِہی ہجری سال کے اِعتِبار سے سَنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مُبارَکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ (پ۲۹، اَلدّھر:۱۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۸٤)

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳٤۰ھ مُطابِق 28 اکتوبر 1921ء کو جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے دن ہندوستان کے وَقْت کے مُطابِق 2 بجکر 38 مِنَٹ (اور پاکستانی وَقْت کے مُطابِق 2 بجکر 8 مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمُعہ کے وَقت اعلٰی حضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیرو بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری

شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجَل کو لَبَّیْک کہا۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن** ؕ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مزار پُرانوار مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفِل چلی گئی
شِعر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دربارِ رسالت میں انتِظار

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ کو بیتُ الْمقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پایا۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِضْوان دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتِظار ہے، شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضُور! (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا اِنتِظار ہے؟ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتِظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضُور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مولانا اَحمد

رَضا رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتِظار ہے۔'' (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاالٰہی جب رؔضا خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطَفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سگِ غوث ورضا
محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ
ہفتہ ۲۵ صَفَر المُظَفَّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

بیان:10

تذکرۂ صدر الشریعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

تَذْکِرَۂ صَدرُ الشَّرِیْعَہ عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْوَرٰی (1)

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (52صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے ان شاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہَدا ء کے ساتھ رکھے گا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

(1) شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے "**تذکرۂ صدر الشریعہ**" مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کی مَدَنی التجاء پر بہارِ شریعت (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کی پہلی جلد میں شامل کرنے کے لئے لکھا تھا، اِس کی افادیت کے پیشِ نظر رسالے کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ **مجلس مکتبۃُ المدینہ**۔

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

سگِ مدینہ کے بچپن کی ایک دُھندلی یاد

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طُفُولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم بابُ المدینہ کے اندر گوٗ گلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلّے میں بادامی مسجِد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیش امام صاحِب بَہُت پیارے عالم تھے، روزانہ نَمازِ عشاء کے بعد نَماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امامِ مسجِد روزانہ کم از کم کسی ایک نَماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔

ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالِباً نَمازِ ظہر اِسی بادامی مسجِد میں ادا کرکے باہَر نکلا تھا، پیشِ امام صاحِب فارِغ ہوکر مسجِد کے باہَر تشریف لا چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہوگا اِس پر انہوں نے کسی کو حکم فرمایا: **بہارِ شریعت** لے آؤ۔ چُنانچِہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر

جلی حُرُوف سے **بہارِ شریعت** لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحِب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وَقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُرُوف میں لفظِ **مسئلہ** لکھا تھا، چُونکہ مسائل سُن کر بَہُت سُکون ملتا تھا اِس لئے میرے منہ میں پانی آرہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصِل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شُعُور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جا سکتی ہے، خیر اگر مَول ملتی بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بَہَر حال **بہارِ شریعت** مجھے یاد رہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آ ہی گیا کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں **بہارِ شریعت** خریدنے کے قابل ہو گیا۔

اُن دنوں مکمَّل **بہارِ شریعت** (دو جلدوں میں) کا ہدِیَّہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ بِغیر جِلد کی 28 روپیہ۔ چُنانچِہ میں نے مکمَّل **بہارِ شریعت** (غیر مُجلّد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصِل کی۔ اُس وقت **بہارِ شریعت**

کے 17 حصے تھے البتّہ اب 20 ہیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں نے **بہارِ شریعت** سے وہ فُیوض وبَرَکات حاصِل کئے کہ بیان سے باہَر ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس کتاب کی برکات سے **معلومات** کا وہ اَنمول **خزانہ** ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے **گُن** گاتا ہوں۔ اس عظیمُ الشّان تصنیف کے مُصَنِّف خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہیں۔ **حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمان: "**عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔" (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ج۷ ص۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) پر عمل کرتے ہوئے اپنے مُحسِن حضرت مولانا **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا **تذکرہ** پیش کرتا ہوں۔

دم سے ترے "بہارِ شریعت" ہے چار سو
باطل ترے فتاویٰ سے لرزاں ہے آج بھی

ابتدائی حالات

صدرِ شریعت، بدرِ طریقت ، مُحسنِ اہلسنّت ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج مفتی **محمد امجد علی اعظمی** رضوی سنّی حنفی قادِری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی سن ۱۳۰۰ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدِ ماجد حکیم **جمال الدین** علیہ رحمۃ اللہ المبین اور دادا حُضُور **خدا بخش** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فنِ **طِب** کے ماہِر تھے۔

اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے **گھر** پر حاصل کی پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرَسہ **ناصر العلوم** میں جا کر گوپال گنج کے مولوی **الٰہی بخش** صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچا زاد بھائی اور اُستاذ مولانا **محمد صدیق** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کچھ اسباق پڑھے پھر جامع معقولات و منقولات حضرت علّامہ **ہدایت اللہ خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن

سے **علمِ دین** کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے **درسِ نظامی** کی تکمیل کی۔ پھر **دورۂ حدیث** کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المحدِّثین حضرت **مولانا وصی احمد محدث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کی۔ **حضرت محدثِ سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے **ہونہار شاگرد** کی عَبقَری (یعنی اعلی) صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا: **"مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے۔"**

پیدل سفر

صدرالشریعہ بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے طلبِ **علمِ دین** کیلئے جب **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی سے **جونپور** کا سفر اختیار کیا، ان دنوں سفر پیدل یا بیل گاڑیوں پر ہوتا تھا۔ چُنانچِہ **راہِ علم** کے عظیم مسافر **صدرالشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مدینۃ العلماء گھوسی سے **پیدل** سفر کرکے اعظم گڑھ آئے پھر یہاں سے اونٹ گاڑی پر سُوار ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جونپور پہنچے۔

Go To Index

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حیرت انگیز قوتِ حافِظہ

صدرُ الشَّریعہ، **بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا حافظہ بَہُت مضبوط تھا۔ حافِظہ کی قوت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ ''کافیہ'' کی عبارت زَبانی یاد کی جائے تو فائدہ ہوگا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کر لی!

تدریس کا آغاز

صوبہ بہار (ہند پٹنہ) میں **مدرسۂ اہلسنّت** ایک ممتاز درس گاہ تھی جہاں مُقتَدِر (مُق۔تَ۔دِر) ہستیاں اپنے علم و فضل کے جوہر دکھا چکی تھیں۔ خود صدرالشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **استاذِ محترم** حضرت مُحدِث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی برسوں وہاں **شیخ الحدیث** کے منصب پر فائز رہ چکے تھے۔ مُتَولّی مدرسہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

قاضی عبدالوحید مرحوم کی درخواست پر حضرت **مُحدِّث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **مدرسۂ اہلسنّت** (پٹنہ) کے **صدر مُدرِّس** کے لئے **صدرُالشَّریعہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتخاب فرمایا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ استاذِ محترم کی **دعاؤں** کے سائے میں ''پٹنہ'' پہنچے اور **پہلے** ہی سبق میں عُلوم کے ایسے **دریا** بہائے کہ عُلَماء وطَلَبہ اَش اَش کراُٹھے۔ **قاضی عبدالوحید** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ المجید جو خُود بھی **مُتبَحِّر** (مُ۔تَ۔بَح۔حِر) **عالم** تھے نے **صدرُالشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کی علمی وَجاہت اور انتِظامی صلاحیّت سے **مُتَأَثِّر** ہوکر مدرَسہ کے تعلیمی اُمور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سِپُرد کردیئے۔

اعلیٰ حضرت کی پہلی زیارت

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدالوحید علیہ رحمۃ اللہ المجید بانی مدرسۂ اہلسنّت (پَٹنہ) شدید **بیمار** ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک نہایت **دیندار** و دین پرور رئیس تھے، **علمِ دین** سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اِنگریزی تعلیم میں B.A تھے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

انکے والد انھیں بیرسٹری کے امتحان کے لئے لندن بھیجنا چاہتے تھے لیکن قاضی صاحِب کے مقدس مَدَنی **جذبات** نے یورپ کے مُلحدانہ گندے ماحول کو سخت **ناپسند** کیا۔ چُنانچِہ آپ نے اس سفر سے تحریز فرمایا اور ساری زندگی **خدمتِ دین** ہی کو اپنا شعار بنایا۔ انکی پرہیزگاری اور مَدَنی سوچ ہی کی **کَشِش** تھی کہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَھلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اور حضرت قبلہ **مُحَدِّث سُورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی جیسے مصروف بُزُرگانِ دین قاضی صاحِب کی **عیادت** کے لئے کَشاں کَشاں روہیلکھنڈ سے **پٹنہ** تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صدر الشریعہ، بدر الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے **پہلی بار** میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کی **زیارت** کی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت میں ایسی **کشش** تھی کہ بے اختیار صدرُ الشریعہ ، بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا **دل** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف **مائل** ہوگیا اور اپنے استاذِ محترم حضرت سیِّدُنا مُحدِّث سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مشورے سے **سلسلۂ عالیہ قادریہ** میں **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت سے **بَیْعَت** ہوگئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت اور سیِّدی محدِث سورَتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی موجودَگی میں ہی قاضی صاحب نے **وفات** پائی۔ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ ربِّ العزّت نے **نمازِ جنازہ پڑھائی اور محدِّث سورَتی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نے **قبر میں اُتارا۔**

اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عِلمِ طِبّ کی تحصیل

قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رِحلت کے بعد مدرسہ کا انتظام جن

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

لوگوں کے ہاتھ میں آیا، ان کے **نامناسب اقدامات** کی وجہ سے صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سخت کبیدہ خاطر اور **دل برداشتہ** ہوگئے اور سالانہ تعطیلات میں اپنے گھر پہنچنے کے بعد اپنا **استعفاء** بھجوادیا اور **مطالعۂ کُتُب** میں مصروف ہوگئے۔ پٹنہ میں مغرب زدہ لوگوں کے بُرے برتاؤ سے متاثر ہو کر ملازمت کی چپقلش سے بیزار ہو چکے تھے۔ معاش کے لئے کسی مناسب مشغلہ کی جستجو تھی۔ والد محترم کی نصیحت یاد آئی کہ ؏ میراثِ پدر خواہی علمِ پدر آموز (یعنی والد کی میراث حاصل کرنا چاہتے ہو تو والد کا علم سیکھو) خیال آیا کہ کیوں نہ **علم طب** کی تحصیل کر کے خاندانی پیشہ طبابت ہی کو مشغلہ بنائیں۔ چنانچہ شوال ۱۳۲۶ھ میں لکھنؤ جا کر دو سال میں علم طب کی تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور **مطب** شروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خداداد قابلیت کی بنا پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔

صدرِ شریعت اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں

ذریعۂ معاش سے مطمئن ہو کر جُمادِی الاُولٰی ۱۳۲۹ھ میں آپ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) جب تم مُرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے ''لکھنؤ'' تشریف لے گئے۔ وہاں سے اپنے **اُستاذِ محترم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ''پیلی بھیت'' حاضر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو جب معلوم ہوا کہ ان کا ہونہار شاگرد **تدریس** چھوڑ کر **مطب** میں مشغول ہو گیا ہے تو انہیں بے حد **افسوس** ہوا۔ چُونکہ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا ارادہ **بریلی** شریف حاضر ہونے کا بھی تھا چُنانچہ بریلی شریف جاتے وقت مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک **خط** اِس مضمون کا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی خدمت میں تحریر فرما دیا تھا کہ ''جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کو خدمتِ دین و علمِ دین کی طرف **مُتوجِّہ** کیجئے۔''

جب میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے دَرِ دولت پر **حاضِری** ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت **لطف و کرم** سے پیش آئے اور ارشاد فرمایا: ''آپ یہیں **قِیام** کیجئے اور جب تک میں نہ کہوں **واپَس** نہ جائیے۔'' اور

دل بستگی کے لئے کچھ **تحریری** کام وغیرہ سِپُرد فرما دیئے۔تقریباً دو ماہ بریلی شریف میں قیام رہا اور میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی صحبت میں **علمی اِستِفادہ** اور **دینی مذاکرہ** کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ رَمضانُ المبارَك قریب آ گیا۔صدرُالشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے **گھر** جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ارشاد فرمایا:''جایئے! لیکن جب کبھی میں بلاؤں تو فوراً **چلے** آیئے۔''

مُرشدِ کامل کا منظورِ نظر امجد علی
اِس پہ دائم لطف فرما چشمِ حق بینِ رضا

طَبابت سے دینی خدمت کی طرف مُراجَعَت

صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی خود **فرماتے** ہیں: میں جب اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دریافت فرمایا:مولانا کیا کرتے ہیں؟میں نے عرض کی: **مَطَب** کرتا

ہوں۔ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے **فرمایا:** ''**مطب بھی اچھا کام ہے،** اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان (یعنی علم دو ہیں؛ علمِ دین اور علمِ طبّ)، **مگر مطب** کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صبح صبح قارورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔'' اِس ارشاد کے بعد مجھے قارورہ (پیشاب) دیکھنے سے انتہائی **نفرت** ہوگئی اور یہ **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کا **کشف** تھا کیونکہ میں اَمراض کی تشخیص میں قارورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا (اور واقعی صبح صبح مریضوں کا قارورہ (پیشاب) دیکھنا پڑ جاتا تھا) اور یہ **تَصَرُّف** تھا کہ قارُورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے **نفرت** ہوگئی۔

بریلی شریف میں دوبارہ حاضِری

گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے **خط** پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔ چُنانچِہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی دوبارہ **بریلی** شریف حاضِر ہوگئے۔ اس مرتبہ ''انجمن اہلسنّت'' کی نظامت اور اس کے **پریس** کے اہتمام کے علاوہ **مدرسہ** کا کچھ تعلیمی کام بھی سِپُرد کیا گیا۔ گویا میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

بریلی شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مستقل قِیام** کا انتِظام فرما دیا۔ اس طرح **صدرُ الشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے تقریباً 11 سال میرے آقائے نعمت **اعلیٰ حضرت** عَلَیْهِ رَحْمَةُ ربِّ الْعِزَّت کی **صحبتِ بابرکت** میں گزارے۔ (حیاتِ صدرالشریعہ ص۲۹، ۳۰ ماخوذاً)

لئے بیٹھا تھا عشقِ مصطَفٰے کی آگ سینے میں
ولایت کا جبیں پر نقش، دل میں نورِ وَحدت کا

بریلی شریف میں مصروفیات

بریلی شریف میں دو **مستقل کام** تھے ایک مدرَسہ میں **تدریس**، دوسرے **پریس** کا کام یعنی کاپیوں اور پُرُوفوں کی **تصحیح**، کتابوں کی **روانگی**، خُطوط کے **جواب**، آمد وخرچ کے **حساب**، یہ سارے کام **تنہا** انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحْمَةُ ربِّ الْعِزَّت کے بعض مُسَوَّدات کا **مُبَیضہ** کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتووں کی **نقل** اور ان کی خدمت میں رہ کر **فتوٰی لکھنا** یہ کام بھی **مستقل** طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر و بیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں

Go To Index

میں بھی **شرکت** فرماتے تھے۔

روزانہ کا جَدْوَل

صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا روزانہ کا **جَدْوَل** کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فجر ضروری **وظائف وتلاوتِ قراٰن** کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ **پریس کا کام** انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرَسہ جا کر **تدریس** فرماتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد **مُستَقِلاً** کچھ دیر تک پھر پریس کا **کام** انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عَصر تک پھر **مدرَسہ** میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرِب تک اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **نشست** فرماتے۔ بعدِ مغرِب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **فتوٰی نَویسی** کا کام انجام دیتے۔ اسکے بعد گھر **واپَسی** ہوتی اور کچھ **تحریری** کام کرنے کے بعد تقریباً دو بجے شب میں **آرام** فرماتے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے اخیر زمانۂ حیات تک یعنی کم و بیش **دس برس تک**

روزمَرَّہ کا یِہی **معمول** رہا۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اس محنت شاقّہ وعزم واستقلال سے اُس دَور کے اکابِر علماء **حیران** تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی **کام کی مشین** ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی **فیل** نہ ہو۔

مصنِّف بھی، مقرِّر بھی، فَقیہِ عصرِ حاضر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اِک ادارہ علم وحکمت کا

ترجَمۂ کنزالایمان

صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَز۔زَہ) احادیثِ نَبَوِیّہ واقوالِ ائمّہ کے مطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے آپ نے **ترجمۂ قراٰن پاک** کے لئے **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ”یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا **صورت** ہوگی؟ اس کی

طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ **باوُضو** کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی **غلطی** نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے **بڑی مشکِل** تو یہ ہے کہ پریس مین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتّھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتّھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللّٰہ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشِش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ کے اس معروض کے بعد ترجَمہ کا کام شروع کر دیا گیا بِحَمدِ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم،

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ **"ترجَمۂ کنز الایمان"** سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنونِ اِحسان ہے اور اِن شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے
امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

وکیلِ رضا

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے سوائے **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کے کسی کو بھی حتّٰی کہ شہزادگان کو بھی اپنی **بیعت** لینے کے لئے **وکیل** نہیں بنایا تھا۔

صدرُ الشَّریعہ کا خطاب کس نے دیا؟

الملفوظ حصّہ اول صَفْحَہ 183 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں ہے کہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے فرمایا: آپ مَوجودِین میں **تَفَقُّہ** (تَ۔فَق۔قُہْ) جس کا نام ہے وہ مولوی **امجد علی** صاحِب میں زیادہ پائیے گا، اِس کی وجہ یِہی ہے کہ وہ اِستِفتاء سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اَخّاذ ہے، طرز سے **واقِفِیَّت** ہو چلی ہے۔'' میرے آقا **اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے ہی حضرت مولانا **امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو **صدرُ الشَّریعہ** کے خطاب سے نوازا۔

اٹھا تھا لے کے جو ہاتھوں میں پرچم اعلیٰ حضرت کا
وہ مِیرِ کارواں ہے کاروانِ اہلسنّت کا

قاضئ شرع

ایک دن صبح تقریباً **9** بجے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن مکان سے باہَر تشریف لائے، تخت پر قالین بچھانے کا حکم فرمایا۔ سب حاضِرین حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اِہتمام کس

لئے فرما رہے ہیں! پھر میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **ایک کرسی پر** تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں آج بریلی میں **دارُ القضاء** بریلی کے قِیام کی بنیاد رکھتا ہوں اور **صدرُ الشریعہ** کو اپنی طرف بلا کر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر **قاضی** کے منصب پر بٹھا کر فرمایا: "میں آپ کو ہندوستان کے لئے **قاضیِ شرع** مقرّر کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضیِ شَرع ہی کرسکتا ہے وہ **قاضیِ شَرعی** کا اختیار آپ کے ذمّے ہے۔"

پھر تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا **مصطفٰے رضا خان** علیہ رحمۃ المنّان اور بُرہانِ ملّت حضرتِ علّامہ مفتی **محمد برہانُ الحق** رضوی علیہ رحمۃ القوی کو دارالقضاء بریلی میں مفتیِ شَرع کی حیثیّت سے مقرر فرمایا۔ پھر دُعا پڑھ کر کچھ **کلمات** ارشاد فرمائے جن کا اقرار حضرتِ صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے کیا۔ **صدرُ الشّریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے دوسرے ہی دن **قاضیِ شَرع** کی حیثیّت سے پہلی نِشَست کی اور **وِراثت** کے

ایک معامَلہ کا فیصلہ فرمایا۔

یہ ساری برکتیں ہیں خدمتِ دینِ پیمبر کی
جہاں میں ہر طرف ہے تذکرہ صدرِ شریعت کا

اعلیٰ حضرت کے جنازے کے لئے وصیت

وَصایا شریف صَفْحَہ 24 پر ہے کہ مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے **اپنی نمازِ جنازہ** کے بارے میں یہ **وصِیَّت** فرمائی تھی۔ "المنۃ المُمتازہ"[1] میں نمازِ جنازہ کی جتنی **دعائیں** منقول ہیں اگر **حامد رضا** کو یاد ہوں تو وہ میری **نمازِ جنازہ** پڑھائیں ورنہ مولوی **امجد علی** صاحِب پڑھائیں۔ حضرتِ حُجَّۃُ الْاِسلام (حضرت مولٰینا حامد رضا خان) چُونکہ آپ کے "وَلی" تھے اسلئے انکو مقدَّم فرمایا، وہ بھی مَشرُوط طور پر اور انکے بعد میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی نگاہِ انتخاب اپنی

مدینہ

[1]: یہ مبارک رسالہ فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ پر موجود ہے۔

نمازِ جنازہ کے لئے جس پر پڑی وہ بھی بلا شرط، وہ ذات صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہ الغنی کی تھی۔ اسی سے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سے مَحَبَّت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آستانۂ مُرشد سے وفا

ایک مرتبہ کسی صاحِب نے تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سامنے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا تذکرہ فرمایا تو مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے اپنا کوئی گھر نہیں بنایا بریلی ہی کو اپنا گھر سمجھا۔ وہ صاحبِ اثر بھی تھے اور کثیر التَّعداد طَلَبہ کے اُستاذ بھی، وہ چاہتے تو بآسانی کوئی ذاتی دارالعلوم ایسا کھول لیتے جس پر وہ یکہ وتنہا قابِض رہتے مگران کے خلوص نے ایسا نہیں کرنے دیا۔"

یہ میرے مُرشِد کا کرم ھے

چنانچہ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ (اجمیر شریف) میں وہاں کے صدرُ المدَرِّسین ہو کر جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے **اندازِ تدریس** سے بہُت مُتأَثِّر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے رُوبرو اس کا ذِکر آیا کہ آپکی تعلیم بہت **کامیاب** ہوتی نظر آرہی ہے یہ مرکزی دارالعلوم سر بلند ہوتا جارہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''**یہ مجھ پر اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت **کا فضل وکرم ہے۔**''

باغِ عالم کا ہو منظر کیوں نہ رنگین و حَسین
گوشے گوشے سے ہیں طِیب اَفشاں رِیاحینِ رضا

صدرِ شریعت کی صحبت کی عظمت

تلمیذ و خلیفۂ صدرالشریعہ حضرت مولانا سیِّد ظہیر احمد زیدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: **مجھے** سات سال کے عرصے میں اَن گنت بار مولانا کی خدمت میں

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حاضری کا موقعہ ملا لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلسوں کو ان عُیُوب سے پاک پایا جو عام طور سے بِلا امتیازِ عوام وخواص ہمارے مُعاشَرے کا جُز و بن گئے ہیں مَثَلاً غیبت، چغلی، دوسروں کی بدخواہی، عیب جوئی وغیرہ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زندگی نہایت مقدّس و پاکیزہ تھی، مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زندگی میں دَروغ بیانی (یعنی جھوٹ بولنے) کا کبھی شائبہ بھی نہیں گزرا۔ جہاں تک میری معلومات ہے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے معمولات **قرآن وسنّت** کے مطابِق تھے، گفتگو بھی نِہایت **مہذَّب** ہوتی، کوئی ناشائستہ یا غیر مُہذَّب لفظ استعمال نہ فرماتے، اسی طرح معاملات میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت صاف تھے۔ آپ کا ہر مُعامَلہ **شریعت** مُطَہَّرہ کے اَحکام کے ماتحت تھا۔ ''دادوں'' (علی گڑھ) میں قیام کے دوران کا میں عَینی شاہد ہوں کہ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ بدمُعامَلگی نہ کی، نہ کسی کا حق تلف کیا۔

بلندی پر ستارہ کیوں نہ ہو پھر اُس کی قسمت کا
دیا امجد نے جس کو درس قانونِ شریعت کا

صَبُر وتحمل

بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم شمسُ الھُدٰی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا تو **صدرالشریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی اُس وقت نمازِ تراویح ادا کررہے تھے۔ اطلاع دی گئی تشریف لائے۔ "اِنّا لِلّٰه وَاِنّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن " پڑھا اور فرمایا: ابھی آٹھ رَکعت تراویح باقی ہیں، پھر نماز میں مصروف ہوگئے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے خواب میں آکر فرمایا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہزادی ''بنّو'' سخت بیمار تھیں۔ اِس دَوران ایک دن بعد نمازِ فجر حضرت صدرالشَّر یعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے قراٰن خوانی کے لیے طَلَبہ وحاضِرین کو روکا۔ بعدِ ختمِ قراٰنِ مجید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجلس کو خطاب فرمایا کہ میری بیٹی ''بنّو'' کی علالت (بیماری) طویل ہوگئی، کوئی علاج کارگر نہیں ہوا اور فائدے کی کوئی صورت نہیں نکل رہی ہے، آج شب میں نے خواب دیکھا کہ سرورِ کونین، رحمتِ عالم روحی فداہ گھر میں تشریف لائے ہیں اور فرمارہے

ہیں کہ ''بنو'' کو لینے آئے ہیں۔ سیّد الانام حضورِ اکرم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خواب میں دیکھنا بھی حقیقت میں بِلا شُبہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کو دیکھنا ہے۔ **بنو** کی دنیُوی زندگی اب پوری ہوچکی ہے۔ مگر وہ بڑی ہی خوش نصیب ہے کہ اسے آقا و مولیٰ، رحمتِ عالم، **محبوبِ ربُّ الْعٰلمین** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لینے کے لیے تشریف لائے اور میں نے خوشی سے سپرد (سِ۔پُرد) کیا۔ دعائے خیر کے بعد مجلسِ قراٰن خوانی ختم ہوگئی۔ غالبًا اُسی دن یا دوسرے دن **بنو** کا انتِقال ہو گیا۔ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شہزادگان پر شفقت

شہزادگان پر شفقت کا جو عالم تھا وہ شہزادۂ صدرالشَّریعہ، شیخُ الحدیثِ وَالتّفسیر حضرتِ علامہ عبدُ المصطفٰے ازہری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے مضمون میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چُنانچہ آپ فرماتے ہیں:

میں خدمتِ اقدس میں حاضِر تھا۔ مولانا ثَناءُ المصطفٰے، مولانا بَہاءُ المصطفٰے، مولانا فِداءُ المصطفٰے، اس وَقت بَہُت چھوٹے بچّے تھے، وہ گنّا (گنڈیری) لے کر آتے اور کہتے: ''انا جی اسے گلا بنا دو۔'' یعنی اسے چھیل کر کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیجئے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے پیار محبت سے مسکرا کر گنا ہاتھ میں لیکر چاقو سے اسے چھیلتے پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان لوگوں کے منہ میں ڈالتے۔

گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے

بُخاری شریف میں ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: کَانَ یَکُوْنُ فِی مَھْنَۃِ اَھْلِہٖ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر میں کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۱ ص ۲۴۱، حدیث ۶۷۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اِسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کرنے کی نیّت سے ان کو بخوشی انجام دیتے۔

Go To Index

صدرُ الشَّریعہ کا سنّت کے مطابِق چلنے کا انداز

تلمِیذ وخلیفۂ صدرِ شریعت، حافظِ ملت حضرتِ علامہ مولانا عبد العزیز مبارَک پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں: **حضورِ سیِّدِ عالم** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم راستہ چلتے تو رفتار سے عظمت و وقار کا ظہور ہوتا، دائیں بائیں نگاہ نہ فرماتے، ہر قدم قُوَّت کے ساتھ اٹھاتے، چلتے وَقت جسمِ مبارَک آگے کی طرف قَدرے جُھکا ہوتا، ایسا لگتا گویا اونچائی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں۔ ہمارے استاذِ محترم صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سنّت کے مطابِق راستہ چلتے تھے، ان سے ہم نے **علم** بھی سیکھا اور **عمل** بھی۔ یہی حضرتِ حافِظِ ملّت فرماتے ہیں: ''میں دس سال حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کی کفش برداری (یعنی خدمت) میں رہا، آپ کو ہمیشہ مُتَّبِعِ سنّت پایا۔'' ؎

جس کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطَفٰے
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

نَماز کی پابندی

سفر ہو یا حَضَر صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کبھی **نَماز** قضاء نہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار **شدید بُخار** میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ دوپَہَر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظ ملّت مولانا عبدُ العزیز علیہ رحمۃ اللہ الحفیظ **خدمت** کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا **وقت** ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وَقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے **آنسو** جاری ہوگئے۔ حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے دریافت کیا: کیا حُضُور کو کہیں درد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: ''(بَہُت بڑی) ''**تکلیف** ہے کہ......ظہر کی نَماز قَضاء ہوگئی۔'' حافِظ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی: حُضُور بیہوش تھے۔ **بیہوشی** کے عالم میں نَماز قضا ہونے پر کوئی

مُؤاخَذَہ (قیامت میں پوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخَذَہ کی بات کررہے ہیں وقتِ مُقَرَّرہ پر دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔

نمازِ باجماعت کا جذبہ

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس پر بہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر **باجماعت نماز** پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے مؤذِّن صاحِب وقتِ مقرَّرہ پر نہ پہنچتے تو خود **اذان** دیتے۔ قدیم دولت خانے سے مسجد بالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے **قادِری منزل** میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو'' نوّا کی مسجد'' کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وقت **بینائی** بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نِسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے تکی نالیاں تھیں۔ اسلئے ''نوا کی مسجد'' نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی نَماز کے لئے

جا رہے تھے، راستے میں **ایک** کُنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے قریب تھا کہ کنویں کے غار میں **قدم** رکھ دیتے۔ اتنے میں **ایک** عورت آگئی اور زور سے چِلّائی! ''ارے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑیو!'' یہ سنکر حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **قدم** روک لیا اور پھر کنویں سے اتر کر مسجِد گئے۔ اس کے باوُجود **مسجد کی حاضِری** نہیں چھوڑی۔

بیماری میں بھی روزہ نہ چھوڑا

ایک بار **رَمَضانُ المبارَک** میں سخت سردی کا بخار چڑھ گیا۔ اس میں خوب ٹھنڈ لگتی اور **شدید بخار** چڑھتا ہے نیز پیاس اتنی شدّت سے لگتی ہے کہ ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک اِس **بخار** میں گرفتار رہے۔ ظہر کے بعد خوب سردی چڑھتی پھر **بخار** آجاتا مگر قربان جائیے! اس حال میں بھی کوئی **روزہ** نہیں چھوڑا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: **میرے والِد** ماجِد مرحوم ابتِدا ءِ نوعُمری میں بہت بڑے تاجِر تھے اور حساب کے ماہِر، صدرالشَّریعہ ان کو بلا کر (زکوٰۃ کا) پورا حساب لگواتے۔ پھر انھیں سے کپڑے کا تھان منگا کر عورتوں کے لائق الگ مردوں بچوں کے لائق الگ اور سب کے مناسب قطع کرا کے تقسیم فرماتے۔ کوئی سائل کبھی دروازے سے خالی واپس نہ جاتا، بہت بڑے **مہمان نواز** اور عُموماً مہمان آتے رہتے سب کے شایانِ شان کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے اور آرام کا اہتمام فرماتے۔ مہمانوں کے لئے خصوصیت سے ان کی ضروریات کی چیزیں ہر وقت گھر میں رکھتے۔

دُرودِ رضویہ پڑھنے کا جذبہ

کتنی ہی مصروفیت ہو نمازِ فجر کے بعد ایک پارہ کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک حزب (باب) دلائلُ الخیرات شریف پڑھتے، اس میں کبھی ناغہ نہ ہوتا، اور بعدِ نمازِ جمعہ بلا ناغہ 100 بار **دُرودِ رضویہ** پڑھتے۔ حتّٰی کہ سفر میں بھی جمعہ ہوتا تو نمازِ ظہر کے بعد **دُرودِ رضویہ** نہ چھوڑتے، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر

پڑھتے ۔ ٹرین کے مسافر اِس دیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے مگر انہیں کیا معلوم ۔ ؎

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا
دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

اِصلاح کرنے کا انداز

اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم وتربیت کا بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خُصُوصی خیال فرماتے تھے ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تقویٰ وَتَدَیُّن (یعنی دین داری) اس اَمر کا مُتَحَمِّل (مُ ۔ تَ ۔ حَم ۔ مِل) ہی نہ تھا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے خِلافِ شرع کام کرے اگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علم میں طَلَبہ یا اولاد کے بارے میں کوئی ایسی بات آتی جو احکامِ شریعت کے خِلاف ہوتی تو چِہرۂ مبارَکہ کا رنگ بدل جاتا تھا، کبھی شدید ترین بَرہمی کبھی زَجر وتَوبیخ (ڈانٹ ڈَپَٹ) اور کبھی تَنبِیہ وسزا اور کبھی مَوعِظۂ حَسَنہ غرض جس مقام پر جو طریقہ بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مناسِب خیال فرماتے اسے اِستِعمال میں لاتے تھے۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

خواب میں آکر رہنمائی

خلیلِ ملّت حضرتِ مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ الباقی فرماتے ہیں: طَلَبہ کی طرف اِلتِفاتِ تام (یعنی بھرپور توجُّہ) کا اندازہ اس واقِعہ سے لگایئے کہ فقیر کو ایک مرتبہ ایک مسئلہ تحریر کرنے میں اُلجھن پیش آئی، الحمد للہ میرے استاذِ گرامی، حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے خواب میں تشریف لا کر ارشاد فرمایا: ''**بہارِ شریعت** کا فُلاں حصہ دیکھ لو۔'' صبح کو اُٹھ کر **بہارِ شریعت** اٹھائی اور مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل کرلیا۔ وصال شریف کے بعد فقیر نے خواب میں دیکھا کہ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی درسِ حدیث دے رہے ہیں، **مسلم شریف** سامنے ہے اور شَفّاف لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں، مجھ سے فرمایا: آؤ تم بھی **مسلم شریف** پڑھ لو۔

ہر طرف علم و ہنر کا آپ سے دریا بہا
آپ کا احسان اے صدر الشَّریعہ کم نہیں

نعت شریف سنتے ہوئے اشك باری

منقول ہے کہ جب نعت شروع ہوتی تو صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مُؤَدَّب بیٹھ کر دونوں ہاتھ باندھ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے۔ انتہائی وقار و تَمکِنَت (تَم۔کِ۔نَت) کے ساتھ پُرسکون ہو جاتے اور پورے **اِنہماک وتوجُّہ** سے سنتے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھوں سے سَیلِ اَشک اس طرح **جاری** ہو جاتے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے۔ **نعت** پڑھنے والا نعت پڑھکر خاموش ہو جاتا اس کے بعد بھی کچھ دیر تک یہی خود فراموشی طاری رہتی۔

متاعِ عشقِ سرکارِ دو عالم ہو جسے حاصل
کشِش اِس کیلئے کیا ہوگی دنیا کے خزینے میں

حضرتِ شاہِ عالم کا تخت

حضرتِ سیِّدُنا شاہِ عالم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم بَہُت بڑے عالِمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الھند) میں

Go To Index

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہوکر صاحبِ فراش ہوگئے اور پڑھانے کی چُھٹیاں ہوگئیں۔ جس کا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحّت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لاکر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وَہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طَلَبہ نے مُتَعَجِّب ہوکر عرض کی: حضور: آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ مضمون تو بَہت پہلے پڑھا دیا ہے گزَشتہ کل تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فُلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فورًا مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت **سرکارِ مدینہ**، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے لبہائے مبارَکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**شاہِ عالم!** تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لٰہذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا

کرتا تھا۔"

جس تخت پر **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف فرما ہوا کرتے تھے اُس پر اب حضرتِ قبلہ سیِّدُ نا **شاہِ عالم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کس طرح بیٹھ سکتے تھے لہٰذا فوراً تخت پر سے اُٹھ گئے۔ تخت کو یہاں کی مسجِد میں مُعَلَّق کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدنا **شاہِ عالم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کیلئے دوسرا تخت بنایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وِصال کے بعد اُس تخت کو بھی یہاں مُعلّق کر دیا گیا۔ اِس مقام پر دُعا قبول ہوتی ہے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

خلیفۂ صدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولٰینا حافظ قاری محمد مُصلحُ الدّین صِدّیقی القادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے میں (سگِ مدینہ عفی عنہ) نے سنا ہے، وہ فرماتے تھے: **مُصنّفِ بہارِ شریعت** حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سیّدنا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

شاہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے دِل کی دعائیں کرکے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشِد حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ”**ہر سال حج نصیب ہونے کی۔**“ میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یہی ہوگا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے۔ لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قَصد فرمایا۔ **سفینۂ مدینہ** میں سَوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہوگیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳۶۷ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنَٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

مدینے کا مسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں   قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

سبحٰنَ اللہ مبارَک تخت کے تحت مانگی ہوئی دُعا کچھ ایسی قبول ہوئی کہ اب آپ اِن شَاءَ اللہ عزّوجل قِیامت تک حج کا ثواب حاصِل کرتے

رہیں گے۔ خود حضرتِ صدرالشّریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب بہارِ شریعت حصّہ 6 صَفْحَہ 5 پر یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے: جو حج کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا اُس کیلئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور فوت ہوگیا اس کیلئے قِیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند أبي يعلى ج٥، ص٤٤١ حديث ٦٣٢٧ دارالكتب العلمية بيروت)

مادّۂ تاریخ

درجِ ذیل آیتِ مبارکہ آپ کی وفات کا مادّۂ تاریخ ہے۔ (پ ١٤، الحجر ٤٥)

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ

١٣٦٧ ھ

آپ کا مزار مبارک

بعدِ وفات حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کے وُجودِ مسعود کو

بذریعۂ ٹرین بمبئی سے **مدینۃُ العُلَماء** گھوسی لے جایا گیا۔ وہیں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجعِ خواص وعوام ہے۔

قَبْر شریف کی مِٹّی سے شِفاء مل گئی

مدینۃُ العلَماء گھوسی کے مولانا فخر الدّین کے والِدِ محترم مولانا نِظامُ الدّین صاحِب کے **گُردے میں پتھری** ہوگئی تھی۔ انہوں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن کوئی فائدہ حاصِل نہ ہوا۔ بالآخر **صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی قبرِ انور کی مِٹّی استعمال کی جس سے الحمد للہ عزوجل ان کے **گردے کی پتھری** نکل گئی اور شِفاء حاصِل ہوگئی۔

درِامجد سے منگتا کو برابر بھیک ملتی ہے
گدا پہنچے، تونگر، یا سوالی علم و حکمت کا

مزار سے خوشبو

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دفن ہونے کے بعد کئی روز **بارِش** ہوتی رہی

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

چُنانچہ قبرِ انور پر چٹائیاں ڈال دی گئیں۔ جب 15 دن کے بعد **مزار** تعمیر کرنے کے لئے وہ چٹائیاں ہٹائی گئیں تو **خوشبو** کی ایسی لپٹیں اٹھیں کہ پوری فَضا معطّر ہو گئی۔ یہ **خوشبو** مسلسل کئی دن تک اُٹھتی رہی۔

حقیقت میں نہ کیوں اللہ کا محبوب ہو جائے
نہ کھویا عمر بھر جس نے کوئی لمحہ عبادت کا

وفات کے بعد صدرُ الشَّریعہ کا بیداری میں دیدار ہو گیا!

شہزادہ صدرالشریعہ، محدِّثِ کبیر حضرتِ علّامہ ضیاءُالمصطفٰے مصباحی مدظلہ فرماتے ہیں: غالِباً 1391ھ یا 1392ھ کا واقِعہ ہے کہ طویل غیر حاضری کے بعد حضرتِ مجاہدِ ملّت مولٰینا حبیبُ الرحمٰن اِلٰہ آبادی علیہ رحمۃ الھادی **عرسِ امجدی** میں مدینۃ العلماء گھوسی تشریف لائے (حضرت صدرالشریعہ کے) عُرس شریف کے اجلاس میں دورانِ تقریر اپنی مسلسل غیر حاضِری کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ (یعنی حضرت مجاہدِ ملّت) نے فرمایا کہ عُرس شریف کی آمد پر مجھے ہر سال

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی زِیارت **خواب** میں ہوتی رہتی ہے جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے طلب فرمانا چاہتے ہیں۔ مگر چندضَروری مصروفیات عین وَقت پر ہمیشہ رُکاوٹ بن جایا کرتی تھیں۔ امسال بھی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی **خواب** میں جلال بھرے انداز میں زیارت نصیب ہوئی۔ یہی معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرا انتظار فرمارہے ہیں ۔ اِسی دَوران **عرسِ امجدی** کا دعوت نامہ بھی موصول ہوا۔ اب بہَر صورت حاضر ہونا تھا اور ہوگیا۔ ابھی سلسلۂ تقریر جاری تھا۔۔۔۔کہ آپ (یعنی مجاہِدِ ملّت) اچانک مزارِ اقدس کی طرف مُتَوَجِّہ ہوگئے اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ رِقّت انگیز لہجے میں صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے مُعافی کے خواستگار ہوئے۔

مجاہِدِ ملت کا بیان ختم ہونے کے بعد حضرتِ حافِظِ ملت مولٰینا عبدالعزیز علیہ رحمۃ القوی نے تقریر شروع کی۔ دَورانِ تقریر بے ساختہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبان سے یہ جملہ صادر ہوا کہ **حضرتِ صدر الشریعہ** علیہ الرحمۃ **بِلا شبہ ولی تھے** وہ

اب بھی اسی طرح زندہ ہیں جیسے پہلے تھے ابھی ابھی حضرت مجاہدِ ملت نے ان کا دیدار کیا۔ اتنا فرماتے ہی حضرت **حافظِ ملّت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سنبھل گئے اور فوراً اپنی تقریر کا رُخ موڑ دیا۔ چُنانچہ جو حضرات مُتَـوَجِّــہ تھے اور جنہیں حضرت حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے کشف وکرامات نیز اندازِ بیان کا علم تھا وہ عُقدہ حل کر (یعنی گُتھی سُلجھا) چکے تھے اور انہیں یقین ہو گیا کہ حافظِ ملّت اور مجاہدِ ملّت رَحِمَہُمَا اللّٰہ تعالٰی جنہیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے خصوصی قُرب حاصل ہے **ان دونوں حضرات کو اس وقت حضرتِ صدر الشریعہ** علیہ الرحمۃ **کا سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا۔**

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

بہارِ شریعت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا

پاک و ہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرَو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان **بہارِ شریعت** میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ اس کی تصنیف کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے **صدر الشریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی لکھتے ہیں: **"اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔"**

فقہِ حنفی کی مشہور کتاب **فتاوٰی عالمگیری** سینکڑوں عُلَمائے دین علیہم رحمۃ اللہ المبین نے حضرت سیِّدُنا **شیخ نظامُ الدّین** برہان پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں **عَرَبی زَبان** میں مُرَتَّب فرمائی مگر قُربان جائیے کہ **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے وُہی کام **اُردُو زبان** میں **تنِ تنہا** کر دکھایا اور علمی ذَخائر سے

نہ صرف مُفتیٰ بِہٖ اقوال چُن چُن کر **بہارِ شریعت** میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں **آیات** اور **ہزاروں احادیث** بھی مُوضوع کی مناسَبَت سے دَرج کیں۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خُود **تحدیثِ نعمت** کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں: **"اگر اَورنگزیب عالمگیر اس کتاب** (یعنی بہارِ شریعت) **کو دیکھتے تو مجھے سَونے سے تولتے۔"**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کا** مقصد یہ تھا کہ بَرِّ صَغیر کے مسلمان اپنے دین کے **مسائل** سے بآسانی آگاہ ہوجائیں چُنانچِہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: **"اس کتاب میں حتَّی الوَسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقَّت نہ ہو اور کم علم اور عورَتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکِن نہیں کہ علمی دُشواریاں بِالکل جاتی رہیں ضَرور بہُت مَواقِع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نَفع ضَرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں مُتَنَبِّہ** (مُ۔تَ۔نَب۔بِہ۔ یعنی خبردار) **کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی**

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جومجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

طرف رُجوع کی توجُّہ دلائے گا۔“

اِس کتاب کا عرصۂ تصنیف تقریباً **ستائیس**[۲۷] **سال** کے عرصے پر مُحیط ہے۔ یادر ہے کہ 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان سالوں میں ہمہ وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ تعطیلات میں دیگر اُمُور سے وقت بچا کر یہ کتاب لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہوگئی چُنانچِہ آپ **بہارِ شریعت** حصّہ 17 کے اختِتام پر بعنوان **”عرضِ حال“** میں لکھتے ہیں: **”اس کی تصنیف میں عُموماً یہی ہوا کہ ماہ رمضان مبارَک کی تعطیلات میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔“**

بُزُرگوں کے الفاظ بابرکت ہوتے ہیں

صدرُ الشَّریعه، **بدرُ الطَّریقه** حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہارِ شریعت میں مسائل بیان کر کے کئی جگہ **فتاوٰی رضویہ شریف** کا حوالہ دیا ہے بلکہ بہارِ شریعت حصّہ 6 میں اعلٰی حضرت عَلَیْهِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کا لکھا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہواج کے احکام پر مشتمل رسالہ ''انورالبشارہ'' پورا شامل کرلیا ہے اور عقیدت تو دیکھئے کہ کہیں بھی الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی تاکہ ایک ولیٔ کامل کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ کی برکتیں بھی حاصل ہوں چُنانچہ لکھتے ہیں: **اعلیٰ حضرت قبلہ** قدس سرہٗ العزیز کا رسالہ ''**انورالبشارہ**'' پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخلِ رسالہ ہیں کہ اَوَّلاً: تبرک مقصود ہے۔ دُوُم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہٰذا عبارت بھی نہ بدلی۔

(بہارِ شریعت حصّہ 6 ص 203 مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

صدرُ الشّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی مسائلِ شرعِیَّہ کو بہارِ شریعت کے 20 حِصّوں میں سمیٹنا چاہتے تھے مگر مکمّل نہ کرسکے اور اس کے مُتَعلِّق آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ''عرضِ حال'' میں تفصیل بیان کی ہے اور یہ وصیَّت فرمائی ہے کہ ''**اگر میری اولاد یا تلامِذہ یا عُلَماءِ اہلسنّت میں سے کوئی صاحِب اس کا قلیل حصّہ جو باقی رہ گیا ہے اُس کی تکمیل فرمائیں تو میری عَین**

خوشی ہے۔" چُنانچِہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور اس کے بقیّہ **تین حصّے** بھی چھَپ کر منظرِ عام پر آچکے۔

اِس تصنیف کی ایک **خوبی** یہ بھی ہے کہ **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے **بہارِ شریعت** کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعہ فرما کر جو کچھ تحریر فرمایا تھا وہ پڑھنے کے قابل ہے چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "**الحمدللہ مسائلِ صَحیحہ رَجِیحہ مُحقَّقہ مُنقَّحہ پر مشتمل پایا،آجکل ایسی کتاب کی ضَرورت تھی کہ عوام بھائی سَلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واَغلاط کے مَصنوع ومُلَمَّع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اُٹھائیں۔**"

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

عالم بنانے والی کتاب

بہارِ شریعت جہیز ایڈیشن جدید مطبوعہ مکتبہ رضویہ صَفْحَہ 12 پر ہے:

جگر گوشۂ **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی، حضرت علّامہ مولانا قاری محمد رضاء المصطفٰی اعظمی مدظلہ العالی فرماتے ہیں: **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے **بہارِ شریعت** کے ساتھ اس کتاب کا نام ''**عالم بنانے والی کتاب**'' بھی رکھا۔ جب اِس کتاب کے ستَّرہ حصے تصنیف ہو گئے تو **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی نے فرمایا کہ: بہارِ شریعت کے چھ حصے جن میں روزمرّہ کے عام مسائل ہیں۔ ان چھ حصوں کا ہر گھر میں ہونا ضَروری ہے تاکہ عقائد، طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے فِقہی مسائل عام فہم سِلیس (یعنی آسان) اردو زبان میں پڑھ کر جائز و ناجائز کی تفصیل معلوم کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیگر علمائے اہلسنّت نے بھی **بہارِ شریعت** کو ''عالم بنانے والی کتاب'' تسلیم کیا ہے۔ چُنانچِہ مُحَقّقِ عصر حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی الحاج **محمد نظام الدّین رضوی** اطالَ اللّٰہُ عمرَہٗ (صدر شُعبۂ افتاء، دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی، الھند) ۲۸ جمادی الاولٰی

١٤٢٩ھ کو جاری کردہ اپنے ایک فتوے میں اِرقام فرماتے ہیں: ''آج ہمارے عُرف میں جن حضرات پر عالِم، فقیہ، مفتی کا اطلاق ہوتا ہے یہ وُہی لوگ ہیں جو کثیر فُرُوعی مسائل کے حافِظ ہوں اور فِقہ کے بیشتر ضَروری اَبواب پر ان کی نظر ہو، تا کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو سمجھ جائیں کہ اس کا حکم فُلاں باب میں ملے گا، پھر اسے نکال کر بِغیر دوسرے کے سمجھائے بخوبی سمجھ سکیں اور صحیح حکمِ شرعی بتاسکیں۔ **بہارِ شریعت** کو ''عالم بنانے والی کتاب'' اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ جو شخص اسے اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لے اور اس کے مسائلِ کثیرہ کو ذِہن نشین کر لے تو وہ **عالم** ہوجائے گا کہ وہ حافِظ فُرُوعِ کثیرہ ہے۔''

بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے اس پر **دعوتِ اسلامی** کی مجلس، **المدینۃ العلمیۃ** کے مَدَنی علماء نے تخریج وتسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی سعی کی ہے اور **مکتبۃُ المدینہ** سے طبع ہو کر، تادمِ تحریر اس کے 1 تا 6 اور سولھواں حصہ منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ابتدائی 6 حصّوں

Go To Index

کو ایک **جلد** میں پیش کیا جا چکا ہے۔ **اللہ** تعالیٰ **دعوتِ اسلامی** کی اس خدمت کو قَبول فرمائے اور اِس کا نفع عام فرمائے۔

امین بِجاہِ النّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اعلیٰ حضرت کے کمالِ علم کا عکسِ جمیل مظہرِ یکتائی و تحقیق و تمکینِ رضا

اہلِ سنّت کا وقار و افتخار اس کا وُجود

اس کی شخصیّت پہ نازاں ہیں محبینِ رضا

طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفِرت

۱۷ جمادی الاخرہ ۱۴۲۹ھ

نَزِیل الامارات العربیۃ المتحدۃ

Go To Index

بیان: 11

سیدی قطب مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیِّدِی قُطبِ مدینہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (20 صَفْحات) مکمَّل پڑھ کر ایک ولیِّ کامل کی برکتوں سے اپنا ایمان تازہ کیجئے ۔

100 حاجَتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر فرما دے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائِف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (رَاقِمُ الْحُرُوف) بچپن ہی سے اِمامِ اَہلسنّت، ولیِٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت ، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ،

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، امامِ عشق و محبّت حضرتِ عَلّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے مُتعارِف ہو چکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعُور آتا گیا، **اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی مَحَبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بِلا خوفِ لَومَۃِ لائِم (یعنی مَلامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈرے بِغیر) کہتا ہوں کہ **ربُّ الْعُلٰی** عَزَّوَجَلَّ کی پہچان **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذَرِیعے ہوئی تو مجھے **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پہچان **امام احمد رضا** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں داخِل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکزِ توجُّہ بنی گو مشائخِ اہلسنّت کی کمی تھی نہ ہے، مگر ''پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔'' اِس مقدّس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسِطے سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اُس ہستی میں ایک کَشِش یہ بھی تھی کہ اُس پر براہِ راست گُنْبدِ خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا۔ **اُس** مقدس ہستی سے میری مُراد حضرت شیخُ الفضیلت، آفتابِ رضویت، ضیاءُ المِلّت، مُقتَدائے اہلسنّت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخُ العربِ وَ الْعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ،

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

حضرتِ علامہ مولٰینا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ القوی کی ذاتِ گرامی ہے۔ میں نے عزمِ مصمم (مُ۔صَمْ۔مَمْ) کرلیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چُنانچِہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی 1976ء) میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحِب کو بتایا کہ میں نے حضرتِ **سیّدی قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بذریعۂ ڈاک بیعت (بَے۔عَت) کرنے کا تہیَّہ کیا ہے۔ مرحوم آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً میں۔ تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر **تصوُّرِ شیخ** کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذَرِیعے بھی یہ مسئلہ حل کرسکتا ہے ظاہِری دُوری فیوض و بَرَکات میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اُسی رات (یعنی ربیعُ النّور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سچ مچ میرے ہونے والے پیرو مُرشِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذِہن میں اچّھی طرح محفوظ ہوگیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج بھی محفوظ ہے۔

میں نے خوشی خوشی حضرتِ سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے خلیفۂ مجاز پیرِ طریقت حضرت الحاج علّامہ مولٰینا حافِظ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صدّیقی القادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضِر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرتِ سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا حُلیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قِبلہ قاری صاحِب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بارہا مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں حضرتِ سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِری دے چکے تھے۔ پھر قاری صاحِب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی سے بسلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اِسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب نَدارَد۔ میں بھی ہمّت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مُرید بھی نہیں بناتے، توجُّہ بھی نہیں ہٹاتے آخر مُعامَلہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ اِنتظار کی گھڑیاں خَتْم ہو چکی ہیں۔ رات کو زِیارت کی پھر دن آیا اور مغرِب کی نَماز کے بعد پتا چلا کہ مدینۂ پاک زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مُرشدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بارگاہِ عطر بیز وعنبر خیز سے قَبولیّت کا مُژدۂ جانفزا آ پہنچا ہے۔ اَلحمدُللّٰہِ علٰی اِحسانِہٖ۔ پھر جب سن ۱۴۰۰ھ میں مُقدَّر نے یاوَری کی، سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کرم فرمایا تو جَدّہ شریف کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام دُرودِپاک پڑھااُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

ایئرپورٹ پر اتر کرمُحسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکِنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادِری رضوی ضیائی سَلَّمَہُ البارِی کی کار میں بیٹھ کرسیدھا مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً حاضِر ہوا۔ بارگاہِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد مُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضِر ہوا، جب بے تاب نگاہیں مُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے چِہرۂ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وُہی نورانی چہرہ ہے جسے بابُ المدینہ کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تصوُّر جماؤں تو موجود پاؤں

کروں بند آنکھیں تو جلوہ نُما ہیں (وسائلِ بخشش ص۳۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم وبیش دو ماہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں حاضِری کی سعادت حاصِل رہی اِس دوران تقریباً روزانہ آستانۂ عالِیہ پر ہونے والی محفلِ نعت میں حاضِری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانۂ مُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر حاضِری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت میں سلامِ رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گلی کے در و دیوار اور بَرگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جارہا تھا۔ اِسی دوران محبوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گلی کے ایک خار

(یعنی کانٹے) نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھرلی جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

بَہَرحال مواجَہَ شریف پر حاضِر ہوکر سلام عرض کرکے روتا ہوا مسجدُالنَّبَوِیّ الشَّریف علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے باہَر نکلا اور گرتا پڑتا مُرشِد کے آستانۂ عالیہ پر حاضِر ہوا اور مضطرِبانہ سر مُرشِد کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے انتہائی مَحَبَّت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا۔ ''بیٹا تم مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً سے جا نہیں، آرہے ہو۔'' اُس وَقت مجھے اپنے ولیِّ کامل پیرو مُرشِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اِس جملے کے معنٰی سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہِر میں جارہا تھا اور مُرشِد فرمارہے تھے: ''تم جا نہیں، آرہے ہو۔'' لیکن اب اچّھی طرح اِس جملے کے سربَستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشِد کی کرامت تھی اور میرا حسنِ ظن ہے کہ مُرشِد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل مُرشِد کے صدقے مدینۂ پاک زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی اتنی بار حاضِری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفرِ مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے مُرشِد کے صدقے اسی طرح مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں آنا جانا رہے اور آخر کار جنّتُ الْبقیع میں

مُرشِد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہرسال میرا آنا جانا یارسولَ اللّٰہ

بقیعِ پاک ہو آخر ٹھکانا یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

امامِ اہلسنّت نے دستار بندی فرمائی

سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت ١٢٩٤ھ، 1877ء میں پاکستان کے ضِلع ضِیا کوٹ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''سیالکوٹ'' کو ''ضیاءالدین'' کی نسبت سے ''ضِیا کوٹ'' کہتے ہیں) میں بمقام'' کلاس والا'' ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم ضِیا کوٹ (سیالکوٹ) میں حاصِل کی۔ پھر مرکزُ الاولیالاہورشریف اور 22 خواجہ کی چوکھٹ دِہلی شریف میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا، بِالآخر پیلی بھیت، (یوپی۔الھند) میں حضرتِ علامہ مولٰینا وصی احمد محدِّثِ سُورتی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ القوی کی خدمت میں تقریباً چار 4 سال رَہ کر عُلومِ دینیہ حاصِل کئے اور **دورۂ حدیث** کے بعد سندِ فراغت حاصِل کی۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ!** امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے دستِ کرامت سے سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بَیعَت بھی کی اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلٰی حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے سندِ خِلافت بھی پائی۔

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

کلی ہیں گلستانِ غوثُ الوَریٰ کی
یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں (وسائلِ بخشش ص ۳۰۶)

بابُ المدینہ تا بغداد

سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے پیر و مُرشِد امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے رخصت ہوکر ۱۳۱۸ ھ، (1900ء) میں بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہیں گزار کر **حُضورِ غوثِ اعظم** عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم سے خُصُوصی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے **بغدادِ مُعلّٰی** حاضِر ہوئے۔ وہاں تقریباً چار 4 برس اِستِغراق کی کیفیّت رہی اور مجذوب رہے۔ عَروسُ الْبِلاد بغداد میں 9 برس اور کچھ ماہ قِیام رہا۔

مدینۂ پاک میں حاضری

۱۳۲۷ھ، 1910ء میں سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **بغدادِ پاک** سے براستہ دِمَشق (شام) بذریعۂ ریل گاڑی **مدینۂ طیِّبہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تعظِیماً حاضِر ہوئے۔ اُن دنوں وہاں تُرکوں کی ''خدمت'' تھی۔

گنبدِ خضرا پہ آقا جاں مِری قربان ہو
میری دیرینہ یہی حسرت شہِ اَبرار ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۲)

سات دن کا فاقہ

حضرتِ سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب میں **مدینۂ**

منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً حاضِر ہوا تو شُروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ ساتویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہو گیا تو میرے پاس ایک پُر ہیبت بُزُرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تین 3 مشکیزے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیا لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈِبّا اور چینی وغیرہ لا کر مجھے دیئے اور فوراً واپَس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان رحمتِ عالَمِیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان سیِّدُ الشُّہَدا سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے کیونکہ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی وِلایت اُنہی کے سِپُرد ہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا

جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش ص۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے والِہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رَمَضانُ الْمبارَک کو سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عُرس شریف مناتے اور ایک روزہ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارِ پُر انوار پر افطار فرماتے تھے۔

Go To Index

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اَللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

مرحبا، مرحبا

حُضُورِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پیکرِ علم وعمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغدادِ مُعلّٰی کے قِیام اور مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً میں اقامت کے دوران جس قدر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پر امتحانات پیش آئے ان پر صبر و تحمل (تَ۔حَمْ۔مُلْ) آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ہی کا حصّہ تھا۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی خَلیق (یعنی بااَخلاق) اور ملنسار تھے، اکثر جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں کوئی حاضر ہوتا تو **مرحبا! مرحبا!** کی صدا بلند فرماتے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (رَاقِمُ الْحُرُوف) بھی جب حاضرِ خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شیریں سُخَنِی کے ساتھ ''مرحبا بھائی الیاس! مرحبا بھائی الیاس!'' فرما کر دل کو باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنایا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نہایت ہی مُتَواضِع اور مُنْکَسِرُ الْمزاج تھے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے: ''میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔'' یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔

ضیا پیرو مُرشِد مِرے رہنما ہیں
سُرورِ دل و جاں مِرے دلرُبا ہیں (وسائلِ بخشش ص۳۰۶)

روزانہ مَحفلِ مِیلاد

حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فَنافِی الرَّسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ ذِکرِ رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کے لئے آنے والے سے اِستِفسار فرماتے: آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحظُوظ ہوتے۔ بارہا جذباتِ تَاَثُّر سے آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوجاتا۔ سارا ہی سال روزانہ رات کو آستانۂ عالیہ پر **محفلِ مِیلاد** کا اِنعقاد ہوتا، جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو بھی کئی بار اس مُقدَّس محفل میں نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے ایک خاص بات سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اختِتام پر بطورِ تَواضُع دعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفل کو دعا کا حکم فرمادیتے۔ دو ایک بار مجھ پاپی و کمینہ سگِ **قطبِ مدینہ** کو بھی اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب یعنی''حکم ادب پر فوقیّت رکھتا ہے'' کے تحت آستانۂ عالیہ پر اختِتامِ محفلِ مِیلاد پر دعا کروانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ دعا کے بعد روزانہ لازمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

طَمَع نہیں، مَنْع نہیں اور جَمْع نہیں

حضرتِ سیّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **ایک کریمُ النَّفس اور شریفُ الفِطْرَت بُزُرگ تھے** اُن کی قُربَت میں اُنس و مَحَبَّت کے دریا بہتے تھے اور **سَلَفِ صالِحین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کی یادتازہ ہوجاتی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سخی اور بَہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: ''طَمَع نہیں، مَنَع نہیں اور جَمَع نہیں۔''یعنی''لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بِغیر مانگے دے تو مَنْع مت کرو اور جب لے لو تو جَمْع مت کرو۔'' جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کوئی عِطْر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دُعا دیتے:''**عَطَّرَ اللّٰهُ اَيَّامَكُم**''یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ایّام مُعطَّر (خوشبودار) کرے۔ آپ کو شَہَنْشاہِ اُمَم، سرکارِ دوعالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حُضُور سیِّدُنا غوثُ الاعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم سے بے حد اُلفت تھی، ایک بار فرمانے لگے: کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بعدِ مُردن رُوح و تن کی اِس طرح تقسیم ہو
روح طیبہ میں رہے لاشہ مِرا بغداد میں

غوثِ اعظم نے مدد فرمائی

سیِّدی **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر **فالج کا** شدید حملہ ہوا اور میرا آدھا جسم مَفلوج ہوگیا، عَلالَت (یعنی بیماری) اِس قَدَر بڑھی کہ سب

لوگ یہی سمجھے کہ اب یہ جاں بَر نہ ہو(یعنی زندہ نہ بچ) سکیں گے۔ایک رات میں نے رورو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں فریاد کی، یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے میرے پیرو مُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے خادِم بنا کر حُضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مُرشِدی کا واسِطہ مجھے مُعاف فرما دیجئے۔اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہما کی سرکاروں میں بھی اِستِغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔جب مجھے نیند آ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرو مُرشِد سیِّدی اعلٰی حضرت امام **احمد رضا خان** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ دو نورانی چہرے والے بُزُرگوں کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ایک بُزُرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضِیاءُالدِّین (رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ) ! دیکھو! یہ حُضور سیِّدُنا **غوثُ الاعظم** علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم ہیں اور دوسرے بُزُرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حُضور **خواجہ غریب نواز** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ہیں۔حُضور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم نے میرے جسم کے مفلوج (یعنی فالج زدہ) حصّے پر اپنا دستِ شِفا پھیرا اور فرمایا: **اُٹھو!** میں خواب ہی میں کھڑا ہو گیا۔اب یہ تینوں بُزُرگ نماز پڑھنے لگے۔پھر میری آنکھ کُھل گئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تندُرُست ہو گیا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

مُرشِدی مجھ کو بنا دے تو مریضِ مصطفٰے

اَز پئے احمد رضا یا غوثِ اعظم دستگیر

اِمدادِ مصطفٰے

سیِّدی قُطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں مجھے محفلِ میلاد[1] کرنے کے مُقدّس حَرَم میں **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً سے نکالنے کی مُتَعَدِّد بار کوشش کی گئی لیکن بارگاہِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوکر فریاد کرتا تو کوئی نہ کوئی سبب **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیْماً میں حاضِر رہنے کا بن جاتا۔ ایک بار تو پولیس نے میرا سامان گھر سے اُٹھا کر باہَر پھینک دیا! میں پریشان ہوکر گلی میں کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جُوں ہی غافِل ہوئیں، میں تڑپتا ہوا روضۂ انور پر حاضِر ہوگیا اور رو رو کر فریاد کی۔ جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا، میں واپَس اپنی گلی میں پہنچا تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کی شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

وَاللہ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

یا رسولَ اللہ! کہاں پھنس گیا

واقِعی سرکارِ دوعالَم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مہمانوں پر بے حد کرم

---

[1] اُن دنوں اور تادمِ تحریر عَرَب شریف میں گورنمنٹ کی طرف سے ''محفلِ میلاد'' پر پابندی ہے۔

فرماتے ہیں۔ سن ۱٤٠٠ھ (1980ء) میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ جب پہلی بار مدینۂ طیّبہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفاًوَّ تعظِیماً حاضِر ہوا تھا اور شاید مدینے کی حاضری کی وہ پہلی یا دوسری شب تھی، رات کافی گزر چکی تھی، مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے باہَر بابِ جبرئیل عَلَیْہِ السّلام کی جانب اِس انداز پر گنْبدِ خضرا کے جلوے لُوٹ رہا تھا کہ کبھی والہانہ انداز میں گنْبدِ خضرا کی طرف بڑھتا چلا جاتا تو کبھی اُسی سَمت رخ کئے اُلٹے قدم پیچھے ہٹنے لگتا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ڈیوٹی پر مُتَعَیَّن ایک پولیس والے نے مجھے للکارا اور پکڑ لیا اُس کا ساتھی دیوار سے ٹیک لگا کر اُونگھ رہا تھا۔ اس کو اس نے ٹھوکر مار کر کہا: قُم (یعنی اٹھ) وہ ایک دم "مشین گن" تان کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا! ایک پولیس والا میری زُلفیں کھینچنے لگا ایک یا دو سال قبل کعبۃُ اللّٰہِ الْمُشَرَّفہ پر جن دَہشت گردوں نے قبضہ کر کے وہاں کی بے حُرمتی کی تھی، جس سے دنیا کا ہر مسلمان تڑپ اُٹھا تھا غالِباً وہ سب لوگ لمبی لمبی زُلفوں والے تھے تو ہوسکتا ہے پولیس نے مجھے بھی اُن کا آدمی سمجھا ہو، اُنہوں نے مجھ سے پاسپورٹ طلب کیا۔ اِتّفاق سے اُس وقت وہ میرے پاس موجود نہیں تھا بلکہ قِیام گاہ پر تھا، اب تو میں بالکل ہی پھنس گیا تھا، یہ دونوں مل کر مجھے ایک کوٹھڑی پر لائے اس کا تالا کھولا اور اندر دھکیلنے لگے، رات کافی گزر چکی تھی، مجھے پیشاب کی حاجت ہو رہی تھی اور مجھے ایک دم فکر لاحق ہو گئی کہ اِس کوٹھری کے اندر طہارت ووُضو کر کے نَمازِ فجر کیسے ادا کر پاؤں گا! میں گھبرا گیا اور بے ساختہ میری زَبان سے اپنی مادری زبان میمنی میں فریاد کے کلمات جاری ہو گئے جس کا

اردو ترجمہ ہے، ''یا رسولَ اللّٰہ !صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہاں پھنس گیا!'' اب تو اور بھی ڈرا کہ میں نے ''یا رسولَ اللّٰہ !صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم '' کی صدا لگادی ہے لٰہذا شاید مجھ پر شدید ظُلم ہوگا کیوں کہ بدقسمتی سے وہاں کا ''مُسلَّط طبقہ'' یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنے والوں کو اچّھی نظر سے نہیں دیکھتا مگر کیا خوب کرم ہوا کہ جوں ہی میرے منہ سے یارسولَ اللّٰہ!صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صدا نکلی، میری بے کسی اور گھبراہٹ دیکھ کر پولیس والوں کی ہنسی نکل گئی اور اُنہوں نے کوٹھڑی کے دروازے پر تالا لگادیا اور مجھے چھوڑ دیا۔

جب تڑپ کر یا رسولَ اللہ ! کہا

فوراً آقا کی حمایت مل گئی (وسائلِ بخشش ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غائِبانہ ہستیوں کی آمد

حُضور سیِّدی قُطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر وِصال سے دو ماہ قبل کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ کچھ ارشاد فرماتے تو سمجھ میں نہ آتا، بعض اوقات بار بار فرماتے: آیئے قِبلۂ مَن! تشریف لایئے! ایک بار حاضِرین نے دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہاتھ جوڑ کر کسی سے اِلتجا کررہے ہیں: مجھے مُعاف فرمادیجئے، کمزوری کے باعث میں تعظیم کے لئے اُٹھ نہیں پارہا۔ کچھ دیر کے بعد حاضِرین کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر ارشاد فرمایا:

ابھی ابھی حضرتِ سیّدُ نا **خضر** عَلٰی نَبِیّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، حضور سرکارِ بغداد سیّدُ نا **غوثِ اعظم** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ **اور** میرے **پیرو مرشِد اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ تشریف لائے تھے۔

وِصال شریف و جنازۂ مُبارَکہ

٤ ذُوالحجّۃِ الْحرام ١٤٠١ھ (81-10-2) بروز جُمُعہ مسجدُالنَّبَوِیّ الشَّریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے مُؤَذِّن نے " اَللّٰہُ اکبر اَللّٰہُ اکبر " کہا اور سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **کلمہ شریف** پڑھا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن** 0 بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اَقدس کے نیچے **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُجرۂ مَقصُورہ شریف کی خاک مبارَک رکھی گئی، **آمِنہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے دلبر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کا غُسّالہ (غُس ۔ سالہ) شریف اور مختلف تبرکات (تَ ۔ بَر ۔ رُکات) ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عَصر دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گونج میں **جنازۂ مبارَکہ** اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بِالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی

علیہ کو اُن کی آرزو کے مُطابِق جنَّتُ الْبقیع کے اُس حصّے میں جہاں اہلبیتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضوان آرام فرما ہیں، وہاں سَیِّدَۃُ النِّسا فاطمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مزارِ پُرانوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''چل مدینہ'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے قطبِ مدینہ کے 7 ملفوظات

۞ جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں ۞ خواہش پرستی مُہلِک رفیق ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے ۞ جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فُتُور آجاتا ہے ۞ دولت کی مستی سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے ۞ دنیا بَہُت بُری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اِس سے دُور بھاگتا ہے اُس کے قدموں میں ہوتی ہے ۞ کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے ۞ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذِکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

عاشقِ مصطفٰے ضیاءُ الدین

عاشقِ مصطفٰے ضِیاءُ الدین　　زاہد و پارسا ضِیاءُ الدین
دلبر و دلربا ضِیاءُ الدین　　میرے دل کی ضِیا، ضیاءُ الدین
تم کو قطبِ مدینہ یامرشد!　　عُلَما نے کہا ضیاءُ الدین
یہ شَرَف کم نہیں شَرَف کہ میں　　ہوں مرید آپکا ضیاءُ الدین
مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ　　بہرِ غوثُ الورٰی ضیاءُ الدین
چشمِ رحمت بسُوئے مَن[1] مُرشِد　　بہرِ احمد رضا ضیاءُ الدین
ایسا کردے کرم رہیں یارب!　　مجھ سے راضی سدا ضیاءُ الدین
کیسے بھٹکوں گا کہ ہیں میرے تو　　رہبر و رہنما ضیاءُ الدین
ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے　　اپنا جلوہ دکھا ضیاءُ الدین
مرضِ عصیاں سے نیم جاں ہوں میں　　مجھ کو دیدو شِفا ضیاءُ الدین
چشمِ تر اور قلبِ مُضطَر دو　　بہرِ حَمزہ شہا ضیاءُ الدین
میری سب مشکلیں ہوں حل مُرشِد　　میرے مشکل کُشا ضیاءُ الدین
پون سو سال تک مدینے میں　　تم نے بانٹی ضِیا، ضیاءُ الدین
جامِ عشقِ نبی پلا ایسا　　ہوش میں آؤں نا ضیاءُ الدین
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے　　مجھ کو ان سے بچا ضیاءُ الدین
آہ! طوفاں میں ہے گھری نیّا　　اے مرے ناخُدا ضیاءُ الدین
موت آئے مجھے مدینے میں　　کردو حق سے دعا ضیاءُ الدین
مجھ کو دیدو بقیعِ غرقَد میں　　اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا　　مرحبا مرحبا ضیاءُ الدین
مصطَفٰے کا پڑوس جنّت میں　　مجھ کو حق سے دِلا ضیاءُ الدین

بے عمل ہی سہی مگر عطّار
کس کا ہے؟ آپکا ضیاءُ الدین

[1]: بسُوئے مَن یعنی میری طرف

بیان:12
بریلی سے مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
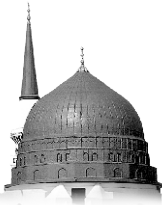
شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ (20 صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی دنیا و آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی کہ میں (سارے وِرْد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرْف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ اُن دِنوں کی بات ہے جب میں بابُ الْمدینہ کراچی کے عَلاقہ کھارادر میں واقِع حضرتِ سیِّدُنا محمد شاہ دولھا بخاری سبزواری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ البارِی کے مَزار شریف سے مُلْحَقَہ حیدَری مسجِد میں تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیٔ اعظم ہِند حضرتِ مولانا مصطَفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن کا مُتَبَرَّک عمامہ شریف سر پر سجا کر نمازِ فَجر پڑھایا کرتا

تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک ولیِّ کامِل کا عِمامہ شریف بارہا میرے ہاتھوں اور سر سے مَس ہوا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہاتھوں اور سر کو جہنَّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔ اور جب ہاتھوں اور سر کو نہ چُھوئے گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا ہی بدن مَحفوظ رہے گا۔ دراَصْل بات یہ ہے کہ مُتذَکَّرہ حیدری مسجِد میں اعلیٰ حضرت، عظیمُ الْبَرَکت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت، عالِمِ شریعت، واقِفِ اَسرارِ حقیقت، پیرِ طریقت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے خلیفہ، مجاز مَدّاحُ الْحبیب، صاحِبِ قبالۂ بخشش حضرتِ مولانا جمیلُ الرَّحْمٰن قادِری رضوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی کے فرزندِ اَرجُمند حضرتِ علّامہ مولانا حمیدُ الرَّحْمٰن قادِری رضوی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی اِمامت فرماتے تھے۔ چُونکہ مسجِد سے آپ کا دولت خانہ تقریباً چھ سات کلومیٹر دُور تھا لہٰذا فَجْر کی اِمامت کی مجھے سعادت ملتی تھی اور اُن کا حُضُور مفتیٔ اعظم ہِند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ والا عمامہ شریف مجھے نصیب ہو جاتا، جس سے میں بَرَکتیں حاصِل کیا کرتا۔

ایک بار حضرتِ مولانا حَمیدُ الرَّحْمٰن عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: میں اُن دِنوں چھوٹا بچّہ تھا اور مجھے اچھّی طرح یاد ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مجھ سے بھی اور ہر بچّے سے ”آپ“ کہہ کر ہی گفتگو فرماتے تھے، ڈانٹنا، جھاڑنا اور تُو تُکار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مزاجِ مُبارک میں نہ تھا، ایک جُمعرات کو میں بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کاشانۂ رَحْمت پر حاضِر تھا کہ کوئی صاحِب ملنے آئے اور وہ وَقت عام مُلاقات کا نہیں تھا لیکن وہ ملنے پر مُصِر تھے۔ چُنانچہ میں

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے خاص کمرے میں پیغام دینے چلا گیا مگر کمرے میں تو کُجا پورے مکان میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہیں نظر نہیں آئے۔

ہم حیران تھے کہ آخر کہاں گئے، اِسی شَش و پَنج میں سب کھڑے تھے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اچانک اپنے کمرۂ خاص سے برآمد ہوئے، سب حیران رہ گئے اور پوچھنے لگے کہ جب ہم نے تلاش کیا تو آپ کہیں نظر نہ آئے مگر پھر آپ اپنے ہی کمرے سے باہَر تشریف لائے اس میں کیا راز ہے؟ لوگوں کے پَیہم اِصرار پر ارشاد فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ہر جُمعرات کو اِس وَقت اپنے اسی کمرے یعنی **بریلی سے مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً حاضِری دیتا ہوں۔'' **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرم ہے اُسے ساحتِ ہر دو عالَم!
جو دل ہوچکا ہے شکارِ مدینہ (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُطبِ مدینہ کی گواہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ زبردست عاشِقِ رسول تھے۔ ان پر آقائے مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُصُوصی کرم تھا۔ **بریلی شریف سے مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً کی حاضِری کا ایک اور ایمان افروز واقِعہ مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ سا کِنِ

مدینہ الحاج محمد عارِف ضِیائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار حُضُور قُطبِ مدینہ سیِّدی و مُرشِدی و مولائی ضِیاءُ الدِّین احمد قادِری رضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: یہ اُن دنوں کی بات ہے جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بقیدِ حیات تھے، میں ایک بار سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَزار فائضُ الْاَنوار پر حاضِر ہوا۔ صلوٰۃ وسلام عَرض کرنے کے بعد "بابُ السَّلَام" پہنچا، وہاں سے اچانک میری نظر سُنہری جالیوں کی طرف چلی گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُواجَھَہ شریف کے سامنے دَست بَستہ حاضِر ہیں۔ مجھے بڑا تعجُّب ہوا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مدینۂ طَیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً حاضِر ہوئے ہیں اور مجھے معلوم تک نہیں۔ چُنانچِہ میں وہاں سے مُواجَھَہ شریف پر حاضِر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مجھے نظر نہیں آئے، میں وہاں سے پھر "بابُ السَّلَام" کی طرف آیا اور جب سُنہری جالیوں کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مُواجَھَہ شریف میں حاضِر تھے، لٰہذا میں پھر سُنہری جالیوں کے رُوبرو حاضِر ہوا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ غائب تھے۔ تیسری بار بھی اِسی طرح ہوا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ محبوب و مُحِب کا مُعاملہ ہے، مجھے اِس میں مُخِل نہیں ہونا چاہیے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے مُرشِدِ کریم قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی

بھی گواہی حاصل ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ باطِنی طور پر مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف سے مدینۃُ الرّسُول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاضِر ہوئے تھے۔

غمِ مُصطَفٰے جس کے سینے میں ہے   گوکہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مفتیٔ اعظم ہِند بریلی سے مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا؟ سُنّیوں کے امام اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر مہربان تھے کہ بِغیر کسی ظاہِری سُواری کے **بریلی شریف سے مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً بُلا لیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے شہزادے پر بھی کچھ کم کرم نہیں تھا۔ چُنانچِہ تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُور مُفتیٔ اعظم ہِند مولانا مصطَفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے ایک مُرید و ذِمّہ دارِ دعوتِ اسلامی نے مجھے تاجپور شریف (ناگپور، ہِند) سے ایک مکتوب کی فوٹو کاپی اِرسال کی اُس میں ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی کی کچھ اِس طرح کی تحریر بھی تھی: سنہ ۱۴۰۹ھ میں میرے والِدَین، بڑے بھائی جان اور بھابی صاحِبہ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی، ان حضرات نے مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں دو بے حد ایمان افروز مَناظِر مُلاحظہ کئے: ﴿۱﴾ والِدِ محترم نے روضۂ انور کے قریب یہ رُوح پرور مَنظر دیکھا کہ سرکارِ مفتیٔ اعظم ہِند مولانا مصطَفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حسبِ معمول سرِ اقدس پر عمامہ شریف کا تاج سجائے، چاند سا چہرہ چمکاتے اپنے مخصوص مَدَنی قافِلے کے ہمراہ تشریف فرما ہیں! بڑی حیرانی ہوئی کہ

حُضُورِ مفتیٔ اعظم ہِند رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو وِصال کیے ہوئے تقریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں یہاں کیسے جلوہ نُمائی فرما رہے ہیں! حیرت و مَسرَّت کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ اپنے بڑے بیٹے (یعنی میرے بڑے بھائی) کو یہ خبر دینے ڈھونڈنے نکلے، جب بڑے بیٹے سے ملاقات ہوئی تو پتا چلا وہ بھی والِد صاحب کو ڈھونڈ رہے تھے، کیونکہ اُنہوں نے بھی یہ مَنظر دیکھ لیا تھا، چُنانچہ اب دونوں دوبارہ اُسی مَقام پر آئے تو سرکارِ مفتیٔ اعظم ہِند رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مَع مَدَنی قافِلہ تشریف لے جاچکے تھے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں موت

﴿۲﴾ دوسرا قابلِ صدر شک مَنظر یہ دیکھا کہ ایک دراز قد، تَنُو مَند نوجوان سرکارِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آستانِ عرش نشان پر حاضِر تھا اور قدَمَینِ شریفَین میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگ رہا تھا کہ یکا یک گرا اور سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر نثار ہوگیا! والِد صاحِب نے بتایا کہ لوگوں کی بھیڑ لگ گئی، مُختلفُ اللِّسان مسلمان اپنی اپنی زَبان میں اُس خوش نصیب نوجوان کی ایمان افروز موت پر رشک کررہے تھے۔ آہ کاش! ؎

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مِرا

میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پھانسی گھر سے اپنے گھر تک

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک مُرید امجد علی خان قادِری رضوی شکار کے لیے گئے۔ اُنہوں نے جب شکار پر گولی چلائی تو نِشانہ خطا ہوگیا اور گولی کسی راہگیر کو لگی جس سے وہ ہَلاک ہوگیا، پولیس نے گرِفتار کرلیا، کورٹ میں قَتْل ثابِت ہوگیا اور پھانسی کی سزا سنادی گئی۔ عزیز واَقرِبا تاریخ سے پہلے روتے ہوئے مُلاقات کے لیے پہنچے تو امجد علی صاحِب کہنے لگے: آپ سب مُطمئن رہئے مجھے پھانسی نہیں ہوسکتی کیونکہ میرے پیرومُرشِد سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں آکر مجھے یہ بِشارت دے دی ہے: ''ہم نے آپ کو چھوڑ دیا۔'' رودھو کر لوگ چلے گئے۔ پھانسی کی تاریخ والے روز مامتا کی ماری ماں روتی ہوئی اپنے لال کا آخری دیدار کرنے پہنچی۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ اپنے مُرشِد پر اِعتِقاد ہو تو ایسا! ماں کی خدمت میں بھی بڑے اِعتِماد سے عَرض کردی: ''ماں آپ رَنجیدہ نہ ہوں، گھر جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ آج کا ناشتا میں گھر آکر ہی کروں گا۔'' والِدہ کے جانے کے بعد امجد علی کو پھانسی کے تختے پر لایا گیا، گلے میں پھندا ڈالنے سے پہلے حسبِ دستور جب آخِری آرزو پوچھی گئی تو کہنے لگے: ''کیا کروگے پوچھ کر؟ ابھی میرا وَقت نہیں آیا۔'' وہ لوگ سمجھے کہ موت کی دَہشت سے دِماغ فَیل ہوگیا ہے! چُنانچہ پھانسی گَرنے پھندا گلے میں پہنادیا کہ تار آگیا: مَلِکہ وِکٹوریہ کی تاجپوشی کی خوشی میں اتنے قاتِل اور اِتنے قَیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ فوراً پھانسی کا پھندا نکال کر ان کو تختے سے اُتار کر رِہا کردیا گیا۔ اُدھر گھر پر کُہرام مچا ہوا تھا اور لاش لانے کا اِنتِظام ہورہا تھا کہ اَمجد علی قادِری رضوی صاحِب پھانسی

گھر سے سیدھے اپنے گھر آ پہنچے اور کہنے لگے: ناشتا لائیے! میں نے کہہ جو دیا تھا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناشتا گھر آ کر کروں گا۔(تجلّیاتِ امام احمد رضا ص ۱۰۰ بِتَصَرُّفٍ، برکاتی پبلشرز بابُ المدینہ کراچی) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آہیں دِلِ اَسیر سے لب تک نہ آئی تھیں
اور آپ دوڑے آئے گِرِفتار کی طرف (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُشکِل کُشا کا دیدار

بعض اِسلامی بھائیوں کو بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک **مُعَمَّر** کاتِب عبدُالْماجِد بن عبدُالْمالِک پیلی بھیتی نے یہ ایمان افروز واقِعہ سُنایا: میری عُمْر اُس وَقْت تیرہ[۱۳] برس تھی، میری سُوتیلی والِدہ کا ذِہنی توازُن خراب ہوگیا تھا، اُن کو زَنجیروں میں جکڑ کر چھت پر رکھا جاتا تھا، بَہُت عِلاج کروایا مگر اِفاقہ نہ ہوا۔ کسی کے مشورہ پر میں اور میرے والِد صاحِب والِدہ کو زنجیروں میں جکڑ کر جُوں تُوں پیلی بھیت سے **بریلی شریف** لائے، والِدۂ محترمہ مسلسل گالیاں بکے جارہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو دیکھتے ہی گرج کر کہا: تم کون ہو؟ یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اِنتِہائی نرمی سے فرمایا: محترمہ! آپ کی بہتری کے لیے حاضِر ہوا ہوں۔ والِدہ بدستور گرج کر بولیں۔ بڑے آئے بہتری کرنے والے! جو چاہتی ہوں وہ بہتری کردو گے؟ فرمایا: اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ والِدہ نے کہا:

''مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم کا دیدار کروادو!'' یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے شانۂ مبارک سے چادر شریف اُتار کر اپنے چِہرۂ مُبارک پر ڈالی اور مَعاً (یعنی فوراً) ہٹالی۔ اب ہماری نظروں کے سامنے اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نہیں بلکہ مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم اپنا چہرہ چمکاتے کھڑے تھے۔ ہماری بوڑھی والدہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ جلووں میں گم تھیں، میں نے اور والِدِ محترم نے بھی خُوب جی بھر کر جاگتی آنکھوں سے مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم کی زیارت کی۔ پھر مولا علی مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجھَہُ الْکَرِیْم نے اپنی چادر مُبارک اپنے چِہرے پر ڈال کر ہٹائی تو اب اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ہمارے سامنے مُتَبَسِّم (یعنی مُسکراتے) کھڑے تھے۔ پھر اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِیشی میں دوا عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''۲ خُوراک دوا ہے، ایک خُوراک مریضہ کو دینا اگر ضَرورت محسوس نہ ہو تو دوسری خُوراک ہرگز مت دینا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری والِدہ صِرْف ایک خُوراک (یعنی Dose) میں تندُرُست ہوگئیں جب تک زندہ رہیں کوئی دِماغی خرابی نہ ہوئی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج

یہ ساری گُتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بابَرَکت چَوَنّی

ایک بار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو حاجیوں کے استِقبال کے لیے بندرگاہ جانا تھا، طے شُدہ سُواری کو آنے میں تاخیر ہوگئی تو ایک اِرادت مند غُلام نبی مستری بِغیر پوچھے تانگہ لینے چلے گئے۔ جب تانگہ لے کر پلٹے تو دُور سے دیکھا کہ سُواری آچکی ہے لٰہذا تانگے والے کو چَوَنّی (ایک روپے کا چوتھائی حِصّہ) دے کر رخصت کیا۔ اِس واقِعہ کا کسی کو عِلْم نہیں تھا۔ چارٔ روز کے بعد مستری صاحِب بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ میں حاضِر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں ایک چَوَنّی عطا فرمائی۔ پوچھا: کیسی ہے؟ فرمایا: اُس روز تانگے والے کو آپ نے دی تھی۔ مستری صاحِب حیران ہوگئے کہ میں نے کسی سے اِس بات کا مُطْلَق تذکِرہ نہیں کیا پھر بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو معلوم ہوگیا۔ اِنہیں اِس طرح سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر حاضِرین نے کہا: میاں بابَرَکت چَوَنّی کیوں چھوڑتے ہو! تبرُّک کے طور پر رکھ لو۔ اُنہوں نے رکھ لی۔ جب تک وہ بابَرَکت چَوَنّی ان کے پاس رہی کبھی پیسوں میں کمی نہ ہوئی۔ (مُلَخَّص از حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۶۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہاتھ اُٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم!
ہیں سخی کے مال میں حقدار ہم (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قید سے چھوٹ تو گئے....!

ایک بُڑھیا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی مُرِیدَنی تھیں۔ ان کے شوہر پر قَتْل کا مُقدَّمہ دائر ہوکر سزا کا حُکْم ہوگیا تھا کہ پانچ ہزار جُرمانہ اور بارہ سال قید۔ اس کی اپیل کی گئی۔ جب سے اپیل ہوئی تھی ان کا بَیان ہے کہ میں روزانہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہوا کرتی تھی۔ فیصلے کی تاریخ سے چند روز قَبْل بڑی بی پردے میں لپٹی ہوئی بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ میں فریاد لے کر حاضِر ہوئیں۔ فرمایا: کثرت سے **حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ** پڑھئے۔ وہ چلی گئیں۔ درمیان میں کئی بار حاضِر ہوئیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ وُہی فرمادیا کرتے۔ یہاں تک کہ فَیصلے کی تاریخ آ گئی۔ حاضِر ہوکر عَرْض کی: حُضُور! آج فیصلہ ہونا ہے۔ فرمایا: ''وُہی پڑھئے۔'' بڑی بی وُہی پُرانا جواب سُن کر کچھ خَفا سی ہوگئیں اور یہ بُڑبڑاتے ہوئے چل دیں کہ جب اپنا پِیر ہی نہیں سنتا تو دوسرا کون سُنے گا! جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ کیفیَّت دیکھی تو فوراً آواز دے کر بڑی بی کو بُلا لیا اور فرمایا: پان کھا لیجئے، بڑی بی نے عَرْض کی: میرے منہ میں پان موجود ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِصرار کیا لیکن وہ کچھ ناراض سی تھیں۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے دستِ مُبارَک سے پان بڑھاتے ہوئے فرمایا: **چھوٹ تو گئے** اب تو پان کھا لیجئے! اب بڑی بی نے خوش ہوکر پان کھا لیا اور گھر کی طرف چل دِیں۔ جب گھر کے قریب پہنچیں تو بچّے دَوڑے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آپ کہاں تھیں؟ تار والا ڈھونڈتا پھر رہا ہے، خوشی میں گھر گئیں تار لیا اور پڑھوایا تو معلوم ہوا شوہر صاحِب بَری ہوگئے ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۰۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی**

اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

تمنّا ہے فرمائیے روزِ محشر
یہ تیری رِہائی کی چِٹّھی ملی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِیمارِ بَخت بَیدار

سیِّد قَناعت علی شاہ صاحِب کمزوردل کے تھے۔ایک بار کسی مریض کے خطرناک آپریشن کی تفصیل سُن کر صدمے سے بے ہوش ہوگئے، لاکھ جتن کیے گئے لیکن ہوش نہ آیا۔اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سیِّد زادے کے سِرہانے تشریف لائے۔**نہایت ہی شَفقت کے ساتھ ان کا سر اپنی گود میں لیا اور اپنا مُبارک رومال ان کے چہرے پر ڈالا کہ فوراً ہوش آ گیا اور آنکھیں کھول** دیں۔زَمانے کے ولی کی گود میں اپنا سر دیکھ کر جھوم گئے تعظیم کی خاطر اُٹھنا چاہا مگر کمزوری کے سبب نہ اُٹھ سکے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سرِ بالیں انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل کی بات جان لی

مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں ایک صاحِب تھے جو بُزُرگانِ دین کو اَہَمِّیَّت نہ دیتے تھے اور پیری مُریدی کو پیٹ کا ڈھکوسلا کہتے تھے۔ ان کے خاندان کے کچھ افراد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے بَیْعَت تھے۔ وہ لوگ ایک دن کسی طرح سے بہلا پُھسلا کر اِن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لیے لے چلے۔ راستے میں ایک حلوائی کی دُکان پر گَرْم گَرْم اَمِرتیاں (ماش کے آٹے کی مٹھائی جو جلیبی کے مُشابہ ہوتی ہے) تلی جارہی تھیں، دیکھ کر اِن صاحِب کے منہ میں پانی آ گیا۔ کہنے لگے: ''یہ کِھلاؤ تو چلوں گا۔'' ان حضرات نے کہا کہ واپَسی میں کھلائیں گے پہلے چلو۔ بَہَر حال سب لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوگئے۔ اِتنے میں ایک صاحِب گَرْم گَرْم اَمِرتیوں کی ٹوکری لے کر حاضِر ہوئے، فاتحہ کے بعد سب کو تقسیم ہوئیں۔ دربارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قاعِدہ تھا کہ ساداتِ کرام اور داڑھی والوں کو دُگنا حصّہ ملتا تھا، چُونکہ ان صاحِب کی داڑھی نہیں تھی لہٰذا ان کو ایک ہی اَمِرتی ملی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ ان کو ۲ دو دیجئے۔ تقسیم کرنے والے نے عَرْض کی: حُضور! ان کے داڑھی نہیں ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مسکرا کر فرمایا: ''اِن کا دل چاہ رہا ہے، ایک اور دیجئے۔'' یہ کرامت دیکھ کر وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُرید ہوگئے۔ اور بُزُرگانِ دین کی تعظیم کرنے لگے۔ (تجلّیاتِ امام احمد رضا ص ۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دل کی جو بات جان لے روشن ضمیر ہے
اُس حضرتِ رضا کو ہمارا سلام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارِش برسنے لگی

اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک نُجُومی حاضِر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے فرمایا: کہئے، آپ کے حساب سے بارِش کب آنی چاہیے؟ اس نے زائچہ بنا کر کہا: ''اس ماہ میں پانی نہیں آیَندہ ماہ میں ہوگی۔'' اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہر بات پر قادِر ہے وہ چاہے تو آج ہی بارِش برسا دے۔ آپ سِتاروں کو دیکھ رہے ہیں اور میں سِتاروں کے ساتھ ساتھ سِتارے بنانے والے کی قدرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ دیوار پر گھڑی لگی ہوئی تھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے نُجُومی سے فرمایا: کتنے بجے ہیں؟ عَرْض کی: سوا گیارہ۔ فرمایا: بارہ (۱۲) بجنے میں کتنی دیر ہے؟ عَرْض کی: پون گھنٹہ۔ فرمایا: پون گھنٹے سے قَبْل بارہ (۱۲) بج سکتے ہیں یا نہیں؟ عَرْض کی: نہیں، یہ سُن کر اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اُٹھے اور گھڑی کی سُوئی گُھما دی، فوراً ٹَن ٹَن بارہ (۱۲) بجنے لگے۔ نُجُومی سے فرمایا: آپ تو کہتے تھے کہ پَون گھنٹے سے قَبْل بارہ (۱۲) بج ہی نہیں سکتے۔ تو اب کیسے بج گئے؟ عَرْض کی: آپ نے سُوئی گُھما دی ورنہ اپنی رفتار سے تو پون گھنٹے کے بعد ہی بارہ (۱۲) بجتے۔ اعلٰی حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قادِرِ مُطْلَق ہے کہ جس سِتارے کو جس وَقت چاہے جہاں چاہے پہنچا دے۔ آپ آیَندہ ماہ بارِش ہونے کا کہہ رہے ہیں اور میرا رب

عَزَّوَجَلَّ چاہے تو آج اور ابھی بارِش ہونے لگے۔ زَبانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے اِتنا نکلنا تھا کہ چاروں طرف سے گھنگھور گھٹا چھا گئی اور جھوم جھوم کر بارِش برسنے لگی۔ (انوارِ رضا، ص ۳۷۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

موت نزدیک گناہوں کی تہیں مَیل کے خَول

آ برس جا کہ نہا دھو لے یہ پیاسا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَزدور شَہزادہ

مدینۃُ الْمرشِد بریلی شریف کے کسی مَحَلّے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰن مَدْعُو تھے۔ اِرادت مندوں نے اپنے یہاں لانے کے لیے پالکی کا اِہتِمام کیا۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سُوار ہوگئے اور چار مَزدور پالکی کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر چل دیئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ یکا یک امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے پالکی میں سے آواز دی: ''پالکی روک دیجئے'' پالکی رُک گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فوراً باہَر تشریف لائے اور بھَرّائی ہوئی آواز میں مزدوروں سے فرمایا: سچ سچ بتایئے آپ میں سیِّد زادہ کون ہے؟ کیونکہ میرا ذَوقِ ایمان سرورِ دوجہان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشبو محسوس کر رہا ہے، ایک مَزدور نے آگے بڑھ کر عَرْض کی: حُضُور! میں سیِّد ہوں۔ ابھی اس کی بات مُکمّل بھی نہ ہونے

پائی تھی کہ عالَمِ اسلام کے مُقتَدر پیشوا اور اپنے وَقت کے عظیم مجدِّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنا عِمامہ شریف اُس سیِّد زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر اِلتجا کر رہے ہیں: مُعَزَّز شہزادے! میری گستاخی مُعاف کر دیجئے، بے خَیالی میں مجھ سے بھول ہوگئی، ہائے غضب ہو گیا! جن کی نَعلِ پاک میرے سر کا تاجِ عزّت ہے، اُن (یعنی شہزادے) کے کاندھے پر میں نے سُواری کی، اگر بروزِ قِیامت تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزند کا دَوشِ نازنین اِس لیے تھا کہ وہ تیری سُواری کا بوجھ اُٹھائے؟ تو میں کیا جواب دوں گا! اُس وَقت میدانِ مَحْشر میں میرے ناموسِ عِشْق کی کتنی زبردست رُسوائی ہوگی۔ کئی بار زَبان سے مُعاف کر دینے کا اقرار کروالینے کے بعد امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے آخری اِلتجائے شوق پیش کی: محترم شہزادے! اس لاشُعُوری میں ہونے والی خطا کا کفّارہ جبھی ادا ہوگا کہ اب آپ پالکی میں سُوار ہوں گے اور میں پالکی کو کاندھا دوں گا۔ اس اِلتجا پر لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بعض کی تو چیخیں بھی بُلند ہوگئیں۔ ہزار انکار کے بعد آخِر کار **مزدور شہزادے** کو پالکی میں سُوار ہونا ہی پڑا۔ یہ مَنظر کس قَدَر دل سوز ہے، اہلسنّت کا جلیلُ القَدْر امام مزدوروں میں شامِل ہو کر اپنی خُداداد علمیّت اور عالمگیر شُہرت کا سارا اِعزاز خوشنودیٔ محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطِر ایک گُمنام **مَزدور شَہزادے** کے قدموں پر نثار کر رہا ہے!

(انوارِ رضا ص ٤١٥) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا

تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُنیوی عُلُوم میں مَہارت کی نادِر حِکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کی اُلفتِ آلِ رسول کی یہ حالت ہو اس کے عشقِ رسول صَلَّى اللهُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کون اندازہ کرسکتا ہے! **امامِ اہلسنّت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جہاں ایک عاشقِ رسول اور باکرامت ولی تھے وَہیں ایک زبردست عالِمِ دِین بھی تھے، کم و بیش پچاس عُلُوم پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو کامل دسترس (یعنی مَہارت) حاصِل تھی۔ دِینی عُلُوم کی بَرَکت سے دُنیوی عُلُوم خود آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے قدم چومتے تھے۔ اس ضِمن میں ایک حیرت انگیز واقِعہ پڑھیے اور جُھومئے۔ چُنانچِہ **علی گڑھ** مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضِیاءُ الدّین نے یورپ میں تعلیم حاصِل کی تھی اور بَرِّصغیر کے صفِ اوّل کے رِیاضی دانوں میں سے ایک تھے۔ اِتّفاق سے رِیاضی کے ایک مسئلے میں ان کو مشکِل پیش آئی، بَہُتیرا سر کھپایا مگر حل سمجھ میں نہ آیا۔ چُنانچِہ **جرمنی** جاکر اس مسئلے کو حل کرنے کا قصد کیا۔ حضرتِ علّامہ سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب قادِری رِضوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی اس دَور میں یونیورسٹی کے شُعبۂ دِینیات کے ناظِم تھے۔ اُنہوں نے ڈاکٹر صاحِب کو مشورہ دیا بلکہ اِصرار کیا کہ آپ جرمنی جانے کی تکلیف اُٹھانے کے بجائے یہاں سے چند گھنٹے کا سفر

کر کے بریلی شریف چل کر اِمامِ اہلسنّت حضرتِ مولانا امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے اپنا مسئلہ حل کروالیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے حیرت سے کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا یہ ریاضی کا مسئلہ کوئی ایسا مولانا بھی حل کرسکتا ہے جس نے کبھی کالج کا منہ تک نہ دیکھا ہو، نابابا! بریلی شریف جا کر اپنا وَقت ضائع نہیں کرسکتا۔ مگر سیِّد سُلَیمان شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پَیہم اِصرار پر وہ ان کے ساتھ مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف حاضِر ہوگئے۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِری دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی طبیعت ناساز تھی لہٰذا ڈاکٹر صاحِب نے عَرْض کی: مولانا! میرا مسئلہ بے حد پیچیدہ ہے، ایک دم دریافْت کرنے جیسا نہیں، ذرا اطمینان کی صورت ہوتو عَرْض کروں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: آپ بَیان کیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے مسئلہ پیش کیا امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمادیا، جواب سُن کر ڈاکٹر صاحِب سکتے میں آگئے اور بےاِختِیار بول اُٹھے کہ آج تک عِلْمِ لَدُنّی (یعنی اللّٰہ تعَالٰی کی طرف سے براہِ راست ملنے والے عِلْم) کا سنتے تو تھے مگر آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ میں تو اِس مسئلے کے حل کے لیے جرمنی جانے کا عَزْم بِالْجَزْم کر چکا تھا مگر حضرتِ مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف قادری رِضوی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے میری رہبری فرمائی۔ امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنا ایک قلمی رِسالہ منگوایا جس میں اکثر مُثَلَّثوں اور دائروں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں، ڈاکٹر صاحِب بَحرِ حیرت میں غَرَق ہوئے جارہے تھے۔ کہنے لگے: میں نے تو اِس عِلْم کو حاصِل کرنے کے لیے ملک بہ ملک سفر کیا، بڑا

روپیہ خَرْچ کیا، یورپین اساتِذہ کی جُوتیاں سیدھی کیں تب کچھ معلومات ہوئی مگر آپ کے عِلْم کے آگے تو میں مَحض ایک طِفْلِ مَکتب (یعنی مدرسے کا بچّہ) ہوں۔ یہ تو ارشاد فرمائیے، اس فَن میں آپ کا اُستاد کون ہے؟ فرمایا: کوئی اُستاد نہیں۔ اپنے والِدِ ماجِد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے چار قاعِدے جَمْع تفریق، ضَرْب اور تقسیم اِس لیے سیکھے تھے کہ تَرکے (یعنی وِراثت) کے مسائل میں ان کی ضَرورت پڑتی ہے۔ شَرْحِ چُغْمِینی شُروع ہی کی تھی کہ والِدِ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کیوں وَقْت ضائع کرتے ہو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربار سے یہ عُلُوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔ چُنانچِہ آپ جو کچھ مُلاحَظہ فرما رہے ہیں یہ سب سرکارِ رِسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کا کرم ہے۔ ؎

مَسائل زِیْشْت کے جتنے بھی تھے پیچیدہ پیچیدہ
نبی کے عشق نے حل کردیئے پوشیدہ پوشیدہ

ڈاکٹر سر ضِیاءُ الدّین صاحِب پر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی جَلالتِ عِلْمی اور خوش خُلْقی کا اِس قَدَر اثر ہوا کہ اُنہوں نے صَوم وصلوٰۃ کی پابندی شُروع کردی اور چہرے پر داڑھی مُبارَک بھی سجالی۔ (مُلَخَّص اَز حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ۲۲۲۔۲۲۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

مَنقبتِ اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تُو نے باطِل کو مٹایا اے امام احمد رضا ۔۔۔ دِین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

دَورِ باطِل اور ضَلالت ہِند میں تھا جس گھڑی ۔۔۔ تُو مجدّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

اہلسنّت کا چمن سرسبز تھا شاداب تھا ۔۔۔ اَور رنگ تم نے چڑھایا اے امام احمد رضا

تُو نے باطِل کو مِٹا کر دین کو بخشی جلا ۔۔۔ سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

اے امامِ اہلسنّت! نائبِ شاہِ اُمَم! ۔۔۔ کیجئے ہم پر بھی سایہ اے امام احمد رضا

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زن تحریر میں ۔۔۔ جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

حَشْر تک جاری رہے گا فیض کیوں کہ تم نے ہے ۔۔۔ فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

ہے بدرگاہِ خدا عطّارِ عاجز کی دُعا

تُم پہ ہو رَحْمت کا سایہ اے امام احمد رضا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

١٨ صفر المظفّر ١٤٢٧ھ
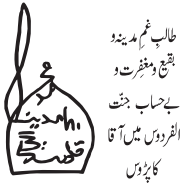
19-3-2006

ماٰخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

	کتاب	مصنف / مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
1	قراٰنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
2	تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری	310ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٠ھ
3	تفسیر قرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	671ھ	دارالفکر بیروت
4	تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد ابراہیم	741ھ	اکوڑہ خٹک
5	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
6	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
7	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
8	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	داراحیاءالتراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
9	ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
10	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
11	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	235ھ	دارالفکر بیروت
12	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
13	مسند امام ابی حنیفہ	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	430ھ	مکتبۃ الکوثر الریاض ١٤١٥ھ
14	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٠ھ
15	نوادرالاصول	امام ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی	320ھ	مکتبہ امام بخاری قاہرہ ١٤٢٩ھ
16	السنۃ	امام ابوبکر احمد بن عمرو	287ھ	دارابن حزم بیروت ١٤٢٦ھ
17	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	داراحیاءالتراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
18	معجم اوسط	//	//	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ
19	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
20	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
21	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
22	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٦ھ
23	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	741ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
24	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
25	جامع صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
26	مجمع الزّوائد	امام حافظ نور الدین ھیثمی	807ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
27	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
28	فضل الصلاۃ علی النبی	امام اسماعیل بن اسحاق القاضی	282ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۸۹ھ
29	عمل الیوم واللیلۃ	امام ابوبکر احمد بن محمد شافعی	364ھ	دار القبلۃ للثقافۃ بیروت
30	مقاصد حسنہ	علامہ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	دار الکتاب العربی بیروت
31	شرح طیبی	علامہ حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی	743ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
32	عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی	855ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
33	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان ملا علی قاری	1014ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
34	شرح مسند ابی حنیفہ	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
35	فیض القدیر	علامہ عبد الرؤف مناوی	1031ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
36	التیسیر	//	//	دار الکتب العلمیۃ بیروت
37	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ۱۴۳۱ھ
38	مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
39	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
40	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
41	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۸ھ
42	فضائل الصحابۃ	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
43	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
44	الاستیعاب	علامہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر	463ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
45	تاریخ دمشق	علامہ ابو القاسم علی بن حسن	571ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
46	طبقات کبریٰ	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	230ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۰ھ
47	شرف المصطفٰی	علامہ عبد الملک بن ابو عثمان محمد نیسابوری	406ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
48	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار	637ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
49	مرآۃ الجنان	امام ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی	768ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
50	الذیل علی طبقات الحنابلۃ	علامہ عبد الرحمٰن بن رجب حنبلی	795ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
51	طبقات کبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دار الفکر بیروت

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
52	نورالابصار	شیخ مومن بن حسن مومن شبلنجی	1308ھ	مصطفی البابی الحلبی مصر ١٣٦٧ھ
53	الریاض النضرۃ	علامہ احمد بن عبد اللہ محبّ الدین طبری	694ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
54	مناقب للموفق	علامہ موفق بن احمد مکی	568ھ	کوئٹہ
55	مناقب للکردری	علامہ محمد بن محمد ابن البزاز الکردری	827ھ	//
56	اخبارالاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	فاروق اکیڈمی گمبٹ خیر پور
57	زبدۃ الآثار	//	//	بکسلنگ کمپنی بمبئی
58	ہمعات	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	1176ھ	حیدر آباد پاکستان
59	مرآۃ الاسرار	شیخ عبدالرحمٰن چشتی	1094ھ	الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور
60	بہجۃ الاسرار	علامہ علی بن یوسف بن جریر شطنوفی	713ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
61	تفریح الخاطر	سید عبدالقادر اربلی	1315ھ	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
62	سیرالاقطاب	حضرت الہدیہ ابن عبدالرحیم چشتی		منشی نول لکھنؤ
63	خزینۃ الاصفیاء	مولانا غلام سرور لاہوری	1307ھ	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
64	خواجہ خواجگان	علامہ غلام رشید ارشد القادری	1423ھ	مکتبہ فریدیہ ساہیوال
65	معین الارواح	مولانا خادم حسن زبیری		کراچی
66	مبداومعاد	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی	1034ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
67	زبدۃ المقامات	مولانا محمد ہاشم کشمی	1054ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول 1307ھ
68	حضرات القدس	علامہ بدرالدین سرہندی		محکمۂ اوقاف پنجاب لاہور 1971ء
69	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ		دوست ایسوسی ایٹس لاہور
70	سیدی ضیاءالدین احمد القادری	علامہ عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری	1430ھ	حزب القادریہ لاہور
71	سوانح کربلا	مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
72	حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری	1382ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
73	سوانح امام احمد رضا	علامہ بدرالدین احمد قادری	2021ء	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
74	انوار رضا	ادارہ ضیاء القرآن		ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
75	فیضان فاروق اعظم	از: شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی
76	درمختار	علامہ علاءالدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
77	عالمگیری	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند	1161ھ	کوئٹہ

Go To Index

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
78	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٤ھ
79	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤١٢تا١٤٢٣ھ
80	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
81	وقار الفتاویٰ	مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی	1413ھ	بزمِ وقار الدین کراچی
82	رسالہ قشیریہ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری	465ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
83	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دار صادر بیروت 2000ء
84	عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
85	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
86	القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ١٤٢٢ھ
87	سعادۃ الدارین	علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی	1350ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٢ھ
88	جامع کرامات الاولیاء	//	//	مرکز اہلسنت برکاتِ رضا ہند
89	تعلیم المتعلم	امام برہان الدین زرنوجی	610ھ	کراچی
90	راہِ علم (ترجمہ: تعلیم المتعلم)	مفتی علی اصغر عطاری مدنی		مکتبۃ المدینہ کراچی
91	قصیدہ بردہ	امام محمد شرف الدین بوصیری	696ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
92	قصیدۂ نعمانیہ	امام احمد بن حجر مکی شافعی	974ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
93	مکتوبات امام ربانی	مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	1034ھ	کوئٹہ
94	مکتوبات امام احمد رضا	مولانا شاہ محمود احمد قادری		مکتبہ نبویہ لاہور
95	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
96	شرح شجرہ قادریہ	از: شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٩ھ
97	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
98	الحقائق فی الحدائق	مفتی محمد فیض احمد اویسی	1431ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
99	ذوقِ نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی	1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٩ھ
100	قبالۂ بخشش	مولانا جمیل الرحمٰن خان قادری	1334ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
101	سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	//
102	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نئے شہر یا نئے گھر میں حفاظت کیلئے

اللہ

یا رمضان کریم

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ (سورۃ المؤمنون آیت ۲۹)

جو کوئی کسی نئے شہر یا نئے مکان یا نئی جگہ پر اُترے تو یہ آیتِ مبارکہ تین بار پڑھ لے، چور ڈاکو، سانپ بچھو، جنّات اور جادو اور ہر قسم کے خطرے سے اللہ کی رحمت سے حفاظت میں رہے گا۔

صلوا علی الحبیب
صلی اللہ علی محمد

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net